دل کی لگی
IG:@novels_in_my_reading_list
از ایمن خان

دل کی لگی

ایمن خان

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

عید

اسپیشل

مکمل ناول

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اندھیرا چار سو پھیلا ہوا تھا مگر اس اندھیرے میں کہیں کہیں سے روشنی کی لکیریں پھوٹ کر روئے زمین پر بکھر رہی تھیں۔ فجر کی اذانوں کی آواز سنائی دی تو ان کے کمرے کا دروازہ بھی تیزی سے دھڑ دھڑایا جانے لگا۔ اس نے منہ بنا کر کانوں پر تکیہ رکھا تھا۔ ابصار پہلی ہی دستک پر جاگ چکا تھا۔ اس نے بستر سے پاؤں نیچے لٹکا کر پیروں میں چپل اڑسائی اور باتھ روم کی جانب بڑھ گیا۔ اسے وضو کرنا تھا۔ باتھ روم جانے سے پہلے وہ ایک نظر سوئی ہوئی منہا پر ڈالنا نہیں بھولا تھا۔ ہمیشہ کی طرح اس کی نازک بیوی گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی۔ وہ تقریباً پندرہ منٹ بعد باتھ روم سے نکلا تھا تب بھی وہ ہنوز سوئی ہوئی تھی۔

"او میڈم ! اب آپ کے لیے کیا شاہی سواری منگوائیں جو آپ کو باتھ روم تک چھوڑ کر آئے۔ اٹھو جلدی سے نماز پڑھو۔ دادی جان دو بار دروازہ کھٹکا کر جا چکی ہیں۔"

ابصار نے اس کے منہ سے چادر کھینچتے ہوئے کہا تو اس نے مندی آنکھوں سے اپنے کڑوے کریلے شوہر کو دیکھا جو کسی استاد کی طرح اسے فجر کی نماز کے لیے جگا رہا تھا۔

"آپ کیا کسی شاہی سواری سے کم ہیں۔ اٹھا کر چھوڑ آئیں نا مجھے باتھ روم میں۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اسے خود بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ نیند میں کیا کیا بول رہی ہے۔ ابصار کے ماتھے پر ابھرتی شکنیں اسے منہا کے بچپنے کا عندیہ دے گئی تھیں۔ اس ایک مہینے میں وہ یہ بات اچھی طرح سمجھ چکا تھا کہ منہا شہریار شادی سے قبل پاپا کی نازک پری تھی جس نے ہل کر پانی کا گلاس تک نہیں پیا تھا۔

"اتنی فالتو کی طاقت نہیں ہے جو تم پر صَرف کروں اب دوبارہ نہیں بولوں گا میں اٹھو جلدی۔"

اس نے اب کی بار اسے بازو سے پکڑ کر اٹھا کر بستر پر بٹھایا تھا۔ خود تو کبھی اپنے گھر میں اس کی ماں نے یوں اسے فجر کی نماز کے لیے اٹھایا نہیں تھا۔ اس کی مرضی ہوتی تو اٹھ کر نماز پڑھ لیتی نہ ہوتی تو دن چڑھے تک سوئی رہتی۔ مگر جب سے وہ یہاں آئی تھی۔ اسے باقاعدگی سے فجر کی نماز کے لیے اٹھایا جاتا اور نہ صرف فجر کی نماز کے لیے بلکہ باقی نمازوں کی بھی تلقین کی جاتی۔۔ ابصار اسے بٹھا کر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ منہا جانتی تھی کہ وہ اپنے ابو اور چچا کے ساتھ مسجد گیا ہو گا۔ وہ تیزی سے باتھ روم کی جانب بڑھی اسے معلوم تھا اگر مزید دیر کی تو دادی نے خود کمرے میں آ جانا تھا اور دادی کے کمرے میں آنے کا مطلب اس کی کھلی بے عزتی تھا۔ وہ کوئی لحاظ نہیں رکھتی تھیں کہ گھر کی اکلوتی بہو ہے فی الحال۔۔۔ وضو کر کے وہ جلدی جلدی دوپٹہ اوڑھ کر باہر نکلی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

ٹی وی لاونج میں دادی جانمازیں بچھائے گویا اس کی منتظر تھیں ان کے ساتھ امی اور چچی جان کے علاوہ مائدیہ، لائقہ اور لاریب بھی اپنے اپنے دوپٹے اوڑھے کھڑی تھیں۔

"پتا نہیں تو کب جلدی اٹھنا سیکھے گی وہ دیکھ میرے پوتے کو کب کا اٹھ کر مسجد نکل گیا اور ایک تو نکمی اس کی بیوی بستر چھوڑنے کو تیرا جی ہی نہیں چاہتا۔"

دادی اسے دیکھ کر شروع ہوئیں تو اس نے خجل ہو کر نگاہیں جھکا دیں۔ یہ تو اب روز کا تھا وہ ہی بے عزتی پروف ہو چکی تھی۔ دادی کی معیت میں ان سب نے فجر کی نماز ادا کی تھی۔ کرمانی ہاؤس میں تو فجر کی نماز کے بعد سونے کا رواج نہیں تھا اور اسے تو فجر پڑھ کر ایسی شدید نیند آتی تھی جیسے شیطان خود آ کر اسے لوریاں دے رہا ہو۔

"ماریہ ! جاؤ میرے بچے اب باورچی خانہ دیکھ لو ویسے بھی عین ممکن ہے کہ آج رمضان کا چاند نظر آ جائے۔ آج کا دن ویسے بھی بڑا مصروف ہے۔ کل یا پرسوں روزہ ہو جائے گا تو رمضان کی تھوڑی بہت تیاریاں کرنی ہیں۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

دادی جان حسبِ معمول شروع ہو چکی تھیں۔ماریہ بیگم اور علیزے بیگم باورچی خانے کی جانب بڑھ گئیں۔ جبکہ منہا کی طرح لائقہ اور لاریب بھی اونگ رہی تھیں۔وہ بھی اپنے گھر کی اس فضول سی روایت سے خاصی بیزار تھیں۔باقی ابصار کے علاوہ تینوں لڑکے بھی آوازار ہی تھے۔

****

کرمانی ہاؤس شیخ سبحان کرمانی نے اپنے دور میں تعمیر کروایا تھا۔سفید اور سرخ درمیانے سائز کی اینٹوں سے بنا ہوا وہ کرمانی ہاؤس دو منزلوں پر مشتمل تھا۔بھورے رنگ کا چھوٹا سا گیٹ عبور کرتے ہی سفید ماربل کا فرش تھا جو آدھا لکڑی کے فریم سے ڈھکا ہوا تھا۔فریم کے اوپر اتنے پتے اور درخت تھے کہ بارش کا کوئی بھی قطرہ فریم سے باہر نہیں جا سکتا تھا۔سفید ماربل کے فرش کے بائیں جانب خوبصورت سا لان تھا جہاں سفید میٹل کی کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ماربل کی روش سیدھا لکڑی کے دو پٹوں والے دروازے کی جانب لے کر جاتی تھی جو کہ ایک برآمدے کے عین بیچ میں لگا ہوا تھا۔اردگرد بیٹھنے کے لیے لکڑی کے صوفے رکھے ہوئے تھے۔دو پٹوں والے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی وسیع و عریض ٹی وی لاونج تھا جہاں مختلف صوفوں کے ساتھ میز اور ہم رنگ قالین بچھے ہوئے تھے۔سامنے دیوار گیر ایل ای ڈی لگائی گئی تھی۔لاونج کے عین سامنے بالکل باورچی خانہ تھا جس کا شیشے اور لکڑی کا دو پٹوں والا دروازہ تھا۔باورچی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

خانے کے بالکل ساتھ دادی جان کا کمرہ تھا اور ان کے ساتھ ہی ماریہ بیگم اور احد کرمانی رہائش پذیر تھے۔ شیخ سبحان کرمانی کی دو ہی اولادیں تھیں بڑے بیٹے شیخ احد کرمانی اور چھوٹے بیٹے شیخ ولی کرمانی۔ احد کرمانی کے چار بچے تھے بڑا بیٹا ابصار کرمانی چھوٹا بیٹا محاد کرمانی اور پھر آتا تھا شافع کرمانی ان تینوں کی ایک ہی بہن تھی مائدیہ کرمانی جبکہ ولی کرمانی کے تین ہی بچے تھے بڑی بیٹی لاریب چھوٹی لائقہ اور ان دونوں سے چھوٹا مصحف گھر بھر کا لاڈلا اور پورا کا پورا آفت پڑھائی میں سمجھ لو نالائق اور سارا دن باتیں اور شرارتیں کرنے میں پیش پیش۔۔۔ باورچی خانے کے بالکل ساتھ ہی لکڑی کے زینے اوپر کو جا رہے تھے۔ اوپری منزل پر باقی تمام نفوس کا کمرہ تھا۔ محاد اور شافع ایک ہی کمرے میں ہوتے تھے ان کے بالکل سامنے والا کمرہ ابصار اور منہا کا تھا جبکہ دائیں جانب ولی اور علیزے بیگم رہتے تھے ان کے ساتھ لاریب اور لائقہ ہوتی تھیں اور مصحف تو مسلسل دادی کا مہمان تھا۔ وہ اور دادی ہمیشہ ساتھ ساتھ ہوتے تھے۔ ایسا نہیں تھا کہ کرمانی ہاؤس کے کمرے کم پڑ گئے دو کمرے خالی پڑے ہوئے تھے مگر اتنی آزادی کسی کو نہیں تھی کہ الگ الگ کمروں میں ڈیرے ڈال لیے جائیں۔

وہ نماز پڑھ کر واپس آئے تو باورچی خانے سے ناشتے کی اشتہا انگیز خوشبو نے ان کی بھوک بے ساختہ چمکا دی۔ وہ سیدھے ڈائننگ ٹیبل پر آ گئے جو بالکل لاونج کے دائیں جانب کو بنا ہوا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"جلدی کر دیں امی ! مجھے آفس سے دیر ہو رہی ہے۔"

ابصار نے سفید شلوار قمیض کے کف کوہنیوں تک موڑتے ہوئے باورچی خانے میں موجود ماریہ بیگم سے کہا تو وہ اس کی عجلت دیکھ کر مسکرا دیں۔ وہ ایسا ہی تھا ہر کام کی جلدی ہوتی تھی اسے۔

"صبر کر جاؤ بیٹا ! بس بنا رہی ہوں تم تب تک تیار ہو جاؤ۔"

انہوں نے اسے کمرے میں بھیجا تو دادی نے تنقیدی نگاہوں سے پوتے کو دیکھا۔

"یہ تو نے اپنی بیوی کو اتنی ڈھیل کس خوشی میں دی ہوئی ہے بھئی غضب خدا کا ایک مہینہ تو ہو گیا شادی کو ابھی تک محترمہ کے ہاتھوں کی مہندی نہیں اتر رہی اسے بولا کر تیرے کام کیا کرے۔"

دادی کہاں دیکھتی تھیں کہ کس کو کیا کہہ رہی ہیں وہ تو بس ایسا شروع ہوتیں کہ پھر مشکل سے ہی نیچے آتی تھیں۔

ماریہ بیگم نے تاسف سے ساس کی جانب دیکھا تھا جو اپنی ہی کہے جا رہی تھیں۔ ابصار بنا کوئی بحث کیے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو دیکھا میڈم صوفے پر آڑھی ترچھی حالت میں لیٹی ہوئی تھیں۔

"اف منہا تم کیا بھنگ پیتی ہو آج ایک بات تو بتا ہی دو مجھے۔ جب دیکھو کہیں نا کہیں پڑی ہوتی ہو۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے عجیب سی جھنجھلاہٹ سے کہا تو منہا نے مندی مندی آنکھوں سے اپنے ہلا کو خان کو دیکھا۔

"اٹھو جلدی مجھے کپڑے نکال کر دو آفس کے لیے دیر ہو رہی ہے مجھے۔"

اس نے ایک بار پھر اسے بازو سے تھام کر اٹھا کر بٹھایا تو منہا نے منہ بنا کر اس کی جانب دیکھا۔

"یہ کونسا آفس صبح ساڑھے چھ لگتا ہے آپ بھی آج مجھے بتا ہی دیں۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے صوفے سے اٹھی تھی۔

"اس کے بعد تسلی سے ناشتہ کرونگا نا پھر آفس جاؤں گا۔"

وہ ڈریسنگ کی جانب جاتی ہوئی منہا کی پشت دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں چھ آٹھ پر اٹھے تو کھانے ہی ہوتے ہیں انہوں نے اس لیے سکون سے کریں گے ناشتہ۔"

وہ کہاں پیچھے رہتی تھی۔اس کے سامنے تو زیادہ بولنے کی جرات نہیں تھی مگر منہ میں بڑبڑا کر ساری بھڑاس نکال لیتی تھی۔

وہ اس کی پینٹ شرٹ نکال کر باہر نکلی تھی۔

"یہ لیں اور جلدی سے تیار ہو کر آجائیں میں کچن میں امی کی مدد کروادوں ورنہ دادی تو میری جان ہی لے لیں گی۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ کپڑے بیڈ پر رکھ کر باہر نکلی تھی۔ ہلکے فیروزی کُرتے کو سفید پجامے کے ساتھ پہنے گلے میں دوپٹہ ڈالے کالے بھورے بالوں کو پونی میں باندھے وہ دادی سے نگاہیں بچا کر باورچی خانے میں داخل ہوئی تھی۔

"لائیں امی ! کچھ مدد کروادوں۔"

اس نے چولہے پر ابلتی چائے کی آنچ دھیمی کرتے ہوئے کہا تو ماریہ بیگم مسکرادیں۔

"ہو گیا بس بیٹا یہ ابصار کا ناشتہ ٹرے میں رکھو بس تم اور جا کر اسے دے دینا۔ اماں کو کیا پتا چلے گا۔"

وہ آنکھ دباتے ہوئے گویا ہوئیں تو وہ ہنستی ہوئی باہر نکل گئی۔ وہ تیار ہو کر سیڑھیوں سے اترتا ہوا دکھائی دیا تھا۔ سفید شرٹ کو سیاہ پینٹ کے ساتھ پہنے وہ مڑے ہوئے کف نیچے کر کے بند کر رہا تھا۔ سفید بے داغ رنگت پر کانچ سی بھوری آنکھیں جن میں سے کہیں کہیں کالا رنگ جھلکتا تھا۔ عنابی لبوں پر بڑھی ہوئی مونچھیں اور شیو کر ینے سے جمائے ہوئے بال وہ ایک لمحے کے لیے تو بس اسے دیکھتی رہ گئی۔

"اہم۔۔ آپ کے ہی ہیں جتنا دل چاہے کمرے میں جا کر سامنے بٹھا کر دیکھ لیجیے گا۔"

محاد نے کچن میں جاتے ہوئے سرگوشی میں کہا تو وہ خجل ہو کر آگے بڑھ گئی۔ اپنی ہی بے وقوفی پر بے ساختہ غصہ آیا تھ۔ فضول میں ہی بے اختیار ہو گئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

دل کی لگی　　　　ایمن خان

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسیپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

ناشتہ میز پر رکھ کر اس نے لاونج میں موجود صوفے پر بیٹھی ہوئی دادی کی جانب دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

"یہاں آمیری بیٹی" !

دادی نے تسبیح ایک طرف رکھ کر اسے ہاتھ سے اشارہ کر کے اپنے پاس بلایا تھا۔ ابصار سمیت وہاں موجود سارے نفوس نے تاسف سے بس دادی کی جانب دیکھا تھا۔

منہا دادی کے قریب جا کر کھڑی ہوئی تو دادی نے اسے اپنے قریب صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ چپ چاپ خاموشی سے دادی کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"دیکھ میری بیٹی ! اللہ نے نا بیوی کو شوہر کے لیے بنایا ہی اس لیے ہے تاکہ وہ اس کی خدمت کرے اس کی ضروریات کا خیال کرے اور اس سے محبت سے پیش آئے۔ یہ جو میں تجھے تھوڑا بہت کہتی ہو نا یہ اسی لیے کہتی ہوں تاکہ تو بھی اپنے شوہر کی فرمانبردار ہو۔ سمجھ رہی ہے نا میری بات۔"

دادی اپنی ہی جون میں دھیرے دھیرے لگی ہوئی تھیں۔ وہ سمجھتی نہ سمجھتی مگر ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ابصار کو اپنی ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"دادی بھی کیا بھینس کے آگے بین بجا رہی ہیں۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے بس یہ سوچا ہی تھا اور وہ خود اپنی سوچ سے سو فیصد متفق تھا۔ ناشتے کر کے وہ آفس جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا تو دادی نے جلدی سے منہا کو اس کے پیچھے بھیجا کہ وہ اسے دروازے تک چھوڑنے آئے۔ وہ خاموشی سے چپ چاپ ابصار کے پیچھے گاڑی تک آئی تھی۔

"ویسے یہ جو دادی تمہیں سمجھا رہی تھیں اگر تم سمجھ لو تو قسم سے ایک زمانہ تمہاری عزت کرے۔"

وہ اسے کہہ کر گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا جبکہ وہ نگاہیں جھکائے چپ چاپ کھڑی رہی۔

"پتا نہیں اس شخص کو دیکھ کر سارے جواب مجھے دل ہی دل میں کیوں آرہے ہوتے ہیں۔ اتنی ہمت کیوں نہیں ہوتی کہ اس کی طبعیت میں اس کے منہ پر سیٹ کر سکوں۔ کڑوا کریلا۔"

وہ کہتے ہوئے پیر پٹختی ہوئی اندر کی جانب بڑھی تھی جہاں سارا زمانہ ابھی ناشتہ کرنے والا رہتا تھا۔

****

گرمیوں کے دن ہمیشہ ہی سوہانِ روح ہوتے ہیں۔ کئی لوگوں کو یہ گرمی بڑی پسند ہوتی ہے اور کئی لوگوں کو شدید ناپسند۔ خیر موسم تو سارے ہی اللہ کے عطا کردہ ہے ہر موسم کا اپنا ہی لطف ہے۔ بستر کے دائیں جانب رکھی ہوئی سائیڈ ٹیبل پر پڑا ہوا الارم چیخ چیخ کر اپنی ناقدری پر رو رہا تھا مگر آئرہ شہریار دنیا و مافیا سے بے خبر خوابِ خرگوش کے مزے لینے میں محو تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ارے آئرہ کی بچی ! اٹھ جاؤ یونیورسٹی کا ٹائم ہو گیا ہے پھر تم نے ہی شور ڈالنا ہے کہ میری پہلی کلاس رہ گئی یہ ہو گیا تو وہ ہو گیا۔"

زرین بیگم نے اس کے کمرے پر ہلا بولا تو وہ ہڑبڑا کر بستر سے اٹھی۔

"اف پتا نہیں یہ نیند ایک دم سے اتنی گہری کیوں ہو جاتی ہے۔ نجانے کون کون سے خواب میری نیند ٹوٹنے نہیں دیتے۔"

وہ بالوں کو کیچر میں باندھ کر چادر پرے ہٹا کر اٹھی تھی۔ موبائل پر محاد کی چار مسڈ کالز آچکی تھیں۔ اسے بھی پتا نہیں کیا مصیبت آئی ہوئی ہے۔ ذرا سا لیٹ ہو جاؤ لے دے کر پیچھے ہی پڑ جاتا ہے۔"

وہ سست روی سے باتھ روم کی جانب بڑھی تھی۔

الماری سے کپڑے نکال کر وہ تیار ہو کر نیچے آئی جہاں ناشتے کی میز پر شہریار بیگ اور زرین بیگ اس کے منتظر تھے۔ وہ سرخ گھٹنوں تک آتے کُرتے کو نیلی جینز پر پہنے ہوئی تھی۔ گلے میں سکارف ڈالے بالوں کو اونچی پونی میں قید کیے وہ صاف رنگت اور تیکھے نقوش کی ایک خوبصورت لڑکی تھی۔

READERS CHOICE

"ناشتہ کر کے جاؤ بیٹا" !

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اسے عجلت میں باہر کی جانب بڑھتے دیکھ کر شہر یار بیگ بولے تو وہ مسکرا دی۔ اس کے بابا کو ہمیشہ ہی ان دونوں بہنوں کا خیال ہوتا تھا۔

"نہیں بابا ! بڑا لیٹ ہو گئی ہوں اوپر سے اس محاد کے بچے نے کالز کر کر کے میرا دماغ کھا لیا ہے۔ میں نکلتی ہوں اب یونیورسٹی میں کچھ کھا لونگی۔"

وہ کہتے کہتے تیزی میں باہر نکل گئی۔ ڈرائیور سے گاڑی نکال کر کہہ کر اس نے محاد کو میسج کیا اور خود گاڑی میں بیٹھ گئی۔

تقریباً آدھے گھنٹے میں یونیورسٹی پہنچی تھی۔ اس آخری سمیسٹر نے تو سمجھو اس کی کمر ہی توڑ کر رکھ دی تھی۔ محاد اسے گیٹ پر ہی مل گیا۔ سرخ چیک والی شرٹ کو نیلی جیز کے ساتھ پہنے وہ کندھے پر بیگ لٹکائے اسی کی آمد کا منتظر تھا۔

"اوہو میچنگ میچنگ۔۔"

وہ اسے دیکھ کر چہکا تو آئرہ نے ایک دھپ اس کے کندھے پر رسید کی۔

"پتا نہیں تم لڑکی دیکھ کر فوری سے بیشتر شوخے کیوں ہو جاتے ہو بندہ پوچھے کبھی لڑکی نہیں دیکھی کیا۔"

وہ منہ بنا کر بولی تو محاد قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"شرم کرو آئرہ شہریار ! کم از کم یہ تو دیکھو کونسی بات کس کو کہہ رہی ہو۔ محاد کرمانی لڑکیوں کو نہیں دیکھتا صرف لڑکیاں ہی ہیں جو محاد کرمانی کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے مری جارہی ہوتی ہیں۔ جب تم آئی تم نے میرے ارد گرد حسیناؤں کا ہجوم نہیں دیکھا۔"

وہ بڑے تفاخر سے گویا ہوا تو اب کی بار آئرہ قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

"ہاں بندروں کا تماشہ دیکھنے لڑکیاں ہی زیادہ جمع ہوتی ہیں اور ایکسائیٹڈ بھی۔"

وہ اس پر ایک جتاتی ہوئی نگاہ ڈال کر آگے بڑھ گئی۔ اس کی کلاس کا وقت ہو رہا تھا جبکہ محاد اس کی پشت دیکھتا رہ گیا۔

"ایک سے بڑھ کر ایک لڑکی مجھے پٹانے کی کوشش کرتی ہے اور میں اس کو پٹانے کی کوشش کرتا ہوں۔ سخت جان ہے پٹتی ہی نہیں۔"

وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا دوڑ کر اس کے پیچھے لپکا تھا۔ کلاس کا وقت تو واقعی ہی ہو چکا تھا۔ سر عابدی کلاس میں آجاتے تو لیٹ کمرز کی دھلائی ہو جانی تھی۔ وہ متوقع سین کو سوچتے ہوئے تیزی سے کلاس روم کی جانب بڑھا۔ یہ تھے یونیورسٹی کے دو انمول رتن۔ آئرہ کے پیچھے بھاگتے ہوئے شافع نے بڑا مسکرا کر اس

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

کی جانب دیکھا تھا۔ جانتا تھا وہ کہ محاد پہلے سمسٹر سے آئرہ کو پٹانے کی کوشش کر رہا ہے مگر وہ تھی کہ پہلے سے آخری سمسٹر آ چکا تھا پٹ کے نہیں دے رہی تھی۔

"بڑا مزہ آتا ہے محاد کرمانی جب آئرہ شہریار تمہیں اپنے پیچھے پیچھے پھراتی ہے۔"

اس نے چٹخارے لیتے ہوئے سوچا تو مانو دل ہی دل میں صواد آ گیا۔ گھر جا کر اسے بلیک میل کرنے میں کیا ہی مزہ آنے والا تھا۔ آہ آہ۔۔ وہ دل ہی دل میں مزے لیتے ہوئے بولا اور اپنی کلاس کی جانب بڑھ گیا۔ شافع بزنس کے چوتھے سمسٹر کا طالب علم تھا جبکہ محاد اور آئرہ بی ایس سی ایس کر رہے تھے۔

******

کرمانی ہاؤس میں ہل چل مچی ہوئی تھی۔ وہ دوپہر کو بارہ بجے کے قریب لاریب اور لائقہ کے ساتھ لاونج میں بیٹھی رسالوں میں موجود کپڑوں کے ڈیزائن دیکھ رہی تھی۔ قریب ہی ماریہ بیگم سبزیاں کاٹ رہی تھیں جبکہ علیزے بیگم باورچی خانے میں موجود بکرے کا قیمہ نکال کر اسے دھو رہی تھیں۔ کباب بنا کر فریز کرنے تھے۔ سحری میں ان لوگوں کے نخرے بھی تو بہت ہوتے تھے آج یہ نہیں کھانا تو یہ بنا دیں۔ اسی لیے رمضان سے پہلے ہی ہر بات کا حل نکال دیا گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"بھابھی ! یہ ڈیزائن دیکھیں میں سوچ رہی عید پر درزی سے اپنے سوٹ پر بالکل ایسا ہی ڈیزائن بنوا لوں۔"

لاریب نے رسالہ آگے کیا تو منہا نے رسالہ تھام کر اس میں موجود ماڈل کے کپڑوں کا ڈیزائن دیکھا۔

"ہے تو اچھا لاریب لیکن اگر تم گلے کے بیچ میں بٹنوں کی بجائے ڈوری لگا لو گی نا تو وہ اور اچھا لگے گا۔"

اس نے سوٹ دیکھتے ہوئے مفت کے مشورے سے نوازا تھا جبکہ لائقہ نے اپنے چشمے درست کرتے ہوئے لاریب سے تقریباً رسالہ جھپٹا ہی تھا۔

"مجھے تو دکھا دیں۔ کب سے آپ ہر ماڈل کے سوٹ کو دیکھ کر کہے جا رہی ہیں ایسا نہ بنوا لوں۔"

وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے گویا ہوئی تو منہا ہنسنے لگی۔

"ہاں بھئی تم بھی دیکھو۔"

منہا نے رسالے میں غرق لائقہ سے کہا تھا۔

"ویسے بھابھی آپ کیا پہن رہی ہیں عید پر آپ کی تو سسرال میں پہلی عید ہو گی نا بڑے بھیا سے کہیے گا آپ کو اچھا سا سوٹ لے کر دیں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ جوش سے بولی تو منہا نے بُرا سا منہ بنایا۔ جبکہ اپنے کمرے سے نکلتی ہوئی دادی نے لائقہ کے ہاتھ سے تقریباً رسالہ جھپٹا ہی تھا۔

"اللہ معاف کرے توبہ استغفار آج کی نوجوان نسل کا تو اللہ ہی مالک ہے دیکھو ذرا اس رسالے میں کیا بے حیائی اور فحاشی دیکھتی رہتی ہیں۔"

دادی اپنے اسٹائل میں شروع ہوئیں تو ان تینوں نے بیک وقت دادی کے ہاتھ میں موجود رسالے کی جانب دیکھا جہاں انہیں ڈھونڈنے سے بھی کوئی بے حیائی اور فحاشی نہیں دکھائی دی تھی۔ قصور دادی کا بھی نہیں تھا آج کل معاشرہ ہی اتنا ایڈوانس ہو چکا ہے کہ دادی کو ماڈل کی بغیر آستینوں کے قمیض فحاشی ہی لگ رہی ہے۔ بات ان کی بھی غلط نہیں تھی ہے تو یہ فحاشی ہی چاہے پھر اسے آج کل کے جدید دور میں ماڈرینسی کا نام ہی کیوں نا دے دیا جائے۔ ایسا خیال صرف منہا کا تھا۔ باقی کی دونوں کیا سوچ رہی تھیں وہ نہیں جانتی تھی۔۔

"آجاؤ منہا سموسوں کا آمیزہ بنا کر سموسے بھریں۔ اور تم دونوں بھی آؤ فارغ روٹیاں توڑتی رہتی ہو۔"

ماریہ بیگم نے باورچی خانے کی جانب جاتے ہوئے ان تینوں کو لتاڑا تو وہ بُرے بُرے منہ بناتی ہوئی ان کے پیچھے باورچی خانے میں آگئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ویسے لائقہ ! تم کس خوشی میں آج کالج نہیں گئی ہو؟"

ماریہ بیگم کو اسے دیکھ کر اب اس کا کالج نہ جانا یاد آیا تھا۔

"وہ تائی اماں ! پیپرز ہیں عید کے بعد تو ویسے ہی کام تو کوئی ہو نہیں رہا تھا کالج میں تو ہم ساری سہیلیوں نے چھٹی مار لی۔"

وہ ہاتھ گھماتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا دیں۔

"چلو اچھا ہی کیا تمہاری چھٹی کا ہمیں بھی کچھ فائدہ ہو کباب بنانے ہی سیکھ لو آج اپنی ماں سے۔ بتاؤ ذرا اسے علیزے کہ قیمے میں کیا کیا ڈال کر پیسنا ہے تا کہ اس نکمی کو بھی کچھ آ جائے۔"

انہوں نے قیمہ ڈونگے میں ڈالتی علیزے سے کہا تو انہوں نے سر ہلا کر لائقہ کو اپنے پاس بلا لیا۔

"چلو منہا یہ ساری سبزیاں فرائی کر کے اس میں تھوڑے مصالحے شامل کر لو۔ میں ذرا اماں سے کھانے کا پوچھ آؤں۔"

وہ اسے احتیاط سے مصالحے ڈالنے کا کہہ کر خود دادی کے کمرے کی جانب بڑھی تھیں۔

"بھابھی آپ چھوڑیں میں ڈال دیتی ہوں میرا خیال ہے آپ کا فون کب سے بج رہا ہے۔ آپ وہ دیکھ لیں جا کر۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

لاریب نے اس کے ہاتھ سے چمچ لے کر اسے باہر بھیجا تو وہ دوپٹے سے ہاتھ پونچھتی ہوئی لاونج میں آگئی جہاں میز پر رکھے ہوئے فون پر ابصار کی کالز آرہی تھیں۔اس نے جلدی سے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔

"اسلام علیکم" !

وہ قدرے نرم لہجے میں بولی تھی مگر مقابل شاید اس لمحے غصے میں تھا۔

"کیا یار اس فون کو تم ضائع کیوں نہیں کر دیتی اگر تم نے وقت پر اس کو اٹھانا ہی نہیں ہوتا تو۔"

وہ ہنوز سڑے ہوئے لہجے میں بولا تو منہا کا سارا خوشگوار موڈ غارت ہو گیا۔وہ تو بھول ہی گئی تھی کہ اس انسان نے کبھی پیار محبت سے بات کرنا سیکھا ہی نہیں تھا۔

"معذرت کے ساتھ میں ذرا کچن میں مصروف تھی۔"

وہ ذرا اترا کر بولی تو ابصار کو دوسری جانب غش آتے آتے رہے۔منہا کرمانی اور کچن ۔۔جوڑ کچھ مل نہیں رہا تھا۔

"ضروری دادی جان نے دھکے دے کر بھیجا ہو گا یہی بات ہے نا۔"

وہ دوسری جانب سے سنجیدگی سے بولا تو منہا کا دل کیا اس کڑوے کریلے کا سر پھاڑ دے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"بندے کی اپنی بھی کوئی صلاحتیں ہوتی ہیں۔ خیر آپ عرض کریں کیوں آپ نے اپنے مصروف اوقات میں سے مجھ غریب کو یاد کیا۔"

وہ باتوں باتوں میں اس پر اچھا خاصا طنز کر گئی تھی۔ وہ طنز ابصار کو چبھا بھی بہت تھا مگر وہ اس لمحے کسی قسم بحث کے موڈ میں نہیں تھا۔

"میری الماری میں نیلی فائل رکھی ہے وہ نکال کر رکھو میں آفس کے ڈرائیور کو بھیج رہا ہوں اسے دے دینا مجھے ضروری چاہیے۔"

وہ حکم جاری کرتا ہوا فون بند کر دیا۔ منہا کو غصہ آیا تھا۔

"اور لڑکیوں کے شوہر ہوتے ہیں نئی نئی شادی ہوتی ہے دن میں دس بار فون کر کے حال پوچھتے ہیں۔ کوئی رومینٹک بات کرتے ہیں ایک یہ میرا شوہر ہے۔ نیلی فائل نکال دو ڈرائیور آرہا لینے۔ ایسی باتیں کرتا مجھ سے فون پر۔"

وہ اس کی نقل اتارتے ہوئے بولی تو سیڑھیوں سے اترتی مائدہ بے ساختہ ہنس دی شاید وہ اپنے پیارے بھائی کے بارے میں اتنی قیاس آرائی کی توقع نہیں کر رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"کوئی بات نہیں بھابھی اپناٹائم آئے گا۔ فکر کیوں کرتی ہیں ایک دن آئے گا جب بڑے بھیا آپ سے رومینٹک باتیں بھی کریں گے۔"

وہ ذراسااونچابولی تومنہانے تیزی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"پاگل ہو کیا کیوں مرواؤ گی مجھے۔۔۔ایک دادی کم ہیں کیا جو کسی اور کو بھی میرے پیچھے لگوانے والی ہو۔"

وہ مائدیہ پر افسوس بھری نگاہ ڈالتے ہوئے گویا ہوئی تو وہ کھکھلا کر ہنس دی۔

"اوکے سوری میں بھول گئی تھی۔"

اس نے زبان دانتوں تلے دباتے ہوئے کہا تو منہانے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ جہاں اس نے نیلی فائل کی تلاش کرنی تھی۔

******

وہ کب سے نیلی فائل نکال کر نیچے لاونج کے میز پر رکھ چکی تھی۔ ڈرائیور تھا کہ آکر نہیں دے رہا تھا۔

"مصحف میرے بھائی ذرا یہاں آنا۔"

اس نے لاونج میں بیٹھ کر کُشتی دیکھتے ہوئے مصحف کو آواز لگائی تھی۔ جو فوری آواز دھیمی کرکے اس کے قریب آیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"سنو باہر تمہارے بھیا کا آفس کا ڈرائیور آئے نا تو یہ فائل اسے دے دینا۔ میں ذرا کچن میں امی کے ساتھ سموسے بھروانے جارہی ہوں۔"

نیلی فائل اس کے حوالے کر کے وہ خود باورچی خانے میں آگئی جہاں سموسوں کے ساتھ ساتھ دوپہر کے کھانے کی تیاری بھی مکمل ہو چکی تھی۔

"چلو منہا آج تم مجھے پھر سے ایک روٹی پکا کر دکھاؤ گی۔"

ماریہ بیگم تو بہو کو اپنی ساس کے طعنے تشنوں سے بچانے کے لیے ٹریننگ دے رہی تھیں اور بہو بھی ایسی کہ دل نہ بھی ہوتا پھر بھی ساس کا مان رکھنے کو سب کچھ سیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس گھر میں سارے ہی اچھے تھے سوائے اس کڑوے کریلے کے جو اس کے شوہر کے رتبے پر فائز تھا۔ وہ گوندھے ہوندھے ہوئے آٹے میں سے پیڑا نکال کر ان کے بنائے گئے طریقے کے مطابق روٹی پکانے لگی۔ یہ بات تو بالکل درست تھی کہ وہ ایک کوئیک لرنر تھی۔ آڑھی ترچھی روٹی پکا کر اس نے ماریہ بیگم کو دکھائی تو انہوں نے سر پر ہاتھ مارا۔ وہ منہا کے ساتھ ساتھ مائدیہ کی بھی کھچائی کرتی تھیں کیونکہ کل کو اس نے بھی سسرال جانا تھا وہ نہیں چاہتی تھیں کہ منہا جیسا ہی حال سسرال جا کر مائدیہ کا بھی ہو۔ وہ دادی کے لیے ٹرے میں کھانا نکال کر باہر نکلی تو دروازے سے ابصار کو اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"کیا ہوا نیلی فائل بھیج تو دی تھی میں نے۔"

وہ اسے اس وقت گھر میں دیکھ کر کافی سے زیادہ حیران ہوئی تھی۔

"کسے بھیجی تھی آپ نے نیلی فائل مجھ تک تو وہ پہنچی نہیں۔ میرا بیچارا غریب ڈرائیور بھی آدھے گھنٹے اس گیٹ کے باہر انتظار کر کر کے واپس آفس آگیا۔ فائل تو اسے بھی نہیں ملی تو آپ بتانا پسند کریں گی کہ آپ نے وہ فائل آخر کو کسے دی۔"

وہ سینے پر بازو لپیٹے بڑی ہی سنجیدگی سے اس سے پوچھ رہا تھا جو اس وقت گونگی بنی بس حیرت سے کبھی اسے اور کبھی صوفے پر موجود مصحف کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا میں نے تمہیں نہیں بولا تھا کہ باہر ان کے آفس کا ڈرائیور آئے تو اسے فائل دے دینا۔"

وہ اس لمحے ابصار سے بھی زیارہ سنجیدہ دکھائی دے رہی تھی۔

"بولا تھا بھابھی ! میں نے ڈرائیور کو دے بھی دی تھی فائل۔"

وہ اپنی صفائی میں جلدی سے بولا تو منہا نے ایک جتاتی ہوئی نگاہ سامنے کھڑے اس بر فیلے شخص پر ڈالی۔

"میرا خیال ہے آپ کو کسی پر بھی الزام تراشی کرنے سے پہلے اپنے آفس میں جا کر ایک بار دیکھ لینا چاہیے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ مزید کچھ بھی کہے بنا ٹرے لے کر دادی کے کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ الٹے پیر واپس صدر دروازے کی جانب بڑھا تھا۔ معلوم نہیں غلطی کس کی تھی۔

****

وہ ماریہ بیگم کے ساتھ سموسے بھروا کر باورچی خانہ سمیٹوا کر اپنے کمرے میں آئی تھی اسے نہا کر لباس تبدیل کرنا تھا اور پھر دادی کے کمرے میں جا کر ظہر کی نماز پڑھنی تھی۔ آج تو اسے ابصار کرمانی کو شدید غصہ تھا۔ عجیب پاگل اور جلد باز انسان تھا۔ اپنے ارد گرد جھانکے بنا اس سے تصدیق کرنے آگیا۔ اس کی شادی کو محض ایک مہینہ ہوا تھا اور اسے احساس ہو چکا تھا کہ زندگی کس قدر مشکل ہونے والی ہے۔ اگر جیون ساتھی اچھا ہو تو کانٹوں بھری زندگی بھی پھولوں کی سیج معلوم ہوتی ہے اور اگر یہی ساتھی ابصار کرمانی جیسا کڑوا کریلا ہو تو بندے کا خود بخود دل کرتا ہے کہ پھولوں کی سیج کو آگ لگا دے۔ اسے تو ابھی اپنی شادی کی پہلی رات نہیں بھولی تھی۔ جب یہ ابصار صاحب کمرے میں داخل ہوئے تھے اور اس کے پاس بستر پر بیٹھ کر ایک مخملی ڈبیہ اس کے سامنے کر کے کہتے۔

"یہ تمہاری منہ دکھائی جاؤ چینج کر کے سو جاؤ تھک گئی ہو گی۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

بندہ پوچھے اتنا خیال تو مجھے اپنی تھکن کا نہیں تھا جتنا تمہیں ہو رہا تھا۔ بندہ کوئی نئی نویلی بیوی کی تعریف کر دیتا ہے۔ کوئی منہ دکھائی کا تحفہ خود محبت سے انگلی میں ڈال دیتا ہے۔ یہاں تو ایسا لگ رہا تھا ان صاحب کی شادی ہی کسی نے زبردستی کرادی ہو۔ وہ تو اتنی سنجیدہ ہو گئی تھی اس معاملے میں کہ اگلے دن سیدھا مائدیہ سے پوچھ بیٹھی کہ بھئی تمہارے بھائی کی شادی کسی نے اس کی گردن پر انگوٹھا دے کر تو نہیں کروائی جس پر مائدیہ زور زور سے ہنسنے لگی۔ وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ارے نہیں بھابھی ! ابو نے بھائیا سے کہا کہ فلاں جگہ تمہارا رشتہ دیکھا ہے تمیں کوئی اعتراض تو نہیں تو آگے سے کہتے نہیں ابو جیسی آپ سب کی مرضی۔"

مائدیہ کے اس انکشاف نے اسے حیرت کے سمندر میں غوطہ زن کیا تھا مگر وہ بھی کیا کرتی یقین آتے آتے ہی آتا ہے۔

"ایسا سلوک کرتا ہے میرے ساتھ جیسے میں اس کی سوتیلی بیوی ہوں۔ میں نے اس کی کوئی بھینس چوری کرلی ہو۔"

وہ ایک بار پھر سے ابصار کرمانی کی شان میں قصیدہ گوئی کر رہی تھی۔ یہ بھی سچ تھا کہ وہ دن میں چوبیس گھنٹوں میں سے بائیس گھنٹے اسی کی شان میں کچھ نا کچھ بولتی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ نہا کر باہر نکلی۔ گہرے سبز فراک کو سبز پجامے کے ساتھ پہنے ہوئے اس کے گیلے کالے بھورے بال اس کی پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے چہرے پر خوبصورت انداز میں ہلکا پھلکا میک اپ کیا اور دوپٹہ اوڑھ کر نیچے آگئی۔ حسبِ معمول دادی اسی کی آمد کی منتظر تھیں۔

"جلدی آجا نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے۔"

دادی نے ایسی جلدی مچائی کہ بیچاری سٹپٹا کر جانماز پر آ کھڑی ہوئی۔ سکون سے ظہر کی نماز پڑھ کر اس نے دعا مانگی اور پھر دوپٹہ ڈھیلا کر کے یونہی دادی کے پاس بیٹھ گئی۔

"میں تجھے کہتی رہتی ہوں نا کہ تیار ہو کر رہا کر ابھی تیری شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں مشکل سے ایک مہینہ ہوا ہے۔ ایسے گھر میں بالکل سادم سادی گھومتی رہتی ہے۔ ابھی تو میں نے ہی تیری دعوتوں کا سلسلہ رکوایا تھا۔ اللہ جانے اس ابصار کو کیا مسئلہ ہے دعوتوں سے ایسے بدکتا ہے جیسے رشتے دار اس کی جیب سے پیسہ لے کر دعوت کر رہے ہوں۔"

دادی بول رہی تھیں اور دادی کے الفاظ جیسے سیدھا منہا کے دل میں لگ رہے تھے۔

"شکر ہے دادی کو بھی اپنے پوتے کی خامیاں دکھائی دیتی ہیں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے دل میں سوچا اور بستر سے اٹھ گئی۔

"دادی ! آج شام کو میں ماما کی طرف چلی جاؤں کیا؟"

وہ کمرے سے باہر نکلتے ہوئے ایک دم رک کر گویا ہوئی تھی۔ دادی نے ایک مسکراتی نظر اس پر ڈال کر جانے دل میں اس کی کتنی بلائیں لی تھیں۔ وہ لگ ہی انہیں اتنی پیاری رہی تھی۔ معصوم چہرہ بڑی بڑی کالی آنکھیں گھنی پلکیں سفید گلابی چہرے پر ننھی سی ستواں ناک اور خوبصورت باریک ہونٹ۔ بلاشبہ ابصار کرمانی کو بیوی اس کے ہم پلہ ملی تھی۔

"ابصار آجائے شام کو تو اس کے ساتھ چلی جانا۔"

دادی نے نرمی سے کہا تو اسے ابصار کی صبح والی حرکت یاد آگئی۔

"نہیں دادی میں شافع کے ساتھ ابھی تھوڑی دیر میں چلی جاؤں گی۔ آئی تھنک وہ تو آتے ہوئے لیٹ ہو جائیں گے۔"

اس نے اب تک ایک بھی بار ابصار کا نام نہیں لیا تھا۔ شاید اس گھر میں کوئی بھی عورت شوہر کا نام نہیں لیتی تھی۔ دادی نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا تو منہا جان کی خلاصی پر تیزی سے کمرے سے باہر نکل

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

گئی۔وہ جانتی تھی شافع ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی یونیورسٹی سے واپس آیا ہے۔ محاد تو یونیورسٹی سے سیدھا فیکٹری جاتا تھا۔اس کے ابا اور بڑا کو خان بھائی کے سخت قسم کے آڈرز تھے۔

وہ دندناتی ہوئی محاد اور شافع کے مشترکہ کمرے میں آگئی۔دروازے پر دستک دے کر اس نے دروازہ کھولا تو اے سی کی ٹھنڈی ہوا جیسے اس کے پورے وجود میں اتر گئی۔

"مزے ہیں بھئی ہم سارا دن کچن میں ایڑھیاں رگڑیں اور یہ آدھا دن یونیورسٹی میں پڑھ کر آرام سے اے سی میں سوئیں۔ابھی بتاتی ہوں۔

"شافع کے بچے" !

اس نے اس کے اوپر سے چادر کھینچتے ہوئے کہا تو شافع ہڑبڑا گیا۔

"کون ہے بھئی کون بھوت ہے۔"

وہ بند آنکھوں سے ہاتھ پیر چلا رہا تھا۔منہا نے اس کی حالت دیکھ کر گہری سانس بھری تھی۔

"میں ہوں تمہاری چڑیل بھابھی ! اٹھو اب جلدی ورنہ تمہارا خون پی جاؤں گی۔"

اس نے کمر پر ہاتھ ٹکا کر بڑے ہی نارمل انداز میں کہا تو شافع نے آنکھیں کھول کر اپنے سامنے نک سک سی تیار منہا کو دیکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"میری بھابھی تو کوئی فیری تھیں وہ چڑیل کب سے ہو گئیں ؟"

وہ سر پر انگلی رکھے پُر سوچ انداز میں گویا ہوا تو منہا نے تکیہ اٹھا کر اس کے سر پر مارا۔

"جلدی اٹھ جاؤ مجھے ماما کے گھر چھوڑ کر آؤ۔"

وہ ساتھ ساتھ اس کا بستر سمیٹ رہی تھی۔

"بھائیا کو کہیں نا چھوڑ کر آئیں آپ کو۔"

اس نے نیند خراب ہونے پر بُرا سا منہ بنا کر کہا تو منہا دھپ سے اس کے بستر پر ہی بیٹھ گئی۔

"تمہارے یہ جو بھائیا ہیں نا میرے بھائی ! وہ انسان ہیں ہی کب وہ تو کوئی روبوٹ ہیں جو سارا دن بس سیل ڈالو تو کام کرتے رہتے ہیں۔"

اس نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھول کر ہاتھ پھیلا کر یوں کہا جیسے کوئی بڑی ہی اہم قسم کی بات بتا رہی ہو۔

شافع کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا تھا۔

"بھابھی ! ویسے آپ بڑی فنی ہے۔"

اس نے ہنوز قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تو منہا نے بھنویں اچکا کر اس کی جانب دیکھا۔

"میں خونخوار بھی بہت ہوں۔ جلدی کر لو میں امی کو بتا کر آتی ہوں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ کمرے سے عجلت میں باہر نکلی تھی جبکہ شافع نے کافی دیر اس کے بارے میں ہی سوچتا رہا۔

" کہتی تو صحیح ہیں ویسے بھابھی بھیا عجیب سے خشک انسان ہیں مجال ہو جو ہم نے ان دونوں میں کوئی نئے شادی شدہ جوڑے والا کوئی رومینس دیکھا ہو۔ استغفر اللہ میں کیا باتیں سوچ رہا ہوں۔ لاحولہ ولا قوتہ" اس نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا اور بستر سے اٹھ کر باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔

"تیاری بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے آخر کو بھیا کے سسرال کا معاملہ ہے کیا پتا دوسرے بھائی کا متوقع سسرال ہو جائے۔"

وہ اپنی ہی بات پر قہقہہ لگاتا ہوا باتھ روم میں بند ہو گیا۔

******

شام کے سائے پورے بھارہ کہو کو اپنی لپیٹ میں لے چکے تھے۔ بھارہ کہو اسلام آباد اور مری کے درمیان واقع ایک خوبصورت پہاڑی علاقہ تھا جہاں گرمیوں کے شدید دنوں میں ذرا سی گرمی اور سردیوں میں انتہائی شدید سردی پڑتی تھی۔ کرمانی ہاؤس بھارہ کہو کے عین وسط میں واقع تھا۔ بھارہ کہو بہت بڑا شہر نہیں تھا بالکل چھوٹا سا شہر جو کہ مری اور اسلام آباد کو آپس میں ملواتا تھا۔ اونچے اونچے پہاڑوں کے درمیان یہ ننھا سا شہر خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا۔ کرمانی ہاؤس پہاڑوں کے عین اوپر واقع تھا۔ شہر میں کرمانی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

فیکٹری لیدر کا وسیع پیمانے پر کام کرتی تھی۔ کرمانی اور بیگ دو ہی تو نام تھے پورے بھارہ کو میں۔ جو لیدر کی ایکسپورٹ کرتے تھے۔ بیگز کی فیکٹری پہاڑوں کے نیچے عین بازار کے ساتھ واقع تھی جبکہ کرمانی فیکٹری بازار کے پچھلی جانب تھی۔ بیگ ولا بھی بازار کے اختتام پر واقع تھا۔ ابھی مئی کا مہینہ تھا اس لیے تھوڑی بہت گرمی ہوتی تھی۔ اس لیے اس تھوڑی بہت گرمی سے بھی بچنے کے لیے لوگ اے سی کا استعمال کر رہے تھے۔ وہ فیکٹری میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ فائلوں کا ڈیٹا لکھ رہا تھا جب اس کے فون کی میسج ٹون بجی تھی۔ اس نے ذرا کی ذرا نگاہیں لیپ ٹاپ سے ہٹا کر فون پر ڈالیں تو منہا کا پیغام دے کر بے ساختہ اس نے فون تھام لیا۔

"میں ماما کے گھر جا رہی ہوں۔ اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو واپسی پر مجھے پک کر لیجیے گا۔"

بات بھی ایسے کرتی تھی جیسے کسی اجنبی سے کر رہی ہو۔ اس نے گہری سانس بھری اور بغیر کوئی جواب دیے فون بند کر دیا۔

"بھیا ! یہ لیں وہ باہر والے پراجیکٹ کی فائلز۔۔۔"

وہ فون رکھ کر دروازے میں کھڑے محاد کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"ہوں رکھ دو میں فارغ ہو کر دیکھ لیتا ہوں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے نگاہیں لیپ ٹاپ ہی ٹکاتے ہوئے کہا تو محاد نے فائلز میز پر رکھ دیں۔

"اور سنو ! گھر جاتے ہوئے ذرا اپنی بھابھی کو اس کے گھر سے لے لینا۔ میں لیٹ ہو جاؤں گا۔"

اس کے تاثرات ہمیشہ کی طرح از حد سنجیدہ تھے۔ محاد نے اثبات میں سر ہلایا اور باہر نکل گیا۔ کل پہلا روزہ تھا اور رمضان سے پہلے اسے کچھ ضروری کام جلد نمٹانے تھے۔

"ابصار ! اماں کی دوائیاں گھر بھجوادی تھیں۔"

احد کرمانی نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا تو اس نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

"او کام میں اتنا مصروف ہو گیا میں ابو ! میرے ذہن سے بالکل ہی نکل گیا میں ابھی بھجوا دیتا ہوں۔"

اس نے کہتے ہوئے اپنے پی اے کو فون ملایا تھا جبکہ احد کرمانی تو فوری واپس چلے گئے تھے۔

"میں آجاؤں سر" !

دروازے پر کھڑے شکور نے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی تو اس نے اثبات میں سر ہلا کر اسے اجازت دے دی مگر اس کے ہاتھ میں موجود نیلی فائل دیکھ کر اس کا دماغ بھک سے اُڑا تھا۔

"یہ فائل تمہارے پاس کیا کر رہی ہے؟"

اس نے ماتھے پر بل لیے پوچھا تو شکور گڑبڑا گیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"سر ! یہ تو دوپہر میں ڈرائیور نے مجھے دی تھی کہ میں آپ کو دے دوں مگر کیبن میں بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی تھی۔"

وہ ندامت سے گویا ہوا تو ابصار کا دل کیا سامنے کھڑے شخص کا سر پھاڑ دے۔ اس نیلی فائل کی وجہ سے وہ دوپہر کو گھر گیا تھا اور منہا سے اتنی بد تمیزی کی تھی۔ اسے اتنا کچھ سنایا تھا اور یہاں غلطی کس کی تھی اس کے اپنے ہی ملازم کی۔

"تمہیں میں سونے کی تنخواہ دیتا ہوں۔ خوامخواہ میں میرا میری بیوی سے جھگڑا کروا دیا۔"

وہ آخری بات قدرے آہستہ بولا تھا مگر سامنے چونکہ شکور موجود تھا تو ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ شکور نے نہ سنا ہو۔ بڑے ہی کوئی تیز کان پائے تھے شکور میاں نے بھی۔

"کوئی بات نہیں سر ایک سرخ گلابوں کے پھولوں کا گلدستہ لے کر جائیں دیکھنا میڈم کا موڈ خود بخود اچھا ہو جائے گا۔"

شکور کے آئیڈیاز بھی بالکل اسی جیسے تھے۔ ابصار نے خونخوار تیوروں سے اسے گھورا تھا۔

"اپنی بکواس اور اپنے مشورے اپنے پاس ہی رکھو۔ دو منٹ سے پہلے غائب ہو یہاں سے ورنہ میں کچھ غلط کر بیٹھوں گا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ کرسی سے کھڑا ہوتا ہوا دھاڑا تھا۔

"نان سینس پاگل آدمی۔۔۔اف میرے خدایا ! اب کیا کروں گا میں۔"

وہ بڑبڑاتا ہوا دفتر سے باہر نکلا تھا۔دادی کی دوائیاں بھی اب خود ہی لینا پڑنی تھی۔محاد کو میسج کر کے اس نے خود منہا کو لینے جانے کا بتایا اور دفتر سے باہر نکل گیا۔

****

شافع اسے چھوڑ کر باہر سے ہی چلا گیا تھا۔اسے کچھ اسائمنٹس مکمل کرنا تھیں۔شہریار بیگ تو ابھی تک فیکٹری سے واپس نہیں آئے تھے جبکہ زرین بیگم کچن میں کھانا بنوا رہی تھیں۔

"اور سناؤ پھر تمہارے شوہر کے کیا حال ہیں؟"

آئرہ نے سیب کھاتے ہوئے پاؤں صوفے پر پھیلائے تھے۔

"جیسا سب کے شوہروں کا حال ہوتا ہے ان کا بھی ویسا ہی ہے۔"

وہ جل کر بولی تو آئرہ قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

"حیرت کی بات نہیں ہے منہا ! ویسے جو لڑکی سارے زمانے کو اپنی باتوں سے آگے لگائی رکھتی تھی آج اس کے شوہر نے اسے آگے لگایا ہوا ہے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

آئزہ مزہ لیتے ہوئے بولی تو منہا نے اپنے پیچھے سے کشن اٹھا کر اس پر اچھال دیا۔

"تمیز کرو بڑی بہن ہوں میں تمہاری اور کیسے بد تمیزی کر رہی ہو مجھ سے۔"

وہ اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے گویا ہوئی تو آئزہ ڈھیٹوں کی طرح ہنس دی۔

"کیا تھا آئزہ ! اگر میں لو میرج کر لیتی تو۔ یہاں مجھے کس نے روکنا تھا بھلا۔ جونسا مرضی مرغا پھنساتی اور آرام سے شادی کر لیتی۔ مگر مجھے تو لگ رہا ہے یہ جو میری حد سے زیادہ سلجھانہ طبعیت ہے نا اس نے ہی مجھے مروایا ہے۔ مطلب بندے کو تھوڑا تو بد معاش ہونا چاہیے اتنی بھی کیا شرافت۔۔"

اسے خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا وہ پتا نہیں کیا کیا بولی جا رہی تھی جبکہ زرین بیگم نے کچن سے نکلتے ہوئے اس کی یہ بکواس بڑی خوب سنی تھی۔

"شرم کر لو شادی شدہ ہو گئی ہو تمہارا بچپنا ابھی تک نہیں جا رہا۔ اتنا سنجیدہ اور سلجھی ہوئی طبعیت کا مالک ہے ابصار اور خود تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔"

زرین بیگم نے اس کے لتے لیے تو وہ منہ مسور کر رہ گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"سنجیدہ اور سلجھی کو گولا کرائیں ماما ! سڑو، کڑوے کریلے کو یاد رکھیں بس۔ ہلا کو خان ایک مہینے میں نے ایک بھی بار، اس اللہ کے بندے کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں دیکھی۔ ہائے میرا کتنا ارمان ہے کہ میں ابصار کرمانی کو کبھی مسکراتے ہوئے دیکھوں۔"

وہ گالوں پر ہاتھ رکھ کر گویا ہوئی تو زرین بیگم اور آئرہ اس کی خواہش پر ہنس دیے۔ جبکہ مسکراہٹ تو دروازے پر کھڑے ابصار کے چہرے پر بھی آئی تھی۔ اسے تو پتا ہی نہیں تھی اس کی بیوی کی اتنی سنگین خواہشات ہیں۔"

سر جھٹکتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا تھا۔

"اسلام علیکم انٹی" !

وہ اندر داخل ہوا تو اس کی آواز سے منہا کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔ نہ جی نہ اس بات پر نہیں کہ سیاں جی آئے ہیں بلکہ اس بات پر کہ ان کے بارے میں ہونے والی گفتگو کہیں انہوں نے اپنے ان گناہگار کانوں سے سن نہ لی ہو۔

"اللہ معافی یا شافی۔۔۔ منہ نہ اچھا ہو تو بندہ بات ہی کوئی ڈھنگ کی سوچ لے۔"

اس نے خود کو لتاڑا اور صوفے سے کھڑی ہو گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"انٹی ! یہ آپ کے لیے۔"

اس نے سرخ گلابوں کا گلدستہ ابصار کے ہاتھ میں دیکھا تو آنکھیں باہر اُبلتے اُبلتے بچیں۔

"جس کے لیے لائیں ہیں ابصار بھائی ! اسے دے دیں نا۔"

آئرہ نے منہا کے کندھے پر بازو ٹکاتے ہوئے کہا تو منہا خفت سے چہرہ جھکا گئی۔۔

"ایک تو یہ آئرہ کی بچی کبھی فضول گوئی سے باز نہیں آسکتی۔"

وہ منہ میں بڑبڑا کر رہ گئی تھی۔

"ارے نہیں میں سچ میں یہ انٹی کے لیے لایا تھا۔"

اس نے گلدستہ ایک بار پھر سے زرین بیگم کے سامنے کیا تھا۔

"ہاں پتا تھا مجھے میرے لیے تو تمہارے پاس سے صرف کانٹے ہی بر آمد ہوتے ہیں پھول تو بس اماں کے لیے ہیں اماں کی بیٹی کے لیے تو بس ایٹی ٹیوڈ ہی ہے۔"

اسے بڑبڑانے سے کون روک سکتا تھا۔ یہ اس کا پسندیدہ کام تھا جو وہ ابصار کی پشت پر ہر وقت کرتی تھی۔

"بہت شکریہ بیٹا ! آؤ نا بیٹھو بس شہریار بھی آنے ہی والے ہونگے۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اسے صوفے کی جانب اشارہ کر کے وہ خود واپس کچن میں غائب ہوئی تھیں جبکہ منہا تو سرے سے ہی اسے دیکھتے نو دو گیارہ ہو گئی تھی۔

کچھ ہی دیر میں شہریار بیگ بھی آ گئے تو پُر سکون ماحول میں کھانا کھایا گیا۔ کھانے کے بعد چائے کا دور چلا اور پھر رات دیر تک ابصار اور شہریار کی لمبی بزنس گفتگو چلتی رہی۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے وہ اجازت لے کر اٹھا تھا۔ منہا سے جلدی گاڑی میں آنے کا کہہ کر وہ خود باہر نکل گیا۔ منہا بھی دو منٹ میں سب سے مل کر گاڑی میں آ گئی۔

گاڑی بازار سے گزار کر وہ اب مین شاہراہ پر لے آیا تھا جہاں سے اسے پہاڑ چڑھنا تھا۔ گاڑی میں مکمل خاموشی تھی منہا چپ چاپ ونڈ سکرین سے باہر جلتی ہوئی پیلی روشنیوں میں نظر آتے بھارہ کہو کے خوبصورت مناظر دیکھ رہی تھی۔

"آئی ایم سوری۔۔۔"

گاڑی کی خاموشی میں ابصار کی بھاری سنجیدہ آواز ابھری تو اس نے چونک کر اپنے کڑوے کریلے کی جانب دیکھا جو اس وقت بالکل میٹھا شہد آم بنا ہوا تھا۔

"وہ نیلی فائل آفس پہنچ گئی تھی۔ میرے پی اے کی غلطی کی وجہ سے وہ مجھے ملی نہیں۔۔"

READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتا وہ طنزیہ مسکرا کر بولی تھی۔۔

"تو آپ نے سوچا میں نے جان بوجھ کر آپ کے ڈرائیور کو وہ فائل نہیں دی ہے کیونکہ میں انتہائی امیچور اور بچگانہ سوچ کی حامل لڑکی ہوں۔"

اس کے لہجے میں نہ تو کوئی سختی تھی اور نہ ہی اس کی آواز بلند تھی۔ وہ بہت سادے لہجے میں کہہ رہی تھی۔ جبکہ ابصار محض اس کی جانب دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔ بے تاثر چہرے کے ساتھ اس نے اپنا جملہ مکمل کیا تھا اور رخ کھڑکی کی جانب کر کے بیٹھ گئی۔ اس کے بعد وہ کچھ بھی نہیں بولا تھا منہا کو اس سے امید بھی یہی تھی۔ ابصار نے سٹئیرنگ ویل پر ہاتھ مارا تھا۔ وہ سرخ گلابوں کا گلدستہ بھی اس کے لیے ہی لایا تھا مگر اتنی جرات ہی پیدا نہیں کر پایا کہ اسے دے ہی دیتا۔

جب تک تعلقات میں اظہار رہتا ہے وہ خوبصورت رہتے ہیں لیکن جیسے ہی تعلقات سے اظہار ختم ہو جاتا ہے وہ اپنی خوبصورتی کھو دیتے ہیں۔ ایک خشک پودے کو جب تک پانی ملے گا وہ ہرا ابھرا رہے گا لیکن جب اسے پانی ملنا بند ہو جائے گا تو وہ سوکھ جائے گا بالکل اسی طرح تعلقات اور رشتے ہوتے ہیں جب تک اظہار کی خوبصورتی سے سجے رہتے ہیں ہرے رہتے ہیں لیکن جب ان تعلقات سے اظہار ختم ہو جاتا ہے تو ماند پڑ جاتے ہیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

******

عشاہ کی نماز کے بعد سارے بڑے تو اپنے اپنے کمروں میں سونے جا چکے تھے مگر وہ پانچوں تو اپنا ہی رونا لے کر بیٹھے ہوئے تھے۔۔

"لو جی آ گیا ہے پھر سے رمضان ! لوگ رمضان میں سحری کر کے سوتے ہیں کوئی سکون کرتے ہیں ایک ہماری دادی ہیں نہ سوتی ہیں اور نہ سونے دیتی ہیں۔"

یہ تبصرہ صوفے پر نیم دراز محاد کا تھا جبکہ اس کے پیروں کی جانب بیٹھا شافع اس سے سو فیصد متفق تھا۔

"ہائے مجھے ابھی بھی یاد ہے وہ پچھلا رمضان اور اس کی نہ بھولنے والی اذیت جو سحری کے بعد بھی جاگ کر کاٹی تھی ہم نے۔ آنکھیں بند ہو رہی ہوتی تھیں اور دادی سب کو ایک ایک تسبیح پکڑا کر اللہ جانے کتنی کتنی تسبحاں کروا دیتی تھیں۔"

لائقہ نے پچھلے رمضان کا ہولناک نقشہ کھینچا تو لاریب بھی بے ساختہ فلیش بیک میں چلی گئی۔

"مجھے تو کسی خاطر میں نہیں لاتی دادی ! صبح جو بھی بازار کے کام وہ مجھ سے کرواتی ہیں۔"

مصحف بولا تو وہ چاروں خونخوار تیوروں سے اس کی جانب بڑھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"پیڑے ! تم تو چپ ہی رہو۔ دادی کے بستر میں دبک کر کون سوتا تھا سحری کے بعد ہم سب کے ہاتھ میں تسبحاں اور تمہیں خوابِ خرگوش کے مزے۔"

ان چاروں کے تقریباً ایک ہی جیسے جذبات تھے۔

"یااللہ بھابھی کے آنے سے ہی کوئی تبدیلی آجائے۔"

محاد نے ہاتھ اٹھاکر دعامانگی تھی۔ ابھی اس کے ہاتھ اٹھے ہی ہوئے تھے کہ دروازے پر ابصار کی گاڑی کا ہارن بجا۔۔۔

"لو آگئیں بھابھی۔۔ ویسے یہ مائدیہ کہاں ہے نظر نہیں آرہی؟"

شافع نے گینگ میں مائدیہ کی کمی دیکھی تو اس کی تلاش میں ادھر اُدھر نگاہیں دوڑائیں۔

"تم آنکھیں مت تھکاوہ اوپر اپنے کمرے میں پڑھ رہی ہے۔ کل اس کا آخری پیپر ہے۔"

لاریب نے شافع کے علم میں اضافہ کیا تو منہا اندر داخل ہوئی۔

"اسلام علیکم ! تم سب جاگ رہے ہو اب تک؟"

وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے باری باری سب کو دیکھتے ہوئے گویا ہوئی تھی۔

"ہاں جی کل کے متوقع سین کو سوچتے ہوئے نیند ہی آنکھوں سے اُڑ گئی۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

شافع بازوں میں کشن دبائے بولا تو منہا کی آنکھیں کھل گئیں۔

"سحری کے بعد بھی نہیں سونے کی اجازت۔۔۔"

اس کی آواز نکلتے نکلتے ایک پل میں پست ہوئی تھی جب ان پانچوں نے ایک ساتھ نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نووے۔۔۔۔۔"

اس کے بس آنسو نکلنے کی کسر باقی تھی ورنہ منہ پر تو بارہ بج چکے تھے۔

"تم سب اب تک کیوں جاگ رہے ہو چلو سب اپنے اپنے کمروں میں۔"

ابصار لکڑی کا دروازہ بند کرتا ہوا اندر داخل ہوا تو ان پانچوں کو کوئی گول میز کانفرنس کرتے ہوئے پایا۔

ان میں اس کی بیوی بھی جاکر شامل ہوچکی تھی۔ مدعہ کیا ہوگا اسے سوچنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ یہ ہر سال کا رونا تھا۔

"اب تو اس رونے میں پاپا کی پری کا بھی اضافہ ہوا تھا۔"

وہ لب بھینچ کر اپنی مسکراہٹ روکے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ جبکہ منہا کو تو ہاتھ پاؤں کی پڑ گئی تھی۔

چھوڑوں وفاؤں کے قصے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

یہ عمروں کا رونا ہے

پہلے کون ہمارا تھا

اب کس نے ہمارا ہونا ہے

وہ بڑبڑاتی ہوئی ابصار کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔اسے تو اپنے گھر میں گزشتہ برس سکون سے گزارا ہوا رمضان یاد آیا تھا۔

****

کرمانی ہاؤس کی بتیاں ایک ایک کر کے روشن ہوئی تھیں۔ماریہ اور علیزے بیگم تو سحری بنانے باورچی خانے میں پہنچ چکی تھیں۔

ڈھائی بجے کا الارم چیخ رہا تھا۔ابصار نے ہاتھ بڑھا کر الارم بند کیا اور اپنے دوسری جانب سوئی ہوئی اپنی اس پاپا کی پری کو دیکھا۔جس کی رات سے ہی صبح سحری کے بعد نہ سونے والی بات پر جان نکلی ہوئی تھی۔

"منہا" !

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے نرمی سے منہا کو جگایا تھا۔ سوئی ہوئی منہا اس لمحے کوئی معصوم سی گڑیا معلوم ہو رہی تھی۔ بھورے کالے بال چہرے کے اطراف میں بکھرے ہوئے تھے۔ آنکھیں دنیا و مافیا سے بے خبر بالکل بند تھیں۔ چہرے پر اس لمحے حد درجہ معصومیت تھی۔ کوئی دیکھ کر کہہ نہیں سکتا تھا کہ یہ وہی منہا ہے جو بلا کی کام چور ہے۔

"یار منہا ! کیوں چاہتی ہو تم کہ دادی پھر سے سیڑھیاں چڑھ کر آئیں اٹھ جاؤنا۔"

وہ اس لمحے بالکل عاجز دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ چلیں میں آتی ہوں۔"

اس نے کہا اور بنا کسی مزاحمت کے بستر سے اٹھ گئی۔ آج نہ تو کوئی ہنگامہ۔۔۔نہ تو اٹھنے پر نخرے۔۔اسے حیرت ہوئی تھی مگر وہ فی الحال اپنی ہر قسم کی حیرت کو بلائے طاق رکھتے ہوئے اٹھ کر نیچے چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں منہا تازہ دم ہو کر نیچے باورچی خانے میں موجود تھی۔

"لو منہا یہ لسی بنالو۔ مائدہ یہ برتن رکھو بیٹا ! ڈائینگ ٹیبل پر۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

منہا کو لسی بنانے کا کہہ کر انہوں بے مائدیہ کو برتن لگانے کو کہا تھا جبکہ لاریب سالن گرم کر رہی تھی۔ لائقہ برتن نکال نکال کر شیلف پر رکھ رہی تھی۔ منہا نے علیزے بیگم سے پوچھ پوچھ کر لسی بنائی اور سٹیل کی بڑی ساری بالٹی میں ڈال کر اٹھانے کی کوشش کی۔

"ہائے امی ! میں اب اس کو اٹھاؤں کیسے یہ بڑی بھاری ہو گئی ہے۔"

اس نے بالٹی اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو ماریہ بیگم بے ساختہ ہنس دی۔

"باتیں اتنی بڑی بڑی کرتی ہو اور جان تم میں ہے نہیں۔"

انہوں نے ہنس کر اس سے کہتے ہوئے باورچی خانے میں داخل ہوتے محاد کو دیکھا تھا۔

"محاد ! یہ بالٹی بھابھی سے لے کر ڈائینگ ٹیبل پر رکھ کر آجا میرا بچہ ! بھاری ہے یہ۔"

انہوں نے روٹی کا پیڑا بناتے ہوئے کہا تھا۔ دونوں چولہوں پر توے رکھے ہوئے تھے۔ وقت کم تھا اور پراٹھے زیادہ پکنے تھے۔

"لڑکیوں فٹافٹ کر لو جیسے جیسے پراٹھے اترتے جائیں باہر دے کر آتی جاؤ سارے ابھی کھانے والے رہتے ہیں۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

ماریہ بیگم کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ہر کسی کے ہاتھ تیز تیز چلنے لگے تھے۔ پراٹھے پر پراٹھا باہر بھیجا جارہا تھا۔ منہا کو پیڑے بنانے کی زمہ داری دی گئی تھی۔ سترہ پراٹھے بنانا کوئی بچوں کا کھیل تھوڑی تھا۔ سارے لڑکوں کے دو دو پراٹھے جبکہ خواتین کا ایک ایک۔۔۔۔

"جا مصحف ! باہر دیکھ مولوی کتنا ٹائم رہ جانے کا کہہ رہا ہے۔"

دادی نے پراٹھا کھاتے مصحف کو باہر لان میں دوڑایا تھا۔ وہ بیچارہ اپنا آدھا پراٹھا چھوڑ کر باہر بھاگا اور پھر الٹے پاؤں سن کر اندر آگیا۔ دادی نے اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر ہی وقت پوچھا تو وہ دانت نکال کر کہنے لگا۔

"دادی مولوی صاحب کہہ رہے ہیں اللہ والیوں کھانا پینا تیز کر دیو روزہ بند ہون چے پندرہ منٹ رہ گئے نے۔"

مصحف بڑے ہی مزاحیہ انداز میں بتا رہا تھا۔ اس کی آواز اتنی اونچی تو تھی ہی باورچی خانے سے باہر آتی منہا کو ہنسا گئی۔

"جلدی آجاؤ کڑیوں بند ہونے والا روزہ صرف پندرہ منٹ رہ گئے ہیں۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

مرد اپنی سحری کر کے لاونج میں اپنے اپنے قرآن پاک لے کر بیٹھ گئے تھے۔ آج سے کرمانی ہاؤس میں مقابلہ شروع ہونا تھا۔ کون رمضان میں سب سے پہلے قرآن ختم کرتا ہے۔ کریلے قیمے کے لذیذ سالن سحری کی گئی تھی۔ منہا تو بس یہی سوچ رہی تھی کہ آج کڑوے کریلے نے کریلے ہی کھا لیے ہیں سارا دن اللہ ہی خیر کرے۔

وہ سر جھٹک کر جلدی جلدی سحری کرنے لگی۔ ایک پورا پراٹھہ کھانا اس کے لیے بے حد مشکل تھا مگر دادی کی مسلسل گھوریوں کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے زبردستی کھا رہی تھی۔

سحری کے بعد اس نے قرآن پاک پڑھا اور اپنے کمرے میں جانے ہی والی تھی جب دادی نے اس کو آواز لگائی۔

"اے تو کدھر جا رہی ہے یہاں بیٹھ سارے آیت کریمہ کی تسبحاں کرو۔"

دادی نے لاونج میں بیٹھی ہوئی مائدیہ، لاریب اور لائقہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھے محاد اور شافع کی بھی گویا کسی نے روح قبض کر لی ہو البتہ ابصار انکاؤنٹر والی تسبیح لیے لان میں چکر لگا رہا تھا۔ وہ لاونج سے لان کی طرف کھلتی بڑی سی کھڑکی میں سے اسے چکر لگاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"جی دادی ! میں بس آ رہی ہوں ایک منٹ میں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ دادی کو ایک منٹ کا کہہ کر خود لان میں ابصار کے پیچھے نکلی تھی۔ وہ آہستگی سے چلتی ہوئی اس کے پیچھے جا کھڑی ہوئی۔ وہ اس لمحے سفید نائیکی کی ٹی شرٹ کو سیاہ ٹراوزر کے ساتھ پہنے ہوئے تھا۔ سیاہ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔ اس نے بھنویں اچکا کر منہا سے اس کی اُڑی ہوئی حالت کی وجہ پوچھی تھی۔

"ایک بات بتائیں۔"

اس نے کمر پر ہاتھ ٹکا کر پوچھا تو ابصار نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔ اتنی تو وہ کبھی بھی اس سے فری نہیں ہوئی تھی جتنا آج ہو رہی تھی۔

"ہاں پوچھو۔"

باہر اب سورج نکلنے کو بیتاب ہو رہا تھا۔

"آپ میرے ڈیئر ہزبنڈ ہیں نا؟"

وہ بڑی ہی مان سے اس سے سوال کر رہی تھی۔ ابصار کی آنکھیں پوری کی پوری کھلی تھیں۔ کیا بولی جا رہی تھی وہ۔۔۔ ابصار کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

"تمہاری طبعیت تو ٹھیک ہے نا روزہ ابھی شروع ہی ہوا ہے اور تم بہکی بہکی باتیں ابھی سے کرنے لگی ہو۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ اس کی عقل پر افسوس کرتے ہوئے بولا تو منہا نے دانت پیس کر اس کڑوے کریلے کی جانب دیکھا جو کریلے کھا کر ضرورت سے زیادہ ہی کڑواہٹ دکھا رہا تھا۔

"بھئی خدا کا واسطہ ہے آپ کو دادی کو سمجھائیں کہ بندہ روزہ رکھ کر کیا کرے۔ پلیز سونے دیں مجھے شدید نیند آرہی ہے۔ اور صرف مجھے ہی نہیں وہاں بیٹھی ہوئی تمام عوام کو شدید نیند آرہی ہے۔"

وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے گویا ہوئی تو ابصار نے تنقیدی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ تم اپنا مقدمہ لڑ رہی ہو یا اپنے باقی سارے سپاہیوں کا؟"

وہ اب کی بار سینے پر ہاتھ باندھے گویا ہوا تو منہا نے آنکھیں گھمائیں۔

"بس کبھی آپ کی ذات سے میرا بھلا نہیں ہو سکتا پتا نہیں کہاں پھنسا دیا مجھے۔"

آخر کی لائن وہ منہ میں بڑبڑائی تھی۔ وہ الٹے قدموں واپس ہوئی تو ابصار بھی اس کے پیچھے ہی اندر آ گیا۔

"چلو اٹھو جاؤ تم سارے سو جاؤ جا کر اپنے اپنے کمروں میں مجھے دادی سے کچھ بات کرنی ہے۔"

وہ سارے حیرت سے منہا کے پیچھے آنے والے ابصار کو دیکھ رہے تھے جو کام کوئی بھی نہیں کر سکا وہ منہا نے آکر ایک ہی مہینے میں کر دیا۔

"ارے یہ کیا کہہ رہا ہے تو ابھی تو میں نے سوا لاکھ دفعہ آیتِ کریمہ پڑھانی تھی ان سے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

دادی نے ابصار کو گھورتے ہوئے کہا تو ابصار نے مسکرا کر ان کی جانب دیکھا۔

"دادی ! سوالا کھ دفعہ آیت کریمہ یہ روزانہ ظہر کے بعد آپ کے کمرے میں بیٹھ کر پڑھیں گی مگر چونکہ روزہ ہوتا ہے اور روزے بھی گرمی کے تو بہتر ہے سب آرام کر لیں۔ آپ بھی آرام کریں آپ کی صحت مسلسل جاگنے کی وجہ سے خراب ہو جائے گی۔ آئیں میں آپ کو آپ کے کمرے میں چھوڑ آؤں۔"

ان سب کو ان کے کمروں میں بھیج کر اس نے سہارا دے کر دادی کو اٹھایا اور ان کے کمرے کی جانب چل دیا۔ اس کے انداز میں حد درجہ نرمی تھی۔ اس نے دادی کو ان کے بستر پر لیٹایا ساتھ ہی مصحف سو رہا تھا۔

"یہ تیری بیوی نے تجھے سکھا کر بھیجا ہے نا؟ ہمارے گھر میں وہی نیند کی سب سے پکی ہے۔"

دادی کے سوال پر اسے بے ساختہ ہنسی آئی تھی۔ وہ دادی کے پیروں کے قریب بیٹھ گیا۔

"نہیں دادی ! بات منہا کی نیند کی نہیں ہے۔ بات باقی سب کی بھی تھی۔ اب آپ خود دیکھیں آپ زبردستی سب کو اپنے قریب بٹھا کر عبادت کرنے کا کہتی ہیں۔ وہ عبادت کر بھی رہے ہوتے ہیں مگر کیا وہ عبادت دل سے کر رہے ہوتے ہیں؟ ایسی عبادت کا کیا فائدہ جس میں انسان کی رضا ہی نہ شامل ہو۔ اس کی زبان تو کلامِ پاک پڑھ رہی ہو مگر اس کا دل اس کلام میں نہ ہو۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس کی باتیں دادی کے دل کو لگی تھیں۔ آج سے پہلے اسے کبھی یہ خیال نہیں آیا تھا کہ اس موضوع پر دادی کو سمجھائے یا ان سے بات کرے۔ منہا نے آج اس کی توجہ نادانستہ ہی سہی مگر دلوا دی تھی۔

امی، ابو، چچی، چچا تو اپنے اپنے کمروں میں سحری کر کے آرام کرنے چلے جاتے مگر ساری نوجوان پارٹی دادی کے ہاتھ چڑھ جاتی۔ قصور دادی کا بھی نہیں تھا۔ دادی چاہتی تھیں کہ وہ اپنے گھر کے بچوں کی بہتر تربیت کر سکیں۔

"جا میرے بیٹے ! تو بھی آرام کر اب۔"

دادی نے اس کی بات کے جواب میں کچھ بھی نہیں کہا تھا۔ صرف اسے آرام کرنے اس کے کمرے میں بھیج دیا۔ وہ بھی گہری سانس بھرتا ہوا اپنے کمرے میں آ گیا۔ دروازہ کھولا تو نیم اندھیرے نے اس کا استقبال کیا۔ اس نے گہری سانس بھر کر نفی میں سر ہلایا اور اپنی جگہ پر جا کر لیٹ گیا۔ ابھی اسے لیٹے کچھ دیر ہی گزری تھی جب منہا کی آواز اسے اپنے کانوں میں سنائی دی تھی۔

"تھینک یو۔"

وہ رخ اس کی جانب موڑے اس کا بازو تھامے کہہ رہی تھی۔ ابصار نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔ جس کی بھوری آنکھیں اندھیرے میں بھی چمک رہی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"تم سوئی نہیں تھی اب تک؟"

وہ سیدھا لیٹے ہوئے چھت کو گھورتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"کوشش کی تھی مگر دل نے کہا آپ کا شکریہ ادا کیے بغیر نہیں سونا اس لیے نیند آنے کے باوجود نہیں سو سکی۔"

وہ انتہائی مدہم آواز میں کہہ رہی تھی۔اندھیرے میں ابصار کے لبوں پر مسکراہٹ چمکی تھیں جو اگر منہا دیکھ لیتی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھنے کی جو خواہش وہ ایک مہینے سے اپنے دل میں لیے بیٹھی تھی وہ پوری ہو جاتی۔

"اب کر دیا نا شکریہ ادا اب سو جاؤ۔"

مسکراہٹ قابو میں کر کے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا تو منہا فوری اس سے فاصلے پر ہو گئی۔

"آ گیا ہلاکو خان اپنی اصلیت پر۔لوگ کہاں زیادہ دیر تک ایکٹنگ کر سکتے ہیں۔کڑوا کریلا۔"

وہ منہ میں اسے مختلف القابات سے نوازتی سونے کی کوشش کرنے لگی جبکہ ابصار نے بھی رخ موڑ کر آنکھیں موند لیں۔کب اس کے دل میں بھی ایک محبت کرنے والے شوہر کا دل پیدا ہو گا۔بیچاری منہا کو تو لگتا تھا وہ اس دن کا انتظار کرتے کرتے ہی دنیا سے کوچ کر جائے گی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

****

بھارہ کوہ پر کیا ہی حسین صبح اتری تھی۔ پہلے روزے کے آتے ہی موسم بھی خاصا خوشگوار ہو گیا تھا۔ آج صبح سے ہی ہلکی ہلکی بوندا باندھی ہو رہی تھی۔ بارش کے قطرے جب پہاڑوں کی چوٹیوں پر گرتے تو منظر اس قدر حسین ہوتا کہ دیکھنے والا قدرت کی رعنائیوں میں کھو سا جاتا۔ بے ساختہ لب حرکت کرتے اور سبحان اللہ ادا ہو جاتا۔ بھارہ کوہ سے اسلام آباد کا راستہ بس بیس سے پچیس منٹ کا تھا۔ قائداعظم یونیورسٹی میں اس لمحے رش لگا ہوا تھا۔ کیفے ٹیریا بیچارہ تو آج روزہ ہونے کی وجہ سے خالی پڑا ہوا تھا مگر کچھ بے شرم اور بے روزگار طلبا ابھی بھی کیفے ٹیریا میں بیٹھ کر روزہ داروں کے سامنے کھانا ٹھوس رہے تھے۔

وہ دونوں حسین موسم ہونے کی وجہ سے آج یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ محاد کا موڈ آج ضرورت سے زیادہ ہی خوشگوار تھا۔

"کیا ہوا ہے آج تو تمہاری پاچھیں ہی اندر نہیں جا رہیں۔"

آئرہ نے نوٹس بیگ میں ڈالتے ہوئے کہا تو محاد مسکرا دیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"پتا بات ہی ایسی ہے کیا گریٹ ہیں تمہاری بہن اور ہماری بھابھی قسم سے جو کام ہم اتنے سالوں میں نہیں کر پائے وہ انہوں نے ایک ہی جست میں کر لیا ہے۔ میں نے تو انہیں اپنا پکا مرشد بنا لیا ہے۔ آج سے میں ان کی مریدی میں ہوں۔"

وہ دونوں ہتھیلیاں گھاس پر رکھ کر آرام دہ انداز میں بیٹھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ سبز ٹی شرٹ کو نیلی جینز پر پہنے اس نے اپنے سفید جوگرز میں قید پاؤں سامنے پھیلا رکھے تھے۔

"اچھا ایسا بھی کیا مار کہ سرزد کیا ہے منہا صاحبہ نے۔"

اسے واقعی ہی تجسس ہوا تھا کہ نجانے منہا نے کونسا اہم کام انجام دیا ہے۔

"آج صبح ہم سب سحری کے بعد آرام سے سوئے تھے اور یہ سب صرف منہا بھابھی کی وجہ سے ہوا ہے۔ پتا نہیں انہوں نے بھیا سے کیا کہا کہ بھیا نے آ کر دادی کو سمجھایا اور مزے کی بات پھر دادی کچھ بولیں بھی نہیں۔"

وہ تفخر سے کالر کھڑا کرتے ہوئے بولا تو آئرہ تالی بجا کر ہنس دی۔

READERS CHOICE

"یعنی کہ منہا شہریار نے کرمانی ہاؤس میں تباہیاں مچانی شروع کر دی ہیں۔"

وہ جوش و خروش سے بولی تو محاد نے گھور کر اس کی جانب دیکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"شرم کرلو کیا پتا مستقبل بعید میں کرمانی ہاؤس تمہارا ابھی سسرال بن جائے۔"

وہ معنی خیزی سے بولا تھا۔ ایک لمحے کے اندر اندر چہرے پر لاتعداد جگنو چمکے تھے۔ آئرہ نے اس کے چہرے پر چمکتی روشنی سے بے ساختہ نگاہیں چرائی تھیں۔ وہ فی الحال ایسا کوئی بھی خیال اپنے ذہن میں لاکر اپنا فیوچر خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اسے ابھی مزید آگے جاب کرنی تھی۔ شادی تو ابھی اس کے منصوبے میں کہیں پر بھی نہیں تھی۔

"فضول مت بولا چلو کلاس میں چلیں۔"

وہ اپنا بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے کھڑی ہوئی تو محاد نے مایوسی سے جاتی ہوئی آئرہ کی پشت دیکھی۔

"پتا نہیں یہ لڑکی مجھے کب سنجیدہ لے گی۔"

وہ کہتے ہوئے اس کے پیچھے لپکا تھا۔ زندگی اتنی بھی آسان نہیں تھی جتنی اسے لگتی تھی۔

****

وہ عصر کی نماز پڑھ کر باورچی خانے میں آگئی۔ باورچی خانے میں رکھے ہوئے ڈائینگ ٹیبل پر مائدیہ اور لاریب بیٹھ کر پالک اور بینگن کاٹ رہی تھیں جبکہ قریب ہی چولہے پر ماریہ بیگم نے آلو شملہ مرچ کا سالن چڑھایا ہوا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"لاؤ تم لوگوں کی مدد کروا دوں۔"

وہ چھری لے کر قریب ہی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"مائدیہ ! تمہارا تو آج آخری پیپر تھا نا کیسا ہوا پیپر تم نے بتایا ہی نہیں واپس آکر۔"

وہ لاریب کی طرف دیکھ کر بالکل ویسے ہی انداز میں بینگن کاٹ رہی تھی۔ جبکہ مائدیہ کے آگے پالک والی ٹرے رکھی ہوئی تھی۔

"بھابھی ! پیپر تو اچھا ہو گیا بس سر تھوڑا دکھ رہا تھا تو میں آکر سو گئی تھی۔"

وہ سستی سے پالک کاٹتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"امی ! آج ہم کیا بنا رہے ہیں افطاری میں ؟"

اس نے کٹنگ بورڈ پر مسلسل چھری چلاتے ہوئے چولہے کے قریب کھڑی ماریہ بیگم سے پوچھا تو وہ ہرا دھنیا اور مرچیں لے کر اس کے قریب ہی کرسی پر آبیٹھیں۔

"فروٹ چاٹ بینگن اور پالک کے پکوڑے ساتھ میں سالن ہو گا آلو اور شملہ مرچ کا روٹیاں بنا لیں گے جس نے کھانی ہو گی کھا لے گا۔ ویسے زیادہ افطاری کے بعد روٹی کوئی نہیں کھاتا ہے۔ صرف ابصار کے ابو اور ولی بھائی کو ہی ہوتا ہے زیادہ۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

ماریہ بیگم ہر سال پیش آنے والے حالات سے اسے آگاہ کر رہی تھیں۔وہ خاموشی سے سنتے ہوئے اپنے بینگن کاٹ رہی تھی۔

"مائدیہ ! تمہیں کیا روزہ لگ رہا ہے جو اتنا بُرا سا منہ بنایا ہوا ہے؟"

اس نے مائدیہ کو چھیڑتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلا گئی۔وہ بینگن چھیل کر باہر آئی تھی۔لاونج میں رکھا ہوا اس کا فون چیخ رہا تھا۔اس نے فون اٹھا کر کان سے لگایا تو فون کے دوسری جانب زرین بیگم کو پا کر وہ قدرے پُر سکون ہو گئی۔

"کیسی ہو تم؟"

وہ معمول کے مطابق اس کا حال چال دریافت کر رہی تھیں۔

"ٹھیک ہوں ماما ! آپ بتائیں کیسی ہیں؟"

وہ فون لے کر اوپر اپنے کمرے میں ہی آگئی۔

"میری بات دھیان سے سنو منہا ! رمضان ہے۔کوشش کرو کہ اپنی ساس اور نندوں کی کام میں مدد کروایا کرو۔میں مانتی ہوں کہ تمہیں کوئی کام نہیں کرنا آتا مگر انسان ہمیشہ کام کرنے سے سیکھتا ہے۔یہ شادی سے پہلے ہی ہوتا ہے کہ چلو کام نہیں آتا تو خیر ہے۔جب لڑکی کی شادی ہو جاتی ہے تو اسے سسرال

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

میں اپنے ماں باپ کی تربیت دکھانی ہوتی ہے۔ سسرال والے کتنے ہی اچھے کیوں نا ہوں وہ بہو کے اطوار میں اس کے میکے کی جھلک ڈھونڈتے ہیں۔ میری بات سمجھ رہی ہو نا تم؟"

انہوں نے بھی آج پکا ارادہ کیا ہوا تھا کہ منہا کو سمجھا کر ہی دم لیں گی۔ وہ جانتی تھیں کہ ان کی بیٹی کبھی بھی بدلحاظ اور منہ پھٹ نہیں تھی۔ وہ ہمیشہ سے اپنے والدین کی فرمانبردار اور انتہائی حساس لڑکی تھی۔ احد کرمانی اور شہریار بیگ دونوں کاروباری دوست تھے۔ چونکہ بھارہ کہو میں یہ دو ہی لیدر کی فیکٹریاں تھیں اس لیے ان کا کام بھی مل جل کر چلتا تھا۔ دونوں کا ایک دوسرے کے گھروں میں اچھا آنا جانا تھا۔ شادی سے پہلے منہا دو بار اپنی فیملی کے ساتھ کرمانی ہاؤس آچکی تھی۔ گھر میں جب ابصار کی شادی کی بات چلی تو لڑکی ڈھونڈنے کا ذکر شروع ہو گیا۔ ایسے میں احد کرمانی کو شہریار بیگ کی بڑی بیٹی منہا بہت پسند آئی تھی۔ وہ سلجھی ہوئی بچی انہیں شروع سے ہی بڑی اچھی لگتی تھی۔ وہ انتہائی کم گو تھی مگر اس کے باوجود وہ انتہائی زندہ دل تھی۔ جبکہ دوسری جانب ابصار کرمانی انتہائی میچور اور سنجیدہ طبعیت کا مالک تھا۔ جب آئرہ نے منہا کو ابصار کے رشتے کی بابت بتایا تو اس نے سب سے پہلے اسی تحافظ کا اظہار کیا۔

اس کے خیال میں اسے اپنے ساتھی کے ساتھ زندگی گزارنی نہیں تھی بلکہ زندگی کے ہر لمحے کو کھل کر جینا تھا جبکہ ابصار کے ساتھ اسے یہ چیز کسی طور بھی ممکن نہیں لگ رہی تھی مگر پھر بھی جب اس کے بابا

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

نے اس سے مان بھری نظروں میں پوچھا تو نجانے کیوں وہ انکار نہیں کر پائی۔ ارینج میرج کرنے کا تو اس نے بہت پہلے سے سوچ رکھا تھا کہ شادی وہیں کرے گی جہاں اس کے ماں باپ چاہیں گے۔ شاید اس کی قسمت میں ابصار کرمانی ہی لکھا ہوا تھا مگر وہ اس سنجیدہ طبعیت انسان کو اپنے لیے بدل تو سکتی تھی نا۔ اور اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ شادی کے بعد ابصار کرمانی کو بدل لے گی۔ بالکل اسے منہا کے رنگ میں رنگ لے گی مگر اب تک تو اسے اپنے سارے خیالات فیل ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ کیونکہ وہ انسان ضرورت سے زیادہ ہی ٹیڑھا تھا۔ شادی ہونے سے بھی اس نے اپنی شخصیت میں زیادہ تبدیلی لانے کو ترجیح نہیں دی تھی۔ وہی نو سے پانچ دفتر ساڑھے پانچ جم سات بجے واپس آکر رات کا کھانا اور پھر لان میں کچھ دیر کی چہل قدمی کے ساتھ ایک کپ گرما گرم کافی۔۔۔ نو بجے بستر پر لیپ ٹاپ لے کر اور پھر رات گئے تک دفتر کا کام۔ اسے نہیں پرواہ تھی کہ اس کی نئ نئ شادی ہوئی ہے۔ اس کی بیوی کے نئ زندگی کو لے کر کچھ خواب ہونگے۔ اس کا بھی دل کرتا ہو گا وہ اپنے شوہر کے ساتھ کہیں گھومنے جائے۔ وہ شخص صرف اپنے خوابوں کے پیچھے بھاگتا تھا اسے اپنے ساتھی کے خوابوں میں کوئی دلچسپی ہی نہیں تھی اور اسی بات پر تو منہا کو غصہ آتا تھا کہ ان دونوں کی زندگی کیا تھی۔ عجیب سی خاموش سی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"جی ماما ! میں سمجھ رہی ہوں اور میں امی سے سیکھنے کی کوشش بھی کر رہی ہوں۔ انشاءاللہ جلدی سیکھ جاؤں گی۔"

وہ تو کہیں فلیش بیک میں چلی گئی تھی۔ آنکھوں میں نجانے کیوں نمی سی چمکی تھی جسے وہ خود بھی انجان تھی کہ یہ نمی اس کی آنکھوں کا حصہ آخر کو کیوں بنی ہے۔

"جیتی رہو میری بیٹی ! جاؤ شاباش جا کر کام کرو اپنا۔"

انہیں دوسری جانب سے اس سے بات کر کے کافی سے زیادہ تسلی ہوئی تھی۔ وہ ایسی ہی تھی گو کہ اسے کام نہیں آتا تھا مگر یہ بات نہیں تھی کہ وہ کام کرنا نہیں چاہتی تھی یا اس میں سیکھنے کی لگن نہیں تھی۔ وہ جو بھی کام کرتی تھی وہ درست کرتی تھی۔

"کیا بات ہے بھابھی؟"

پیچھے سے آکر لائقہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونک کر اس کی جانب متوجہ ہو گئی۔

"کچھ نہیں چلو آؤ پکوڑے فرائی کرنے چلیں۔"

وہ چہرے پر مسکراہٹ لا کر اس کے ساتھ باورچی خانے میں آگئی جہاں لاریب اور مائدہ یہ بیسن گھول چکی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"لاؤ میں فرائی کرتی ہوں۔امی ! چچی جان ! آپ لوگ باہر چل کر آرام سے بیٹھیں اب باقی کا کام ہم سنبھال لیں گے۔"

اس نے ان دونوں کو باورچی خانے سے باہر نکل جانے کو کہا تھا۔

"مگر بیٹا ! تم لوگ کوئی کام بگاڑ ہی مت دینا سنوارنے کی بجائے۔"

ماریہ بیگم کو تو ہر وقت یہی فکر لگی رہتی تھی۔

"اوہو امی ! اب اتنے بھی بچے نہیں ہیں ہم جو کام بگاڑ دیں گے آپ فکر نہ کریں ہم دھیان سے کریں گے۔"

مائدیہ نے انہیں تسلی دے کر باورچی خانے سے باہر نکالا تھا۔ساڑھے پانچ بج چکے تھے لیکن ابھی تک ابصار اور ابو وغیرہ نہیں آئے تھے۔

"لاریب ! ذرا میرا فون تو دکھانا میں ان کو فون کر کے پوچھوں تو سہی کہ ابھی تک گھر کیوں نہیں آئے سب خیر تو ہے نا۔"

وہ مصروف انداز میں کہہ رہی تھی۔

"بھابھی ! ان کو کن کو؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اوران کرداروں کو لکھ رہے ہیں توریڈرزچوائس آپ کو ایک ایساپلیٹ فارم مہیا کررہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کرسکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کالوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرزچوائس کاحصہ بنئے اوراپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول،ناولٹ، افسانہ،کالم،مضامین، کوکنگ ریسپی)اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز(ویب سائٹس)،سوشل میڈیا گروپس،اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

لاریب نے مسکراہٹ دبا کر کہا تو منہا نے اسے گھور کر دیکھا۔

"تمہارے بھیا کو اور کس کو اب جلدی ملا کر دو نمبر۔"

اس نے حکم جاری کرتے ہوئے امی کی ہدایت کے مطابق پکوڑا آہستہ سے کڑاہی میں ڈالا تھا۔ آنچ وہ پہلے ہی دھیمی کر چکی تھی۔

"او بھابھی ! مائی سوئیٹ ہبی کتنا جھوٹ لگا یا ہو ویسے آپ نے کہاں کے سوئیٹ ہیں آپ کے ہبی؟"

بیچاری لاریب کو تو ابصار کی یہ سوئیٹنس ہضم ہی نہیں ہو رہی تھی۔

"دفع کرو ان کی سوئیٹنس کو دنیاداری بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ کبھی کبھی دل کر تا بندہ جھوٹ بول کر دل کو ہی خوش کر لے۔"

اس نے اپنے جلتے دل کے پھپھولے پھوڑے اور توجہ پکوڑوں والی کڑاہی کی جانب کر لی۔

"ویسے بھابھی ! مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں وجدان بھی ابصار بھیا کی طرح سنجیدہ اور کم گو نہ ہوں۔"

لاریب کی بات سن کر اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے گرم گرم کڑاہی کا سارا تیل اس پر انڈیل دیا ہو۔ اس کے لیے یہ لمحہِ فکر یہ تھا کہ اس کی شادی شدہ زندگی میں چلتے مثائل اب اس کے ارد گرد لوگوں کو بھی دکھائی دینے لگے تھے۔ زیادہ عرصہ تو نہیں ہوا تھا۔ ایک مہینے میں تو دلہن کے ہاتھوں کی مہندی بھی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

ٹھیک سے نہیں اتری ہوتی اور یہاں اس کے ازدواجی تعلقات لوگوں کی زبان پر آ گئے تھے۔اس نے گلا کھنکار کر اپنا حلق تر کیا اور چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے لاریب کی جانب متوجہ ہوئی۔

"دیکھو سنجیدہ اور کم گو ہونا کبھی بھی بُری بات نہیں ہے اور نہ ہی یہ ایسا فیکٹر ہے جو ہم قبول نہ کر پائیں۔ لیکن سنجیدگی اور کم گو طبعیت میں بھی جو ایک پیار اور فکر کا انداز ہوتا ہے ناوہ سب سے زیادہ خوبصورت ہوتا ہے۔میں جو یہ ہر وقت انہیں سڑو سڑو کہتی رہتی ہوں یہ تو میں ایویں ہی شغل لگانے کے لیے کہتی ہوں لیکن اصل میں ان کی اس سنجیدگی کے پیچھے میرا کتنا خیال چھپا ہوا ہے یہ تم سب بھی جانتے ہو۔ابھی صبح ہی دیکھ لو میں نے ان سے صرف ایک بار کہا تھا اور انہوں نے میرے ساتھ ساتھ تم سب کے لیے بھی دادی جان سے بات کی۔اس لیے اپنے بھیا کے بارے میں کوئی بھی نیگٹیو خیال سوچنے کی ضرورت نہیں ہے. اور رہی بات تمہارے مینگیتر وجدان کی تو ہر انسان فطرت کے اعتبار سے الگ ہوتا ہے۔بس تم ہر نماز میں اپنے اچھے نصیب کی دعا مانگا کرو۔"

اسے خود بھی سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کسی دوسرے کے سامنے ابصار کرمانی کو کیوں ڈیفینڈ کر رہی ہے۔ مگر ہاں اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا کہ ابصار کے کوئی بھی منفی پہلو اس کے گھر والوں میں سے کسی کے بھی سامنے آئیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"اب تم ان پلیٹوں پر جلدی سے رومال ڈال دو ورنہ پکوڑے ٹھنڈے ہو جائیں گے۔مائدیہ اور لائقہ ڈائینگ ٹیبل پر برتن لگادو۔بس تھوڑاساوقت رہ گیاہے۔"

وہ کڑاہی کا چولہابند کرتے ہوئے شربت بنانے لگی تھی۔پرپل پرنٹڈ کُرتے پجامے میں بالوں کو جُوڑے میں قید کیے وہ تیزی سے ہاتھ چلارہی تھی۔وہ اس لمحے سادہ سے حولیے میں بالکل گھریلولگ رہی تھی۔عورت خواہ کسی بھی خاندانی شجرہ نصب سے کیوں نا تعلق رکھتی ہو۔جب شادی کر کے سسرال آجاتی ہے تو اسی خاندان کا حصہ بن جاتی ہے جو اس کے لیے اس کے گھر والوں اور اللہ نے پسند کیاہوتا ہے۔ماڈرن سے ماڈرن لڑکیاں بھی باورچی خانے میں اپنے پیاروں کے لیے پکاتی ہوئی انتہائی خوبصورت لگتی ہیں۔

****

افطاری کے بعد کے برتن دھونے کی زمہ داری مائدیہ اور لائقہ پر تھی۔لاریب اور منہاافطاری سے پہلے آج سے افطاری بنائیں گی اور مائدیہ اور لائقہ بعد میں برتن دھوئیں گی۔ معمول کی ہانڈی ماریہ بیگم اور روٹی یاچاول علیزے بیگم کی زمہ داری تھی۔اس طرح سارے وقت کے کام بانٹ لیے گئے تاکہ زیادہ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

کام اور تھکاوٹ ہونے کی کسی کو بھی شکایت نہ ہو۔افطاری کے بعد چائے کا بڑا پتیلہ چولہے پر چڑھا تھا سارے نشئی تو جیسے اسی گھر میں آ گئے تھے۔

"محاد ! جاؤ یہ چائے ذرا اپنے بھیا کو پکڑا آؤ۔وہ اوپر اپنے دفتر کا کوئی کام کر رہے ہیں۔"

محاد منہا سے چائے کا مگ لے کر ابصار کے کمرے میں آیا تو وہ بستر پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر تیزی سے انگلیاں چلاتا ہوا دکھائی دیا۔

"بھیا ! یہ آپ کی چائے۔"

اس نے دروازے پر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو ابصار نے سر کے اشارے سے اسے اندر بلا لیا۔

"رکھ دو یہاں۔۔یہ بھیجی کس نے ہے؟"

اس نے تو ایسے ہی سرسری انداز میں پوچھا تھا مگر محاد کو تو جیسے شرارت سوجھی تھی۔وہ احتیاط سے چائے کا مگ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر چھلانگ لگا کر اس کے سامنے بستر پر آ بیٹھا۔

"گیس کریں کس نے بھیجی ہو گی۔"

وہ گالوں پر ہاتھ رکھے گویا ہوا تو ابصار نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا۔

"جس نے بھی بھیجی ہے بڑا ہی اچھا کیا مجھے تو بس چائے چاہیے تھی۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے ٹانگیں سیدھی کر کے آرام دہ انداز میں بیٹھا تھا۔

"محاد ! بھابھی بلا رہی تمہیں لاونج میں۔"

شافع نے دروازے سے جھانکتے ہوئے کہا تو محاد نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش کروایا۔

"چپ کر تو تو اتنی مشکل سے بھیا آج ہاتھ آئیں ہیں ذرا باز پرس کرنے دے مجھے۔"

محاد کا انداز ہی ایسا تھا کہ شافع بھی باہر جانے کی بجائے اندر آ کر اس کے برابر میں بیٹھ گیا۔

"کیا ہے تم دونوں کو کیوں میرے سر پر سوار ہو گئے ہو۔ جاؤ تم لوگوں کی بھابھی بُلا رہی ہیں تمہیں۔"

وہ ان سے جان چھڑوانا چاہتا تھا مگر وہ تو آج اس کی جان چھوڑنے کے موڈ میں ہر گز نہیں لگ رہے تھے۔

"کتنا ٹائم ہوا آپ کی شادی کو؟"

وہ کسی تھانیدار کی طرح اس سے سوال جواب کر رہے تھے۔ ابصار نے حیرت سے بھنویں اچکائیں تو وہ دونوں ایک ساتھ چیخ کر بولے گویا آج اسے چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھے۔

"ایک مہینہ ہوا ہے۔"

وہ ان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے بڑے ہی نارمل انداز میں بولا تھا۔

"اس ایک مہینے میں آپ نے اپنی زندگی میں کیا تبدیلی محسوس کی؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

سوال کرنے والا شافع تھا جو اس لمحے بالکل کوئی بڑا ابا ہی لگ رہا تھا۔

"شادی ہوئی تھی اللہ معافی میں مارس میں داخل نہیں ہوا تھا جو تبدیلی آنی تھی۔ عجیب پاگل ہو تم دونوں جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔"

اب کی بار وہ خاصی برہمی سے گویا ہوا تھا۔

"بھیا جو چیزیں آپ کو نظر نہیں آرہیں نا وہ گھر کے باقی افراد بڑے ہی اچھے سے نوٹ کر رہے ہیں۔ کیا یہ اب آپ بیٹھ کر سوچیں۔"

محاد کہتے ہوئے اس کے بستر سے نیچے اترا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے مگر اس کے پلے تو سمجھو کچھ پڑا ہی نہیں۔ اس کا ذہن تو مسلسل اپنے دفتر کے پراجیکٹ پر ہی اٹکا ہوا تھا۔

"ڈفر۔۔۔"

وہ کہتے ہوئے پھر سے لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔ جو لوگ زندگی میں توازن نہیں رکھ پاتے وہ زندگی کی حقیقت کو کبھی سمجھ نہیں پاتے۔

****

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

افطاری سے فارغ ہو کر وہ سب ٹی وی لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے۔چائے پی کر دادی تو اپنے کمرے میں چلی گئیں جبکہ احد اور ولی صاحب باہر چہل قدمی کے لیے نکل گئے۔ماریہ اور علیزے بیگم دادی کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں۔

"سنو سنو۔۔۔"

مصحف بھاگتا ہوا دادی کے کمرے سے آیا تھا۔سانس پھولا ہوا تھا اور حالت نا قابلِ بیان تھی۔پھولے ہوئے گال بھاگنے سے حد سے زیادہ سرخ ہو رہے تھے۔بھرا وجود بھاگنے سے تھر تھرا رہا تھا۔

"آہستہ پیڑے آہستہ کہیں دھرتی مت ہلا دینا۔یہ نہ ہو تمہارے پیروں کے بوجھ سے یہ سفید ماربل کا شرف پھٹے اور تم اس فرش میں ہی اپنی خبر سمیت سما جاؤ۔اب پھوٹو جلدی کیا آفت آن پڑی۔"

شافع نے مصحف کے بھاری بھرکم وجود پر چوٹ کرتے ہوئے کہا تو لائقہ نے اپنی ناک سے چشمہ ذرا اوپر کو کر کے اسے گھورا۔

"یہ آپ کو کس نے حق دیا ہے کہ آپ ناحق میرے بھائی کی اتنی بے عزتی کریں۔"

چشمے کے پیچھے سے جھانکی موٹی موٹی آنکھوں میں غصہ بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"کیوں چشماٹو تم کیا یہ اپنالڈو پیڑ ابھائی کیا پیچھے سے جہیز میں لائی تھی جو ان حضرت کی شان میں ہم کوئی گستاخی نہیں کرسکتے۔"

شافع کی توپوں کا رخ اب لائقہ کی جانب تھا جو مسلسل کھاجانے والی نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔

"گھورو کم ویسے ہی تمہارا منہ اتنا بڑا ہے کہ ایک سالم آدمی آرام سے نگل سکتی ہو۔"

وہ کہاں باز آنے والا تھا بولے پر بولے جارہا تھا۔

"آپ ٹھہریں آپ کی شکایت تو میں بڑے بھیاسے کرتی ہوں۔"

اس نے سیڑھیوں سے ابصار کو اترتے دیکھا تو فوری چہک کر بولی۔

"لو جی۔۔بڑے بھیا کونسا آرمی میں انسپکیٹر ہیں جو تم انہیں میری شکایت لگاؤ گی۔"

وہ اپنے دھیان غلط بول گیا تھا۔اس کی بات پر ابصار سمیت سب ہنسے تھے۔

"یہ آرمی میں کونسے انسپیکٹر ہوتے ہیں بتانا ذرا مجھے۔۔۔اس کا مطلب ہے تو آرمی میں انسپیکٹر بھرتی ہونے کا ہی سوچتا ہے تب ہی تیری ترقی نہیں ہو رہی جی بی ٹو پوائنٹ نائن سے آگے ہی نہیں بڑھتا۔دو سال ہونے کو آئے ہیں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

ابصار نے اس کی گدی میں ایک جڑتے ہوئے کہا اور صوفے پر منہا کے برابر میں بیٹھ گیا۔ چونکہ منہا کے دوسری جانب مائدیہ بیٹھی ہوئی تھی اس لیے صوفے پر زیادہ جگہ نہیں تھی۔

اس کے منہا کے ساتھ بیٹھتے ہی ان سب کی باچھیں کھلی تھیں۔ ایک دوسرے کی جانب معنی خیزی سے بولتے وہ نجانے کیا گفتگو کر رہے تھے۔

"سانپ کیوں سونگھ گیا ہے تم سب کو کرو باتیں جیسے پہلے کر رہے تھے۔"

اس نے ان سب کو خاموش ہوتے ہوئے دیکھا تو بول اٹھا۔

"بھیا ہم تو پہلے بھی خاموش ہی تھے یہ لڈو پیڑا کچھ کہنے والا تھا۔ دادی کے کمرے کی مخبری کر رہا تھا یہ۔"

محاد نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے ذرا آگے ہو کر کہا تھا تو ابصار نے مصحف کو اپنے پاس بلایا۔

"ہاں بتا کیا کہنے والا تھا تو۔۔ کیا خبر لایا تھا۔"

وہ اس کے دونوں ہاتھ دبوچے سنجیدگی سے گویا ہوا تو منہا کے دل کو ہاتھ پڑا۔

"اس کے ہاتھ تو چھوڑ دیں بیچارے کے معصوم ہاتھ دیکھیں اور اپنے اتنے بڑے عالم چنا کے ہاتھ دیکھیں۔ مسلنے ہیں کیا اس کے ہاتھ۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

منہانے ابصار کے ہاتھ مصحف کے ہاتھ سے پرے ہٹاتے ہوئے کہا تو سب کی دبی دبی ہنسی کی آواز آنے لگی۔

"تم زیادہ اوور نہیں ہو رہی چپ کرو پاپا کی پری۔۔۔"

ابصار نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تو وہ نظر انداز کر کے مصفف سے پیار سے پوچھنے لگی۔

"چھوڑو ان کو تم مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا۔"

اس کے انداز میں حد درجہ نرمی تھی۔

"ہاں بس یہ ایکٹنگ کرالو۔"

ابصار نے اس کے مصنوعی پیار بھرے انداز کو دیکھ کر منہ بناتے ہوئے کہا تو منہانے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

"مائدیہ تم کچن میں کچھ رکھ کر آئی تھی کیا۔جلنے کی بڑی شدید بو آرہی ہے۔"

آنکھیں ابصار کے چہرے کی جانب تھیں جبکہ کہہ وہ مائدیہ سے رہی تھی۔

READERS CHOICE

"بھابھی ! بالکل ویسی ہی بو نہیں ہے جیسی کڑوے کریلے کے جلنے پر آتی ہے۔"

محاد شافع کے ہاتھ پر تالی مارتے ہوئے بولا تو ابصار نے نتھنے پھلا کر اس کی جانب دیکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"دادی اندر کہہ رہی تھی کہ لاریب آپی کا نکاح ہے عید کے دوسرے دن۔"

مصحف کے پیٹ میں خبر بڑی زور سے گردش کر رہی تھی اس لیے اس نے مزید انتظار کیے بنا جلدی جلدی خبر سنانے کی کی تھی۔

"اووو" ! ! !

لاریب کو معنی خیزی سے دیکھتے ہوئے اب شروع ہوئے تھے۔

"بنو رے بنو میری چلی سسرال رے

آکھیوں میں پانی دے گئی"

مائدیہ صوفے سے اٹھ کر لاریب کے برابر میں بیٹھی تھی۔اس کے کندھے پر جھولتے دوپٹے کو اس کے سر پر رکھ کر اس نے تالی بجائی تھی۔

"ہائے مزہ آئے گا۔اب تو ڈھولک بجائیں گے ہی بجائیں گے بڑے بھیا نے تو اپنی شادی پر کوئی ہلا گُلا نہیں کرنے دیا تھا۔ان کا تو بس نہیں چل رہا تھا نائٹ سوٹ میں منہا بھابھی کے گھر بارات لے جاتے۔"

مائدیہ اور لائقہ بالکل ایک دوسرے سے متفق نظر آرہی تھیں جبکہ منہا تو اس بات پر اپنے برابر میں بیٹھے ابصار کرمانی کو ہی کوس رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"کیا کرتے بیچارے پاپا کی پری سے شادی کرنے کا ان کو صدمہ ہی بہت تھا۔"

وہ منہ میں بڑبڑائی تھی مگر اب کی بار اس بڑبڑاہٹ کو اس کے بالکل قریب بیٹھے تھوڑا ابصار نے سن ہی لیا تھا۔

"کچھ کہہ رہی ہو تم؟"

ابصار نے دھیمی آواز میں پوچھا تو منہا نے چہرے پر بڑی سی مصنوعی مسکراہٹ لا کر زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"میں پاگل ہوں جو کچھ کہوں گی ہلاکو خان کو۔ اسے کچھ کہہ کر میں نے دنیا سے رخصت ہونا ہے۔"

اب کی بار اس نے بڑبڑانے کی غلطی نہیں کی تھی محض دل میں سوچنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

****

بھارہ کہو میں آج سورج اپنی پوری شان اور تمکنت کے ساتھ چمک رہا تھا۔ چونکہ آج اتوار کا دن تھا تو سب لوگ گھر پر ہی موجود تھے۔ آج شام کو لاریب کے سسرال والوں نے عید لے کر آنا تھا۔ گو کہ ابھی عید میں کافی دن رہتے تھے مگر اس کی ساس کا خیال تھا کہ بعد میں نکاح کی وجہ سے مصروفیت بڑھ جائے گی تو اس لیے عید پہلے ہی پہنچا دی جائے۔ وہ ظہر کی نماز پڑھ کر قرآن پاک لے کر باہر والے برآمدے کے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔لاریب کے سسرال والوں کی آمد افطاری کے بعد متوقع تھی۔اس سے پہلے آج مائدیہ اور لائقہ نے بازار جانے کا رولا مچایا ہوا تھا۔انہیں عید کا جوڑا الگ چاہیے تھا اور نکاح کا الگ۔

ابصار آج اتوار ہونے کی وجہ سے ابھی تک اپنے کمرے میں سو رہا تھا۔

"جا اٹھا بھی اسے کہہ ظہر کی نماز پڑھے اٹھ کر۔"

دادی کوئی تیسری بار اسے کہہ چکی تھیں۔وہ مسلسل ٹال مٹول سے کام لے رہی تھی۔اس کا ذرا برابر بھی دل نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ ابصار کو جگائے۔اتنی مشکل سے تو وہ انسان سویا تھا۔ورنہ نینداس کی آنکھوں میں کہاں ہوتی تھی۔ہر وقت بس مشینی روبوٹ کی طرح کام کام۔نہ گھر والوں کی کوئی فکر نہ بیوی کا کوئی خیال۔اس نے سر جھٹکا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔جانتی تھی کہ اگر اب بھی اسے نہ جگایا تو دادی نے خود ابصار کرمانی کو جگانے پہنچ جانا ہے۔وہ کمرے میں داخل ہوئی تو نیم اندھیرے نے اس کا استقبال کیا۔

وہ بستر پر آڑھا ترچھا لیٹا ہوا تھا۔بیڈ شیٹ اور اوپر لینے والی چادر دونوں ہی نیچے لٹک رہی تھیں۔

منہا نے بے ساختہ سر پر ہاتھ مارا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ویسے ڈسپلن دیکھو ان کے۔ کپڑوں پر کوئی داغ بھی پڑ جائے تو وہ سوٹ نہیں پہنتا صاحب جی نے اور اب یہاں دیکھو ذرا تباہی مچا کر سو رہے ہیں۔"

اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا موبائل نکال کر اس کے بے ہنگم سونے کی چار پانچ تصویریں اور ایک ویڈیو تو بنا ہی لی تھی۔ وہ اسے اٹھانے بستر کی جانب بڑھی تو چند ساعتوں کے لیے وہیں ٹھہر گئی۔

سیاہ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔ بغل میں کشن دبائے وہ انتہائی پُر سکون نیند سو رہا تھا۔ وہ انسان ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا۔ خوبصورت خدوخال کا مالک، مردانہ وجاہت سے مالامال، بات کرتا تو لہجہ اس قدر شائستہ ہوتا کہ سننے والا اس کی بات سے زیادہ لہجے میں کھو جاتا۔ جب کوئی بہت ہنسنے یا مسکرانے والی ہوتی تو نگاہیں جھکا کر ہونٹ ذرا سے پھیلا کر واپس سمیٹ لیتا جیسے اس سے زیادہ ہنس لیا تو ٹیکس دینا پڑ جائے گا۔ فرمانبرداری اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی لیکن صرف دادی ماں باپ اور چچا چچی کی بیوی کو تو وہ ڈھنگ سے منہ بھی نہیں لگاتا تھا۔ منہا نے جل کر سوچا اور اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے انتہائی نرمی سے ہٹا کر ایک جانب کو کرنے لگی۔

"بات سنیں۔۔"

اس کے ساتھ ہی اس نے اسے دھیرے سے آواز لگائی تھی۔ مگر ابصار ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"سنیں اٹھیں ظہر کی نماز کا وقت نکال رہا ہے دادی کب سے کہے جا رہی ہیں کہ آپ کو اٹھا دوں۔"

اب کی وہ بار وہ ذرا جھنجھلا کر بولی تھی۔وہ ذرا سا کسمسایا اور پھر سے آنکھیں بند کر گیا۔

"اپنے امی ابو کے بیٹے ! اٹھیں ظہر پڑھیں اٹھ کر ایسے روزے کا کیا فائدہ جو سارا سو کر ہی گزار دے بندہ۔"

اس نے اب کی بار اس کا بازو ہلایا تھا۔ابصار نے آنکھیں کھول کر سامنے نارنجی سوٹ میں کھڑی منہا کو دیکھا تو ماتھے پر بے ساختہ شکنیں پڑ گئیں۔

"یہ ایسے کون اٹھاتا ہے۔اپنے امی ابو کے بیٹے۔امی ابو نے اپنے بیٹے کا الحمد اللہ نام بھی رکھا تھا وہ بھی بڑا پیارا۔"

وہ اسے کچھ جتاتے ہوئے بولا تو منہا نگاہیں جھکا گئی۔ایک لمحے کے اندر اندر چہرے پر کوس وکزا کے رنگ بکھرے تھے۔

"رکھا ہو گا مجھے کسی نے یہ نام نہیں سکھایا۔مجھے تو یہاں آتے ہی انہیں، بات سنیں، ان کو ہی سیکھایا گیا ہے اور میں نے وہی سیکھا جو مجھے دادی نے سکھایا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ نگاہیں جھکائے گویا ہوئی تو ابصار مسکرا دیا۔اس بار مسکراہٹ ذرا تھوڑی زیادہ والی تھی۔ منہا نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولی تھیں۔ وہ سچ میں مسکرا رہا تھا۔

"آؤ میں سیکھا دوں تمہیں اپنا نام۔۔"

اس نے منہا کی کلائی تھام کر اپنی جانب کھینچی تھی ارادہ اسے اپنے برابر میں بٹھانے کا تھا۔

"شرم کریں روزے میں ہیں آپ۔"

وہ کیا بولی اور کیوں بولی اسے خود بھی سمجھ نہیں آئی البتہ اس کی بات پر ابصار کی آنکھیں ضرور پوری کھلی تھیں۔ نہ صرف آنکھیں کھلی تھیں بلکہ چہرہ بھی خفت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

"تو میں کونسا اللہ معاف کرے کوئی چیپ کام کرنے لگا تھا۔ اپنی بیوی کو ہاتھ پکڑ کر بٹھا ہی رہا تھا۔ سچ کہتے ہیں پاپا کی ساری پریوں کی عقل ناگھٹنوں میں ہی ہوتی ہے۔"

اس نے اسے وہیں بستر پر چھوڑا اور اٹھ کر وضو کرنے باتھ روم کی جانب بڑھ گیا جبکہ منہا نے بے ساختہ اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا۔

"اف یہ ہلا کو خان اگر ہنس ہی گیا تھا تو کیا ضرورت تھی بونگی مارنے کی۔"

اس نے خود کو کوسا اور دروازہ کھول کر باہر آگئی۔ ندامت کے مارے وہ زمین میں ہی گڑی جا رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ہاں اپنے مجازی خدا کو اٹھایا کہ ابھی تک صاحب بہادر خوابِ خرگوش کے ہی مزے لیے جا رہے ہیں۔"

اس کا نیچے آتے سب سے پہلا ٹکراؤ دادی جان سے ہی ہوا تھا جو لاونج میں ایک جانب کو رکھے ہوئے تخت پر بیٹھی تسبیح کر رہی تھیں۔

"دادی اٹھا آئی ہوں کہہ رہے تھے پڑھتا ہوں نماز۔"

اس نے دادی کے قریب ہی تخت پر بیٹھتے ہوئے کہا تو دادی اثبات میں سر ہلا گئیں۔

"اچھا سن منہا" !

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد دادی پھر سے بولیں تو منہا نے رخ موڑ کر دادی کی جانب دیکھا۔

"شام کو لاریب کے سسرال والے آرہے ہیں بیٹی ! اچھا سا تیار ہو جانا لگتا ہی نہیں تو نئی نویلی دلہن ہے۔ ہر وقت ایسے ہی گھومتی رہتی ہو۔ سجی سنوری بیویاں شوہروں کو پسند ہوتی ہیں۔"

دادی جان تسبیح کے دانے گراتے ہوئے اسے کہہ رہی تھی جو مسلسل اپنے ناخنوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

"جی دادی جان ہو جاؤں گی تیار۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے مسکراتے ہوئے تابعداری سے کہا تو انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ وہ اٹھ کر ماریہ بیگم کی تلاش میں نکلی تھی۔

****

شام کے سائے دھیرے دھیرے بھارہ کھو پر پھیل رہے تھے۔ موسم شام کو کچھ بہتر ہوا تو وہ دونوں لان میں لگی ہوئی کرسیوں پر آبیٹھے۔

"کیسی چل رہی پھر میرے بھائی کی لوسٹوری؟"

شافع نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو محاد نے غصے سے گھور کر اس کی جانب دیکھا۔ شافع نے تو گویا محاد کی دکھتی رگ پر ہاتھ ہی رکھ دیا تھا۔

"یار تیری بھابھی تو مجھے گھاس ہی نہیں ڈالتی۔"

وہ منہ لٹکاتے ہوئے بولا تو شافع نے قہقہہ لگا کر پاؤں لوہے کی میز پر رکھے۔

"میری بھابھی تو تجھے اچھی خاصی گھاس ڈالتی ہے ہاں البتہ بھابھی کی بہن تجھے کچھ خاص گھاس نہیں ڈالتی ہے۔"

اس نے تالی بجا کر اپنی ہی بات کا مزہ لیا تھا۔ محاد نے کچا چبا جانے والی نظروں سے اسے گھورا تو وہ سٹپٹا گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"یہ بھابھی کی بہن قسم سے پٹے گی کسی روز مجھ سے بھلا کیا بُرائی ہے مجھ میں۔اچھا خاصا ہینڈسم لڑکا ہوں۔ابا کا بزنس بھی سنبھالتا ہوں۔یونیورسٹی میں کتنی لڑکیاں میری وجاہت پر مرتی ہیں اور ایک یہ ہے کہ مڑ کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی۔پہلے سمسٹر سے بھگا رہی ہے یار۔"

وہ بولتے بولتے یوں ہانپ رہا تھا جیسے بات کرتے کرتے ہی تھک گیا ہو۔

"پہلی بات تو یہ کہ یونیورسٹی میں صرف آئرہ آپی وہ واحد لڑکی ہیں جن کی آنکھیں ٹھیک ہیں کیونکہ انہیں تو ہینڈسم نہیں لگتا اور دوسری بات وہ خاصی سینسیبل ہیں۔ابصار کرمانی جیسے سڑیل کے بھائی سے وہ کیا پاگل ہیں جو شادی کریں گی۔دیکھ کوئی بھی لڑکی اتنی پاگل نہیں ہوتی کہ اپنی بہن کا حشر دیکھ کر خود کنویں میں آگرے۔"

وہ بڑے ہی آرام سے محاد کرمانی کو آئینہ دکھا رہا تھا۔

"تو ابصار بھیا کا بھابھی کو چونڈیاں کاٹتے ہیں جو اس نے بھابھی کا حشر دیکھ لیا ہے۔رج کے کوئی فضول بات کی ہے تو نے جی چاہ رہا تیرا کھوپڑ کھول دوں۔"

محاد نے جل کر کہا تو شافع نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"محاد ! کیا تجھے واقعی ہی وہ کچھ نظر نہیں آ رہا جو میں دیکھ رہا ہوں؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

شافع کے چہرے پر از حد سنجیدگی تھی۔ محاد نے گہری سانس بھری اور پھر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

" نظر تو بہت کچھ آ رہا شافعی پر کیا کبھی ہم ابصار بھیا کے سامنے کچھ بولے ہیں۔ یا انہوں نے ہماری کوئی بات سنی ہے۔"

محاد نے منہ بنا کر کہا تو شافع کی آنکھیں چمکیں۔

"ہماری بات نہیں سنی مگر ہم سب مل کر تو بھیا اور بھابھی کی لو سٹوری کو رنگین کر سکتے ہیں نا۔"

اس نے جوش سے کہا تو محاد نے بھنویں اچکا کر اس کی جانب دیکھا۔

"اور یہ سب کیسے ہو گا؟"

محاد کے چہرے پر تجسس تھا۔ شافع ذرا آگے کو ہو کر کرسی پر بیٹھا تھا۔

" آج رات افطاری کے بعد بھابھی کے اپنے کمرے میں جانے کے بعد ہم اپنی کانفرنس بلاتے ہیں۔ مابدولت اجلاس میں آج اہم فیصلے کریں گے۔"

شافع نے خاصے شاہانہ انداز میں کہا تو محاد نے ہاتھ ملا کر اس پر لعنت بھیجی۔

"مابدولت دیکھ لو تیری شکل پر کوئی دس روپے نہ دے آیا بڑا اجلاس کرنے والا۔ ایک بات یاد رکھی اگر تیرے اس اجلاس کا کوئی مثبت نتیجہ نہ نکلا نا تو میں تیری حالت بگاڑ دونگا۔ ادھر میری محبت کی نئیا ڈوب

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

رہی ہے اُدھر تجھے ابصار بھیا کی لو سٹوری شروع کروانے کی پڑی ہوئی ہے۔وہ کسی کے ساتھ کبھی کمیٹی شروع نہ کریں تو لو سٹوری شروع کرنے کی بات کر رہا ہے۔"

محاد کو تو بس اپنک کشتی ترانی تھی اسی لیے وہ عناب شناب بولی جارہی تھی۔شافع نے اس پر دو حرف بھیجے اور اپنی تتلی کی تلاش میں نکل پڑا۔

"ہائے میری چشمے والی تتلی" !

اس نے انگلی دانتوں میں دبا کر کاٹی تو خون ہی نکل آیا۔

"ہائے فٹے منہ میرا چشماٹو کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے زیادہ ہی جذباتی ہو گیا میں۔"

اس نے بالوں کا پف درست کیا اور ہونٹوں پر سیٹی کی کوئی دھن بجاتا ہوا اندر لاونج میں داخل ہو گیا جہاں امی اسے باورچی خانے کے دروازے پر ہی مل گئیں۔

"وے فٹے منہ تیرا میں نے تجھے کب کا انڈے لینے بھیجا ہوا ہے تو یہاں ڈشکروں کی طرح مٹر گشت کرتا پھر رہا ہے۔"

ماریہ بیگم نے اسے دیکھتے ہی اپنا بھولا ہوا کام فی الفور یاد کیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

"ہائے امی ! انڈے بڑے مہنگے ہو گئے ہیں۔ آپ نے کیا کرنے ہیں انڈے لے کر آپ تو دس لیں دس۔۔"

وہ ہاتھ سینے پر باندھ کر بولا تو ماریہ بیگم نے جوتی اتار لی۔

"جلدی ہو لے کر آ ورنہ ایسا نہ ہو میرے تیرے منہ کا جغرافیہ بگاڑ دوں۔ اور جو میں نے اس منہ کا جغرافیہ بگاڑ دیا نا تو اس پر کسی نے تجھے لڑکی نہیں دینی۔"

ماریہ بیگم بالکل روایتی دیسی ماؤں کی طرح میدان میں کودی تھیں۔

"اور جو کوئی لڑکی دے دے تو پھر کیا ہو گا۔"

اس نے دروازے سے جاتے جاتے ہانک لگا کر پوچھا تو انہوں نے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا۔

"تو میں خود جا کر ان کی لڑکی واپس کر آؤں گی۔"

وہ باورچی خانے میں جاتے ہوئے بولی تھیں۔

"لڑکی نہ ہو گئی دہی کا شاپر ہو گئی واپس کر آؤں گی۔ امی بھی نا۔"

وہ بڑبڑاتا ہوا باہر نکل گیا۔ اب اسے انڈے لانے تھے۔

******

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

افطاری کے بعد چائے کا اچھا اہتمام کیا گیا تھا۔ وہ لڑکیوں کے ساتھ مل کر چائے کی تیاری کروا کر ابھی اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ دادی کے سخت احکامات تھے کہ وہ اچھا سا تیار ہو کر نیچے آئے۔ اگرچہ ابھی لاریب کے سسرال والے نہیں آئے تھے مگر اسے ان کے آنے سے پہلے پہلے تیار ہونا تھا۔ ابصار احد صاحب، محاد اور شافع کے ساتھ تراویحاں پڑھنے گیا تھا جبکہ وہ شاور لے کر باتھ روم سے باہر نکلی تھی۔ ہلکے انگوری اور میرون امتزاج کی گھٹنوں سے ذرا نیچے کو آتی قمیض کو میروں پجامے کے ساتھ پہنے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی۔ انگوری قمیض پر میرون شینیل سے کڑھائی ہوئی تھی۔ دامن پر بھی اسی طرح کی میرون پٹی قیمض کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہی تھی۔ اس کے سیاہ بھورے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے۔ اس نے چہرے پر ہلکا پھلکا میک اپ کیا۔ لبوں پر میرون لپ اسٹک لگا کر اس نے کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس پہنے اور ہاتھوں میں سونے کی چار چوڑیاں اور انگلیوں میں دو انگوٹھیاں پہن کر اس نے ایک آخری بار خود پر تنقیدی نگاہ ڈالی اور انگوری رنگ کا دوپٹہ کندھے پر ڈال کر پیروں کو نازک سے سینڈل میں قید کر لیا۔ وہ خاصی خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔

ابھی وہ باہر جانے ہی والی تھی جب ابصار دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔ ایک پل کے لیے تو وہ منہا کے اس سجے سنورے روپ کو دیکھ کر دم بخود رہ گیا۔ اللہ نے اس کی زندگی میں ایک حسین اضافہ کیا تھا

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

مگر نجانے کیوں وہ اس حسین اضافے کو اب تک ٹھیک سے سمجھ نہیں پایا تھا مگر یہ بھی سچ تھا کہ اس لمحے منہا کرمانی اسے بے حد خوبصورت لگی تھی۔ وہ خوبصورت چیز کی تعریف کرنے کا قائل تھا اس لیے وہ اسے دیکھ کر بھی رہ نہیں پایا تھا۔

"تم بہت اچھی لگ رہی ہو۔"

اس نے سر تا پیر اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا تو اس نے آنکھیں کھول کر حیرت سے اپنے سامنے کھڑے اوف وائٹ شلوار قمیض کے کف حسبِ معمول کوہنیوں تک موڑے ابصار کرمانی کو دیکھا۔

"آپ کی طبعیت تو ٹھیک ہے نا؟"

بے ساختہ اس کے منہ سے پھسلا تو ابصار نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا مطلب کیا ہوا ہے میری طبعیت کو؟"

وہ بھنویں اچکا کر اس پر نگاہیں کر کوز کیے گویا ہوا تو منہا نے دل ہی دل میں اپنا فٹے منہ کیا۔

"او نہیں میں تو یونہی کہہ رہی تھی۔ اصل میں تھکے ہوئے لگ رہے نا آپ اس لیے۔"

اس نے جلدی جلدی بات سمیٹی تھی۔

"بائی داوے تھینک یو تعریف کے لیے۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ کہتی ہوئی بال جھٹکتی کمرے سے باہر نکل گئی۔ نیچے شاید لاریب کے سسرال والے آچکے تھے۔

لاریب کی منگنی ایک سال پہلے ہی دادی جان کے کسی جاننے والوں کے ہاں ہوئی تھی۔ لاریب صرف ابصار سے چھوٹی تھی مگر سب سے بڑی ہونے کے ناطے ابصار کے بعد لاریب کا ہی نمبر تھا۔ اب اس کے سسرال والے چاہ رہے تھے کہ لاریب اور وجدان کا نکاح کر دیا جائے۔ وجدان کی نوکری اسٹریلیا میں تھی۔ اسے نکاح کے بعد لاریب کے کاغذات ساتھ لے کر جانے تھے تاکہ وہ وہاں سے اس کے ویزے کے لیے کوشش کر سکے۔ اس کی رخصتی ایک سال بعد وجدان کی آمد پر طے پانی تھی۔

نیچے ڈرائینگ روم میں لاریب کی ساس، سسر اور نند بیٹھے ہوئے تھے۔ لاریب خود بیچاری کنفیوز سی باورچی خانے میں کھڑی تھی۔

"ارے ماشاءاللہ بھابھی ! آپ نے تو آج محفل ہی لوٹ لی ہے۔ اتنی خوبصورت لگ رہی ہیں۔"

مائدیہ اور لائقہ باورچی خانے سے برآمد ہوتے ہوئے بولیں تو لاریب نے بھی ستائش سے اس کی جانب دیکھا۔ ماریہ بیگم کے چہرے پر لمحے میں تفاخر ابھرا تھا۔ بہو جوان کی تھی۔

"اچھا منہا ! میں اب اندر مہمانوں کے پاس جا رہی ہوں تم لاریب کے ہاتھ یہ ساری چیزیں اندر بھجواؤ خود بھی لے کر آجانا ساتھ مہمانوں سے مل بھی لینا۔ اسی بہانے تعارف ہو جائے گا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

ماریہ بیگم ڈرائینگ روم میں جاتے ہوئے ہدایات جاری کرنا نہیں بھولی تھیں۔

"جی امی ! ہم بس آرہے ہیں۔"

اس نے انہیں تسلی دی اور باورچی خانے میں آ گئی۔ ابھی وہ ٹرالی میں سارا سامان طریقے سے سیٹ کر رہی تھی جب ابصار باورچی خانے میں داخل ہوا۔

"کسی اور چیز کی تو ضرورت نہیں ہے نا؟"

اس نے ایک بار ساری چیزوں کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے پوچھا تو منہا نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"نہیں ٹھیک ہے آپ اندر چل کر بیٹھیں میں یہ لے کر آرہی ہوں۔"

اس نے اسے ڈرائینگ روم میں روانہ کیا تھا۔ خود اس نے سر پر دوپٹہ درست کیا اور لاریب کے ساتھ ڈرائینگ روم میں داخل ہو گئی۔ سب کو مشترکہ سلام کرنے کے بعد اس نے چیزیں میز پر لگانی شروع کی تھیں۔

"یہ میری بہو ہے۔ ابصار کی بیوی۔"

ماریہ بیگم نے جلدی سے مسکرا کر تعارف کروایا تو لاریب کی ساس مسکرا دیں۔

"ماشاءاللہ بہو تو چاند کا ٹکڑا ہے بھابھی آپ کی۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

لاریب کی ساس کے چہرے پر پسندیدگی کے رنگ واضح تھے۔ماریہ بیگم اور دادی جان مسکرا دیں۔

"ماشاءاللہ بالکل سوہنی بچی ہے بہت۔"

دادی تو اس کے صدقے واری جا رہی تھیں۔ جبکہ ابصار کو منہا کی اتنی زیادہ تعریفیں کچھ ہضم نہیں ہو رہی تھیں۔

"یہ دادی بھی کتنی ڈپلومیٹ ہیں گھر میں اس کے پیچھے پڑی رہتی ہیں اور مہمانوں کے سامنے کیسے کہہ رہی ہیں۔سوہنی بچی ہے۔"

اس نے دل میں سوچا اور سر جھٹک گیا۔ کیا قاعدہ تھا یونہی دل جلانے کا۔دل تو فی الحال وہ سامنے بیٹھی ہوئی اس کی بیوی منہا ابصار کرمانی سب کا لوٹ رہی تھی۔

"ویسے واقعی بھئی آج تو میں مان گیا۔یہ عورتوں کو نا بڑی ادائیں اور بڑے طریقے آتے ہیں جس سے لوگ ان کو پسند کرنے لگیں یا ان کی تعریف کرنے لگیں۔کچھ نہ ہو رہا ہو نا تو اچھے سے کپڑے اور ڈھیروں سرخ پاؤڈر منہ پر لگا کر بظاہر تو بل بتوڑی کی خالہ لگ رہی ہوتی ہیں مگر کانفیڈینس ایسا کوئی اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے نا کہ لوگ انہیں دیکھ کر عش عش کر اٹھتے ہیں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

یہ ساری بات سوچتے ہوئے وہ یہ بالکل ہی بھول گیا تھا کہ اسی بل بتوڑی کی خالہ کی وہ ابھی ابھی کمرے میں تعریف کر کے آیا تھا۔ اف ابصار کرمانی ڈبل سٹینڈرڈز تو دادی کے تھے نا یہ بیچ میں تیرے کہاں سے آ گئے۔

وہ سر جھٹک کر پھر سے بڑوں کی باتوں کی جانب متوجہ ہو گیا۔ سارے بڑے شاید نکاح کی تاریخ پر بات کر رہے تھے۔ ایک وہی پاگل تھا جو گواچی گاں کی طرح منہا کرمانی کی ذات میں الجھا ہوا تھا۔ چلو اس کے بارے میں سوچنے کا آغاز تو ہو ہی چکا تھا دیکھنا یہ تھا کہ اس کی یہ سوچ اسے کس نہج پر لے کر جاتی ہے۔

******

رات کو مہمانوں کے جانے کے بعد سب فارغ ہو کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔ لاریب کی ساس کا لایا ہوا سامان سب نے لاونج میں بیٹھ کر دیکھا تھا۔ جس میں دو خوبصورت برینڈ ڈ سوٹ دو اچھے برینڈ کی جوتیاں ہم رنگ چوڑیوں کے سیٹ، مٹھائی کی ٹوکری اور جیولری کے نام پر بہت ساری چھوٹی موٹی چیزیں۔ گھر کی سب لڑکیوں کے لیے مہندی بھی تھی۔ اس کی ساس کے لائے گئے سامان کی خوب تعریفیں ہوئی تھیں۔ جب کرمانی ہاؤس کی ساری بتیاں بند ہو گئیں تو وہ دونوں دھیرے سے اپنے کمرے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

سے نکل کر اپنے سامنے والے کمرے کی جانب بڑھے۔ آہستہ سے دروازہ کھٹکایا تو مائدیہ نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ ان دونوں کو اپنے دروازے پر کھڑے دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔

"اب کیا یہیں منہ کھول کر کھڑی ہمیں دیکھتی ہی رہو گی کہ آگے سے ہٹ کر اندر آنے کا راستہ بھی دو گی۔"

محاد نے چڑ کر کہا تو وہ حواس باختہ ہو کر ایک جانب کو ہو گئی۔ محاد تو ویسے ہی چڑا ہوا تھا شافع اسے زبردستی گھسیٹتا ہوا لایا تھا۔ اندر تین ایک ڈبل اور ایک سنگل بیڈ لگا ہوا تھا۔ ڈبل بیڈ پر لائقہ اور مائدیہ سوتی تھیں جبکہ سنگل بیڈ پر لاریب کا بستر ہوتا تھا۔

"کیا مسئلہ ہے تم لوگ اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو؟"

لاریب نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو شافع آرام سے سامنے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے صوفے پر نیم دراز ہو گیا۔

"ایک اہم اجلاس کرنا تھا وہ بھی منہا بھابھی کی غیر موجودگی میں۔"

اس نے اپنی داڑھی کھجاتے ہوئے کہا تو باقی کی تینوں چونک کر اس کی جانب متوجہ ہو گئیں۔

"ہیں ایسی کیا اہم بات تھی جس میں منہا بھابھی کو شامل نہیں کرنا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

لائقہ ناک پر سے چشمہ درست کرتے ہوئے بولی تو شافع نے دم بخود ہو کر اس کا چہرہ دیکھا۔

"ہائے یہ اس کے معصوم سوال۔۔۔"

وہ اندر ہی اندر خود کو ڈپٹ کر رہ گیا۔

"وہ اس لیے چشماٹو کیونکہ یہ اجلاس منہا بھابھی ءاور بڑے بھیا کے لیے ہی تو ہے۔"

اب کی بار اس نے سن کی جانب مشترکہ دیکھتے ہوئے کہا تو سب مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ ہو گئے۔

"اب تم جلدی پھوٹو گے کہ کیا پکا رہا ہے تمہارا دماغ۔۔۔ کب سے دماغ خراب کر رہے ہو۔"

اب کی باری لاریب نے جھنجھلا کر کہا تھا جبکہ مائدیہ چپ چاپ اپنے بھائیوں کے درمیان میں بیٹھی ہوئی تھی۔

"دیکھو بھیا ہیں ہمارے سڑے ہوئے کریلے تو کیوں نا ہم سب مل کر کچھ ایسا کریں کہ بھیا اور بھابھی ایک دوسرے کے نزدیک آ جائیں۔"

شافع نے تالی بجاتے ہوئے سن کی تائید چاہی تھی۔ سب سے پہلے لاریب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ چمکی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"پہلی بار زندگی میں تم نے کوئی ڈھنگ کا کام کرنے کے بارے میں سوچا ہے۔ میں بھی یہی سوچ رہی تھی کہ جب کسی کو دل میں پلتی ہوئی محبت کا احساس کرنا نہ آئے تو اسے اس محبت کا احساس دلا دینا چاہیے اس امید پر کہ کیا پتا یہ احساس دلانے سے اسے احساس ہو جائے۔"

لاریب نے سمجھداری کی بات کی تھی۔

ش

"پر آپی ! ہمیں کیسے پتا کہ بھیا کے دل میں بھابھی کے لیے محبت کا احساس ہے؟"

مائدیہ نے بے وقوفیاں مارنے کے علاوہ پہلی بار کوئی ڈھنگ کا سوال کیا تھا۔ اس سوال پر سب سوالیہ نگاہوں سے لاریب کی جانب دیکھنے لگے جس کے پاس شاید جواب پہلے سے ہی تیار تھا۔

"کل جب اس بارے میں میری بھابھی سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا تھا کہ ضروری نہیں ہوتا ہر انسان کسی کے لیے احساس کا اعتراف منہ سے ہی کرے۔ کبھی کبھی آپ کے جسٹرز کسی کے لیے آپ کی کئیر کو شو کر رہے ہوتے ہیں جیسے تم لوگوں کو کل کی ہی بات یاد ہو گی کیسے بھابھی باہر گئی تھیں فجر کے وقت اور پھر جب وہ اندر آئیں تو بھیا ان کے پیچھے ہی اندر آئے تھے۔ انہوں نے دادی سے ہم سب کی نیند کی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

سفارش کی تھی لیکن ہم سب کی آڑ میں مقصد بھابھی کی نیند کی سفارش تھا۔اس کا مطلب وہ ان کی کیئر کرتے ہیں۔انہیں کوئی مسئلہ ہو تو ڈیفینٹلی بھیا کو فرق پڑے گا۔"

لاریب نے بڑے ہی پتے کی بات کی تھی۔یہ سب تو ان لوگوں نے سوچا ہی نہیں تھا جو اس نے ان لوگوں کو بیٹھے بیٹھے بتا دیا تھا۔دیکھنا یہ تھا کہ وہ سارے مل کر کسی طرح سے ان دونوں کو قریب کرتے ہیں۔

****

رمضان تیزی سے گزر رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے رمضان کا پہلا عشرہ اپنے اختتام کو پہنچ گیا۔افطاری کے بعد وہ ساری لاونج میں بیٹھی ہوئی تھیں۔مرد حضرات سارے مسجد میں تراویحاں پڑھنے گئے تھے۔

"اماں میں نے حساب لگایا ہے ویسے ہمارے خاندان کو تو کنجوسی کا دوڑا ہی پڑ گیا ہے۔نہ تو وہ کانے والی پھوپھی صغرا نے میرے ابصار کی دعوت کی اور نہ ہی پنڈ دادن خان والی فاخرہ نے دیکھنا میں نے بھی ان کے بچوں کی کوئی دعوت شوت نہیں کرنی ہے۔"

ماریہ بیگم شدید آبدیدہ دکھائی دے رہی تھیں۔دادی نے مٹھی بند کر کے ان کی جانب کھولی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"فٹے منہ تیرا ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کو کیوں دل پر لیتی ہے پاگلے ! نہیں تو نہ سہی ہمارے بچے کونسا ان کی دعوت کے بھوکے بیٹھے ہوئے ہیں۔"

دادی کو تو غصہ ہی آگیا تھا۔علیزے بیگم ان کی جانب دیکھ کر مسکرائی تھیں جبکہ منہا کو تو ان عجیب و غریب شہروں میں رہنے والے رشتے داروں کی ہی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

"چھوڑیں یہ اپنے فضول رشتے داروں کے قصے یہ بتائیں کہ ہم عید کی شاپنگ کرنے کب جائیں گے ؟"

مائدیہ کو تو عید کی شاپنگ کی پڑی ہوئی تھی۔

"دنیا کو ہور کی ہور پڑی ہوئی ہے اس پاگل کو عید کی شاپنگ کی آگ لگی ہوئی ہے۔"

ماریہ بیگم نے مائدیہ کے سر پر چت لگاتے ہوئے کہا تو وہ سٹپٹا گئی۔

"لے امی ! میں تو ایسے ہی بول رہی تھی عید پر کیا ہم نے نئے کپڑے نہیں لینے ہیں؟ "

مائدیہ کی سوئی ابھی تک نئے کپڑوں پر اڑی ہوئی تھی۔

"او اٹھ جا یہاں سے دفع ہو جا تو نہیں دیکھتی عید پر انے کپڑوں میں عجیب ناک میں دم کر رکھا ہے۔"

ماریہ بیگم نے اسے دو تھپڑ جڑتے ہوئے وہاں سے اٹھایا تو باقی سب دبی دبی ہنسی ہنس دی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ عشاء کی نماز پڑھ کر لان میں آ گئی۔ بھارہ کہو میں شام کو موسم قدرے خوبصورت ہوتا تھا۔ ہلکے سرخ رنگ کے کُرتے پجامے میں سرخ دوپٹہ چہرے کے گرد لپیٹے وہ لان میں رکھی ہوئی لوہے کی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ٹانگیں پھیلا کر سامنے میز پر رکھی ہوئی تھیں۔

"کیا میری طرح ہر لڑکی اپنی زندگی میں محبت چاہتی ہے؟"

وہ تنہا بیٹھی تو اس کے دل میں عجیب سے سوال نے سر اٹھایا۔ جواب کہاں تھا۔ ایسے سوالوں کے جواب تو انسان کو اس کے اندر سے ہی ملتے ہیں۔

"محبت قدرت کا سب سے خوبصورت رنگ ہے۔ جو ہر ذی نفس کی خواہش ہوتا ہے۔"

جب اس کے وجود نے اس کے سوال کا یہ جواب دیا تو چھناکے سے ابصار کرمانی کا چہرہ اس کی نگاہوں کے سامنے گھومنے لگا۔

"کیا ابصار کا دل نہیں چاہتا ہو کوئی اس سے بھی محبت کرے۔ اسے بھی ٹوٹ کر چاہے؟"

دل تھا نا بس عجیب سے سوال کیے جا رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"کیوں ابصار کرمانی انسان نہیں اس کے سینے میں دل نہیں دھڑکتا۔ایک محبت کرنے والے دل کی تلاش تو ہر کسی کو ہوتی ہے منہا کرمانی ! بس فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ یہ خواہش پہلے کرتے ہیں اور کچھ لوگ جب تھک جاتے ہیں تب کرتے ہیں۔"

آنکھیں موندی تو نجانے کیوں پلکوں کی باڑ توڑ کر آنسو نکل کر اس کے گالوں پر بہنے لگے۔۔۔

وہ گیٹ کھول کر اندر داخل ہو رہے تھے۔ محاد اور شافع نے منہا کو لان میں بیٹھے دیکھا تو دونوں کی آنکھیں بیک وقت چمکیں۔۔احد صاحب اور ولی صاحب تو پہلے ہی اندر کی جانب بڑھ چکے تھے۔ جبکہ ابصار سب سے آخر میں آرہا تھا۔

"بھیا ! وہ بھابھی نہیں بیٹھی ہوئیں۔"

شافع نے لان میں بیٹھے نظر آتے منہا کے ہیولے کی جانب اشارہ کیا تو ابصار نے نگاہیں اس کی جانب موڑ لیں۔

"بیٹھی ہو گی۔"

اس کے انداز میں لاپرواہی تھی جس پر محاد اور شافع کو جی بھر کر غصہ آیا تھا۔بڑا بھائی تھا نا کچھ کہہ بھی نہیں سکتے تھے ورنہ بتاتے ابھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

دونوں نے دل میں سوچا اور اس کا بازو تھام کر اسے زبردستی لان کی طرف لیجانے لگے۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے چھوڑو میرا بازو۔۔۔"

اس نے دونوں کو خونخوار نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا مگر وہاں اثر کس کو تھا۔

"جب دیکھو بھابھی اکیلی ہی بیٹھی ہوتی ہیں۔ کبھی آپ بھی دو گھڑی ان کے پاس بیٹھ کر ان سے کوئی بات کر لیا کریں نہیں آپ پر جوروں کی غلامی کا فتوا لگتا۔"

محاد کا انداز صاف جتانے والا تھا۔ نجانے کیوں مگر ابصار خاموش سا ہو گیا تھا۔ وہ دونوں اپنی اپنی ٹوپیاں اتار کر ہاتھ میں تھام کر اندر کی جانب بڑھ گئے جبکہ وہ خود منہا کے پاس آ گیا۔ نیم روشنی میں اس کی نم آنکھیں صاف چمک رہی تھیں۔ تھا تو انسان وہ بھی نرم دل۔۔۔ دل کو کچھ ہوا تو تھا ہی۔

"منہا ! کیا تم رو رہی ہو؟"

اس کا چہرہ ٹھوڑی سے تھام کر اپنی جانب کرتے ہوئے اس نے پوچھا تو منہا نے جلدی سے آنکھ میں چمکتے ہوئے آنسوؤں کو صاف کر کے نفی میں سر ہلایا۔

"تمہاری آنکھیں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتی ہیں منہا" !

اس کا چہرہ ہنوز ابصار کے ہاتھ میں ہی تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"آنکھوں کا کیا ہے یہ تو کچھ بھی بول دیتی ہیں۔"

وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی تو وہ کرسی گھسیٹ کر اس کے قریب بیٹھ گیا۔ رومینس کا یہ سارا نظارہ ینگ پارٹی اوپر ٹیرس کی گرل سے نیچے بیٹھ کر ملاحظہ کر رہی تھی۔

"آنکھیں جھوٹ نہیں بولتی ہیں منہا ! اور تمہاری آنکھیں تو بالکل بھی نہیں۔ کیا ہوا ہے بتاؤ مجھے۔"

اس نے منہا کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا تو اوپر لائقہ کی آنکھیں چشمے سے باہر آتے آتے بچیں۔

"ہاتھ پکڑا۔۔۔ہاتھ پکڑا۔"

وہ ساتھ بیٹھے ہوئے شافع کا ہاتھ زور سے دبوچتے ہوئے بولی تو شافع دم بخود اسے دیکھتا رہ گیا۔

"میرا ہاتھ کیوں دبوچے ہوئے ہو چشماٹو" !

شافع نے مسکرا کر کہا تو لائقہ نے سٹپٹا کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"فلم دیکھیں فلم۔۔"

اس نے اشارہ لان کی جانب کیا تو پھر سے سارے لان میں بیٹھے ہوئے ابصار اور منہا کی جانب متوجہ ہو گئے۔

READERS CHOICE

"آپ نے کب میری آنکھیں اتنی غور سے پڑھیں؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

پتا نہیں وہ طنز کر رہی تھی یا پھر محض اسے بتا رہی تھی۔ ابصار کی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ اس نے گہری سانس بھری اور کرسی پر آگے ہو کر بیٹھ گیا۔

"کچھ لوگوں کی آنکھیں ہر لمحہ آپ کے سامنے رہتی ہیں منہا ! ان آنکھوں کے بدلتے رنگ جیسے آپ کی آنکھوں میں سما جاتے ہیں۔ وہاں بہار آتی ہے تو دل جھوم اٹھتا ہے۔ وہاں خزاں آئے تو دل اداس ہو جاتا ہے۔"

وہ کس بات کا اطراف کر رہا تھا منہا کی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ وہ بس حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"بہار اور خزاں زندگی کے اتار چڑھاؤ کا حصہ ہوتے ہیں۔ جب آس پاس چاہت اور لطافت بکھری ہو تو دل میں بہار اتری ہوتی ہے اور جب یہیں آس پاس غم سا چھایا ہو تو خود بخود ہی خزاں کا موسم بن جاتا ہے۔"

اس نے اپنے ہاتھ کی گرفت ابصار کے ہاتھ میں ڈھیلی کرتے ہوئے کہا تو ابصار نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"تمہیں کیا اس گھر میں کوئی مسئلہ ہے؟"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ آخر منہا کو مسئلہ کیا ہے۔وہ کیوں اس طرح سے کر رہی تھی۔

"ارے نہیں ہر گز بھی نہیں مجھے اس گھر میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔یہاں تو سب بہت اچھے ہیں۔اتنے سارے خوبصورت رشتے شاید میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھے ہیں۔"

وہ اب کی بار دھیرے سے مسکرا کر بولی تو ابصار بھی مسکرا دیا۔

"اف یہ مسکراہٹ۔۔۔"

اس کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔وہ جب بھی مسکراتا اس کی آنکھیں تھوڑی چھوٹی ہو جاتیں۔ ہونٹ بہت کم پھیلتے تھے لیکن جو بھی تھا اس کے چہرے پر خوبصورت لگتے تھے۔

"ایک بات بولوں آپ سے؟"

وہ کرسی پر پیچھے کو ہو کر بیٹھی تو اس نے اثبات میں سر ہلا کر اسے بولنے کی اجازت دی تھی۔

"آپ بہت کم مسکراتے ہیں۔۔۔لیکن آپ جب بھی مسکراتے ہیں بہت اچھے لگتے ہیں۔"

اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو ابصار جھینپ کر نگاہیں جھکا گیا۔منہا قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔

"اومائی گاڈ آپ کو شرم آرہی ہے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ کھکھلا کر ہنسی تھی۔ جس پر ابصار نے اسے گھورا تھا۔

"پاپا کی پری ! اب آپ خاصی اُوور ہو چکی ہیں۔ چلیں اٹھیں اندر چلتے ہیں۔ ٹائم کافی ہو گیا ہے۔ صبح سحری کے لیے بھی اٹھنا ہے۔"

اس نے اسے اندر چلنے کو کہا تو وہ مسکرا کر اس کے پیچھے چل دی۔ وہ دونوں اندر گئے تو ٹیرس پر موجود سب لوگوں نے فاتحانہ نگاہوں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

"برف کے پگھلنے کی شرواعت ہو چکی ہے۔ اسی طرح کی چھوٹی چھوٹی ملاقاتیں محبت پیدا کریں گی۔"

لاریب تالی بجاتے ہوئے بولی تو محاد نے اسے کندھا مارا۔

"ایک ایسی ہی چھوٹی ملاقات آپ کی بھی نا کروا دیں؟"

اس کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔ لاریب نے جھینپ کر نگاہیں جھکائی تھیں۔

"شرم کرو بہن کو چھیڑ رہے ہو۔ اللہ پوچھے تمہیں تو بے شرم" !

وہ شرماتی للجاتی اسے القابات سے نوازتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ جبکہ شافع نے ایک نظر بھر کر اس کے پیچھے بھاگ کر جاتی چشماٹو کو دیکھا تھا۔

"بھیا ! یہ چھوٹی بڑی ملاقات میں فرق کیا ہوتا ہے؟"

READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

مائدیہ جو ابھی تک غور سے خالی لان کو ہی دیکھ رہی تھی۔ ایک دم محاد سے بولی تو محاد نے کچا چبا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔

"تم ناذرا کم بونگیاں مارا کرو۔۔۔"

محاد نے اسے گھورتے ہوئے کہا اور ٹیرس سے باہر نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی وہ شافع کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"آپ ہی بتا دیں۔ ان دونوں میں کیا فرق ہے؟"

وہ لگ رہا تھا اپنا جواب لیے بغیر جانے والی نہیں تھی۔ شافع نے منہ بنا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

"بیٹے ! اصل میں یہ جو چھوٹی ملاقات ہوتی ہے نا یہ ایسے جیسے ابھی بھیا اور بھابھی بیٹھے ہوئے تھے اور بڑی ملاقات شادی کے بعد ہوتی ہے۔"

وہ جھنجھلا کر وہاں سے نکلا تھا۔

"ہیں بھیا اور بھابھی کی تو شادی ہوئی ہوئی ہے پھر ان کی بڑی ملاقات کیوں نہیں ہوئی۔"

وہ اپنے دماغ پر زور ڈالتی ہوئی اندر کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ یہی مسئلہ تھا کہ اس کا ننھا سا دماغ تھا جو صرف پڑھائی میں ہی چلتا تھا اس کے علاوہ تو اس کی بریکیں فیل ہی تھیں۔ بولنے میں بھی وہ ذرا سا اٹکتی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

تھی۔ مگر یہ کبھی کبھی ہوتا تھا خصوصی طور پر تب جب وہ زیادہ تیز بول رہی ہوتی تھی۔ اسی لیے تو مائدیہ کی ماریہ بیگم کو سب سے زیادہ فکر تھی کہ نجانے اس کا کیا بننا تھا۔ پڑھائی میں تو وہ کسی نا کسی مقام پر پہنچ ہی جاتی مگر وہ اس کے رشتے کا کیا کرتیں۔ اس حوالے سے انہیں تھوڑی بہت فکر تھی۔ اللہ بہتر سبب پیدا کرنے والا تھا۔

****

بھارہ کھو پر خوبصورت صبح اتری تھی۔ پہاڑوں پر لہلاتا ہوا سبزہ الگ ہی منظر پیش کر رہا تھا۔ وہ سحری کے بعد سے سوئی ہوئی تھی۔ گھڑی سوا نو کا الارم بجا رہی تھی۔ وہ الارم لگا کر سوئی تھی۔ ابصار نے دفتر جانا تھا وہ چاہتی تھی وقت پر اٹھ کر اسے دفتر بھیج دے۔ مگر ہائے رے یہ ظالم نیند ہمیشہ اس کے سارے منصوبوں پر پانی پھیر دیتی تھی۔ الارم بجتا رہ گیا وہ خود ہی اٹھ کر اپنے کپڑے نکال کر تیار ہو کر دفتر چلا گیا اور منہا میڈم شوہر کو راضی کرنے کے سارے منصوبے اپنی نیند میں ہی لے کر بس سوتی رہ گئیں۔

"بھابھی" !

مائدیہ نے دروازہ زور زور سے بجاتے ہوئے کہا تو منہا نے مندی آنکھوں سے دیوار گیر گھڑی کی جانب دیکھا جو صبح کے گیارہ بجا رہی تھی۔ منہا بدک کر بستر سے اٹھی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"اومیرے اللہ ! فٹے منہ اس نیند کا اچھی بیوی بننے کے میرے سارے خواب مٹی میں ملا دیے۔"

وہ خود کو کوستی ہوئی بستر سے نیچے اتری تھی۔

دروازہ کھولا تو سامنے مائدیہ کو کھڑے پایا۔

"دادی جان بلا رہی ہیں۔"

مائدیہ کا پیغام نہیں تھا صورِ اسرافیل تھا۔وہ جانتی تھی کہ دادی نے اسے چھوڑنا نہیں ہے۔

"آ رہی ہو پتا ہے میرے یہ نشے کسی روز مجھے لے ڈوبیں گے۔"

وہ بڑبڑاتی ہوئی اپنا حلیہ درست کرنے لگی۔اندر ہی اندر دادی سے پڑنے والی جھڑکوں کا ڈر بھی تھا مگر کیا کرتی اب تو تیر کمان سے نکل چکا تھا۔وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگ کر نیچے اتری تو دادی کو صوفے کے اوپر بیٹھے پایا۔

"اللہ کی قسم دادی ! میں نے تو الارم بھی لگایا تھا پتا نہیں کیسے میری آنکھ نہیں کھلی اور یہ ایسے ہی چلے گئے۔"

وہ واقعی ہی شرمندہ دکھائی دے رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ارے کوئی بات نہیں ابصار بتا کر گیا ہے کہ تیری طبعیت ٹھیک نہیں تھی اس لیے اس نے تجھے اٹھایا نہیں۔ طبعیت نہیں ٹھیک تو جا تو آرام کر لے جا کر۔"

دادی کے لہجے سے تو گویا شہد ٹپک رہا تھا۔ اس کے دل میں ابصار کے لیے عزت ایک دم ہی بڑھ گئی تھی۔ دادی نے اسے زبردستی اس کے کمرے میں بھیج دیا۔ وہ کمرے میں آئی تو فون اٹھا کر اس نے ایک میسج ٹائپ کر کے ابصار کے نمبر پر بھیج دیا۔ اسے اب اس میسج کے جواب کا انتظار تھا۔

****

وہ دفتر میں بیٹھا فائلوں کے انبار پر دستخط کر رہا تھا۔ سفید اور نیلی چیک شرٹ پر سیاہ کوٹ پہنے وہ اپنے کام میں مصروف دکھائی دے رہا تھا۔

"شکور ! یہ فائلز ابو کے کمرے میں لے جاؤ اور محاد صاحب کو میرے کمرے میں بھیجو۔"

اس نے فائلیں بند کر کے اپنے پی اے شکور کے حوالے کیں اور خود سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ ابھی اسے سر سیٹ کی پشت سے ٹکائے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اس کا فون بجنے لگا۔ اوپر منہا کا نام چمک رہا تھا۔ اس نے پیغام کھول کر پڑھنا شروع کیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"آج کے لیے بہت شکریہ۔۔۔ آپ نے مجھے دادی کی ڈانٹ سے بچالیا۔ سوری میں آپ کے آفس کے ٹائم پر اٹھنا چاہتی تھی مگر یہ جو میری منحوس قسم کی نیند ہے نا اللہ جانے کیا ہو جاتا ہے کبھی کبھی تو لگتا میں نے سحری میں بھنگ کے پکوڑے کھا لیے تھے۔ خیر آپ ہی مجھے جگا دیتے آپ نے بھی نہیں جگایا۔ چلیں چھوڑیں یہ بتائیں کہ افطاری میں کیا کھائیں گے آپ میں وہ بنانے کی کوشش کروں گی۔"

آخر میں ایک دل والا ایموجی بنایا گیا تھا۔ ابصار نے پیغام پڑھ کر بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا۔ چہرے پر مسکراہٹ چمکی تھی۔

"منہا کرمانی ! تم کبھی نہیں سدھر سکتی۔"

اس نے منہ میں کہا اور اس کے پیغام کا جواب لکھنے لگا۔

"تم بناؤ گی یقین نہیں آرہا۔"

اس نے مسکراہٹ دبانے والا ایموجی بھیجا تو دوسری جانب سے منہا نے غصے سے بھرا ہوا ایموجی بھیج دیا۔

"آپ بس ڈش بولیں زیادہ باتیں سنانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

اسے غصہ آیا تھا۔ اس کے غصے کو دیکھ کر ابصار محظوظ ہوا تھا۔

"بریانی بنا لینا پھر آج افطاری میں آخر کو تمہارے جوہر بھی تو دیکھنے ہیں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے قہقہہ لگانے والا ایموجی بھیجا اور موبائل بند کر کے رکھ دیا اسے معلوم تھا اب منہا جواب نہیں دے گی۔ وہ بریانی بنانے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دے گی۔ ابصار کو اب شام کا انتظار تھا۔ اسے واقعی ہی تجسس تھا کہ منہا بریانی کا کیا حشر کرتی ہے۔ وہ سر جھٹک کر کام کرنے لگا۔ ابھی اس نے فون رکھا ہی تھا کہ محاد اندر آ گیا۔

"جی بھیا ! آپ نے بلایا مجھے ؟"

اس نے مودب بن کر پوچھا تو ابصار نے اس کی جانب دیکھا۔

"بیٹھو۔۔"

اس نے سامنے رکھی ہوئی کرسی کی جانب اشارہ کر کے اسے بیٹھنے کو کہا تھا۔ محاد تجسس میں گھری کیفیت میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ آئرہ کا کیا چکر ہے ؟"

وہ فائل بند کر کے آرام سے کرسی کی پشت سے کمر ٹکا کر بیٹھا تھا۔ اس کے سوال پر محاد اپنی جگہ سے اچھل ہی گیا۔

"کہ۔۔۔ کیا مطلب ؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

اس کے چہرے کے تاثرات اس کے لہجے کا ساتھ دینے سے انکاری تھے۔ ابصار نے گہری سانس بھری تھی۔

"دیکھو محاد ! سچ سچ بتاؤ کیا چکر ہے آئرہ کا۔ تم اور شافع اس دن لان میں بات کر رہے تھے۔ میں نے سن لیا تھا مگر مجھے پوچھنے کا موقع نہیں ملا۔"

اس کے چہرے پر از حد سنجیدگی تھی۔ نگاہیں مسلسل محاد کے چہرے پر ٹکائے وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔

"پہلے سمسٹر سے پسند کرتا ہوں اسے۔ آپ کی شادی سے بھی پہلے کا۔"

اسے جب لگا کہ اب خاموش رہنے سے بات نہیں بنے گی تو اس نے زبان کھولنے میں ہی عافیت جانی تھی۔

"اور وہ کیا کہتی ہے؟"

میز سے پین اٹھا کر گول گول گھماتے ہوئے ابصار نے پوچھا تو محاد نے گہری سانس بھری۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"مسئلہ ہی یہی ہے بھیا ! کہ وہ کچھ کہتی نہیں ہے۔ہم دونوں بیسٹ فرینڈز ہیں۔بیسٹ فرینڈز اگر لائف پارٹنر بھی بن جائیں گے تو کیا حرج ہے مگر آئرہ کی مجھے سمجھ نہیں آتی۔میں بارہا اس سے کتنی ہی بار اپنی پسندیدگی کا اظہار کر چکا ہوں مگر وہ آگے سے کچھ بولتی ہی نہیں ہے۔"

اب کی بار محاد کے چہرے پر مایوسی واضح تھی۔ابصار نے ساری بات سمجھتے ہوئے ایک گہرا ہنکارا فضا کے سپرد کیا تھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ تمہیں پسند کرتی ہے مادی؟"

ابصار کا سوال بڑا ہی برجستہ سا تھا۔محاد ایک لمحے کے لیے گڑبڑایا تھا۔

"کیا وہ واقعی ہی اسے پسند کرتی تھی۔کیا اسے اس بات پر یقین تھا۔"

اس نے فوری اپنے دل میں جھانک کر اس سوال کا جواب مانگا تھا۔دل نے چیخ چیخ کر ہاں کہا تھا۔

"مجھے یقین ہے بھیا ! کہ وہ مجھے پسند کرتی ہے بس کچھ ہے جو اسے اظہار کرنے سے روکے ہوئے ہے۔"

محاد پورے یقین سے بولا تھا۔ابصار نے اس کی بات سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"دیکھو مادی ! ہم کسی کو بھی زبردستی اس رشتے میں باندھ نہیں سکتے۔ تمہیں اسے وقت دینا چاہیے۔ دیکھو تو سہی کہ آخر کو اس کی زندگی میں ایسی کیا چیز ہے جو اسے اس قدم کو اٹھانے سے روکے ہوئے ہے۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ جب بھی آئرہ کے لیے ان کے گھر جانا ہوگا ہم ضرور جائیں گے میں گھر والوں سے بات کروں گا مگر پہلے تمہیں خود آئرہ کے جو بھی تحفظات ہیں انہیں دور کرنا ہوگا۔ میری بات سمجھ رہے ہو نا؟"

اس نے اپنی بات سمجھا کر اس کی جانب دیکھا تو محاد نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ کچھ دیر مزید بیٹھ کر وہ اٹھ کر اپنے دفتر کی جانب بڑھ گیا تھا مگر ابصار سے بات کرنے کے بعد اس کے دل میں کافی سارے سوال پیدا ہوئے تھے۔ اسے اب ایک ایک کر کے ہر سوال کا جواب ڈھونڈنا تھا اور یقیناً اسے یہ خود ہی کرنا تھا۔

****

وہ اس سے میسج پر بات کر کے فل تپی ہوئی نیچے اتری تھی۔ لاونج میں بیٹھی ہوئی ماریہ بیگم اور دادی اسے دیکھ کر چونکی تھیں۔

"تجھے تو ہم نے اوپر بھیجا تھا۔ تو پھر آ گئی۔ توبہ بھئی ویسے بڑی ہی تو کوئی ڈھیٹ قسم کی لڑکی ہے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

دادی کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے گویا ہوئیں تو منہا نے شرمندگی سے نگاہیں جھکا لیں۔

"سوری دادی ! لیکن اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ سر بھی درد نہیں کر رہا۔ امی ! میں سوچ رہی ہوں آج بریانی نہ بنا لیں۔ آپ سکھائیں گی کیا مجھے بنانا؟"

وہ پُرجوش انداز میں بولی تو سیڑھیوں سے آتی لاریب اور مائدیہ نے مصنوعی حیرت کا اظہار کیا البتہ لائقہ کسی کونے کُدرے میں پڑی سو رہی تھی۔

"خیر تو ہے نا تجھے کیا شوق چڑھ گیا روزے کے ساتھ کھپنے کا؟"

علیزے چچی کو بھی اس سے ہمدردی ہوئی تھی۔

"لگتا ہے بھیا نے کوئی فرمائش کی ہے۔ ورنہ بھابھی کبھی بھی کچن کے کاموں میں اتنی سرگرم نہیں رہیں۔"

مائدیہ نے لاریب کے کانوں میں سرگوشی کی تو اس نے سمجھ کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ انہیں گھر میں لائیو ٹیلی کاسٹ دیکھنے کا جو مزہ آ رہا تھا وہ تو شاید ٹی وی کے بھی کسی ڈرامے میں نہ آتا۔

"ایویں ہی چچی جان ! کام سیکھنے سے ہی تو آتا ہے ایسا میری ماما کہتی ہیں۔ میں بھی بس سیکھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ مصنوعی مسکراتے ہوئے گویا ہوئی تو علیزے چچی، ماریہ بیگم اور دادی سمیت سب نے اسے ستائش سے دیکھا۔ یعنی وہ خود سے کچھ سیکھنا چاہتی تھی۔ یہ تو ایک اچھی علامت تھی۔

"ٹھیک ہے آجاؤ پھر چلیں باورچی خانے میں سیکھاتے ہیں تمہیں کہ تہہ والی چکن بریانی کیسے پکاتے ہیں۔"

ماریہ بیگم تو ایسے کاموں میں آگے ہی پیش پیش ہوتی تھیں جو بھی کوئی کھانے پکانے والا کام ہوتا۔ وہ فوری سے پہلے خود کو پیش کر دیتیں۔ ان کا تو بس نہیں چلتا تھا کہ ماسٹر شیف کے مقابلے میں حصہ ہی لے ڈالیں۔

وہ باورچی خانے میں آئی اور کمر کس کر بریانی بنانے لگی۔ یہ تھی سیاں جی کو خوش کرنے کی پہلی سیڑھی۔ کہتے ہیں مردوں کے دل کا راستہ پیٹ سے ہو کر جاتا ہے۔ تب ہی شاید کچھ مردوں کے پیٹ اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ انہیں اٹھنے بیٹھنے میں بھی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

پیاز کاٹنے شروع کیے تو آنسوؤں کی ندیاں بہہ گئیں۔ ماریہ بیگم کے ساتھ ساتھ لاریب اور مائدہ یہ اسے دیکھ دیکھ کر ہنس رہی تھیں۔ لاریب نے تو چھپ کر اس کی پیاز کاٹنے کی ویڈیو بنائی اور آرام سے ابصار کے نمبر پر بھیج دی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"کافی مشکل ٹاسک نہیں دے دیا آپ نے ہماری بھابھی کو؟"

لاریب نے ویڈیو کے نیچے لکھ کر زبان نکالنے والے لاتعداد ایموجی بھیج دیے۔ کچھ ہی دیر بعد ابصار کا جواب موصول ہوا تھا۔

"آپ کی بھابھی کو امپریس کرنے کا جنون چڑھا ہوا۔ میں نے سوچا ذرا اچھی طرح ان کا جنون اتارا جائے۔"

ابصار نے منہ پر ہاتھ رکھنے والا ایموجی بھیجا تو لاریب کا منہ بن گیا۔

"بہت ظالم ہیں بھیا آپ۔"

اس نے مایوس ہو کر بھیجا تھا۔

"اسے ظلم نہیں عقل مندی کہتے ہیں ڈیئر سسٹر" !

وہ جواب بھیج کر فوری سے بیشتر آف لائن ہوا تھا۔

لاریب نے مایوسی سے فون بند کیا اور باورچی خانے میں منہا کی مدد کے لیے جا پہنچی۔ جواب ماریہ بیگم کی ہدایت کے مطابق گوشت بھون رہی تھی۔

"لگ تو رہا ہے بھابھی ! کہ کچھ اچھا ہی پکے گا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ بُھنے ہوئے گوشت کی خوشنو سونگتے ہوئے بولی تو منہا نے جوش سے اس کی جانب دیکھا۔

"اللہ تمہاری زبان مبارک کرے آمین۔"

وہ ایسے خوش ہو رہی تھی جیسے اپنی تمام تر توانائی آج ہی کے دن اس بریانی پر ضائع کرنے والی ہو۔ وہ پہلی بار انتہائی دل سے اپنے شوہر کے لیے اس کی فرمائش کے عین مطابق کچھ بنا رہی تھی۔ دل میں اس خیال کے تحت ہی گدگدی سی ہو رہی تھی کہ خوبصورت بریانی کو دیکھ کر ابصار کرمانی کا کیا ردِ عمل ہو گا۔ محبت یونہی بے لوث انسان سے سب کچھ کرواتی چلی جاتی ہے۔ وہ نہیں دیکھتی کہ کسی نے ہمیں کیا دیا ہے اسے صرف اپنے دینے سے غرض ہوتی ہے۔ اسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی آپ کو ہنس کر مل رہا ہے کہ نہیں اس نے تو بس خود سب کو ہنس کر ملنا ہوتا ہے۔ یہی تو اس کا فلسفہ ہے یہی تو اس کا اصول ہے۔ یہ صرف دینے پر یقین رکھتی ہے۔ مانگنے کی نہ تو اس میں سکت ہوتی ہے اور یہ نہ تو کسی سے مانگ سکتی ہے۔ اسی لیے تو یہ محبت کہلاتی ہے کیونکہ یہ بنا کسی غرض کے ہوتی ہے۔

READERS CHOICE

تم کیا جانو محنت کے "م" کا مطلب

مل جائے تو معجزہ نہ ملے تو موت

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

تم کیا جانو محبت کے "ح" کا مطلب
مل جائے تو حکومت نہ ملے تو حسرت

تم کیا جانو محبت کے "ب" کا مطلب
مل جائے تو بہادری نہ ملے تو بلا

تم کیا جانو محبت کے "ت" کا مطلب
مل جائے تو تخت و تاج نہ ملے تو تنہائی

****

بھارہ کہو بازار کے اختتام پر بنے ہوئے بیگ ہاؤس میں اس لمحے افطاری کی تیاریاں اپنے پورے جوبن پر تھیں۔ زرین بیگم ملازمہ کے ساتھ مل کر آئرہ اور شہر یار بیگ کی پسند کی چیزیں بنا رہی تھیں۔ وہ دونوں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

باپ بیٹی سموسوں پکوڑوں کے دلدادہ تھے۔ آلو کے سموسے ہوں یا چکن کے۔ سبزیوں والے ہوں یا قیمے والے انہیں کوئی انکار نہیں تھا اسی طرح سادے آلو کے پکوڑوں سے لے کر پالک کے پکوڑوں تک وہ سب اتنے شوق سے کھاتے کہ کوئی حد نہیں۔ عصر کی نماز کے بعد تو آئرہ کے بقول ویسے ہی گھڑی کی سوئیاں رک سی جاتی تھیں۔ وہ آے آر وائی پر وسیم بادامی کی رمضان ٹرانسمیشن لگا کر بیٹھی اپنا وقت گزار رہی تھی۔

"اف ماما ! ابھی بھی پورا ڈیڑھ گھنٹہ رہتا ہے۔"

اس نے ٹی وی کی سکرین سے نگاہیں ہٹا کر گھڑی پر ڈالی تو منہ بناتے ہوئے بے ساختہ بول اٹھی۔

"تم تو ایسے بول رہی ہو جیسے تم نے صبح سے فصلوں میں ہل چلایا ہے یا سارے بھارہ کھو کے پہاڑ تم ہی توڑ کر آئی ہو۔ سارا دن سے یہاں فارغ بیٹھی بستر توڑ رہی ہو اور ابھی بھی تمہارا وقت نہیں گزر رہا۔ ارے میں تو کہتی ہوں کہ اگر یونیورسٹی سے چھٹیاں ہو ہی گئی ہیں تو تھوڑی گھر داری ہی سیکھ لو۔ دیکھا پھوہڑ رہنے سے منہا کو سسرال میں کتنے مسئلے ہو رہے ہیں۔ یہ تو شکر ہے کہ اس کا سسرال اچھا ہے۔ کوئی باتیں نہیں سنائیں۔ آرام سے پیار سے اپنی بیٹی بنا کر اسے سارے کام سیکھا رہے ہیں۔ یہاں تمہارا اللہ جانے کیا بننا ہے۔ ایک سے بڑھ کر ایک نالائق اولاد دی ہے اللہ نے مجھے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ ساتھ ساتھ پکوڑے کڑاہی میں ڈال رہی تھیں ساتھ ساتھ اس کی کلاس لینے کا سلسلہ بھی جاری تھا۔

"یہ اچھا ہے بھئی۔ ایک تو بیچاری لڑکیاں پڑھیں بھی اوپر سے یہ ہانڈی چولہا بھی وہی کریں۔ واہ واہ ایسے سسرال والوں کو شرم نہیں آتی جو کہتے ہیں لڑکی کے پاس ایم۔بی۔بی ایس کی ڈگری بھی ہو اور وہ توے پر روٹی ڈالے تو وہ بھی گول پکے خود چاہے ساس کی ڈگری کے بغیر ہی نقشے پکتے ہوں۔"

وہ جھنجھلا کر بولی تو زرین بیگم نے اس کی قینچی کی طرح چلتی زبان کو دیکھ کر کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"جس طرح کے تمہاری زبان کے جوہر ہیں نا کوئی تمہیں یہاں بیاہنے آ ہی نہ جائے۔"

وہ تو مکمل طور پر آئرہ پر تپی ہوئی تھیں۔ مگر وہاں پرواہ کسے تھی وہ تو آرام دہ انداز میں صوفے پر نیم دراز اپنے بارے میں اپنی ماں کے یہ تمام تبصرے باخوبی سن رہی تھیں۔

"ویسے ماما میں ایک بات سوچ رہی تھی۔"

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولی تو زرین بیگم پکوڑوں کا آمیزہ کڑاہی میں ڈال کر باہر نکل آئیں جیسے آئرہ نے پتا نہیں کونسی کوئی بہترین بات سوچ لی ہوگی۔

"میں سوچ رہی ہوں کہ اگر لڑکوں کی مائیں شادی سے پہلے انہیں بھی تھوڑا بہت کھانا پکانا سیکھا دیں تو ویسے کوئی حرج تو نہیں ہے۔ دونوں کو تھوڑا بہت آتا ہوگا تو ہاتھ ٹوکا تو ہو ہی جائے گا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ ایسے کہہ رہی تھی جیسے بڑی ہی کوئی ناقص قسم کی معلومات دے رہی ہو۔زرین بیگم کی تو آنکھیں باہر اُبلنے کو تھیں۔بیٹی کے نادر خیالات سن کر انہیں تو اس کی شادی کہیں بھی ہوتی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

"آہ آئزہ ! دل کر رہا چپیڑ مار کر تیرا منہ دوسری سائیڈ پر لگا دوں۔بند کرو یہ ٹی وی اور آکر برتن رکھو۔افطاری کے بعد پھر منہا کو عید بھی دینے جانا ہے۔"

انہوں نے یاد آنے پر اسے کہا تو وہ صوفے سے اٹھ کر کچن میں آ گئی۔جہاں ملازمہ نے برتن نکال کر کاؤنٹر پر رکھے ہوئے تھے۔اسے اب یہ سارے برتن ڈائینگ ٹیبل پر لگانے تھے۔وہ یہ کام خوشی خوشی کرتی تھی کیونکہ ایک یہی تو کام تھا جو اسے کرنا آتا تھا۔دونوں بہنیں ہی رج کر نکمی تھیں۔

****

اس نے بریانی کو دم لگا کر ڈھکن دیا تو دل میں ڈھیروں اطمینان اتر آیا۔اس نے زندگی میں پہلی بار بہت ہی دل لگا کر کوئی چیز بنائی تھی۔اسے انتظار تھا کہ کب سب کھا کر اسے بتائیں گے کہ اس کی بریانی کیسی بنی ہے۔قریب ہی دوسرے چولہے پر پکوریاں تلی جا رہی تھیں جبکہ فریج میں دہی بھلوں کا ڈونگا بنا کر پہلے سے ہی نصب کیا جا چکا تھا۔روح افزا والا شربت جو کہ منہا کو سخت بُرا لگتا تھا کرمانی ہاؤس والوں کے دستر

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

خوان کی رونق تھا۔ سب روح افزا کو آبِ حیات سمجھ کر پیتے تھے اور منہا کو ویسے ہی اس لال شربت کو دیکھ کر عجیب سی کوفت ہوتی تھی۔ دھیرے دھیرے سارے لوازمات تیار ہو چکے تھے۔ بریانی کا دم ہوا تو اس نے چولہا بند کر دیا اور باہر آ گئی۔ باہر لان میں ابصار کی گاڑی کا ہارن بجا تو اس کے دل کی دھڑکن ابھر کر مدہم ہوئی تھی۔ دل میں ڈر بھی پیدا ہوا تھا کہ اگر اسے بریانی اچھی نہ لگی تو سب کے سامنے اس کی کافی بے عزتی ہو جائے گی مگر پھر دماغ میں ماؤنٹین ڈیو کی مشوری یاد آئی تو تھوڑا حوصلہ ہو گیا۔

"نہیں منہا ڈر کے آگے تو جیت ہے۔"

اس نے دل ہی دل میں خود کو جوش دلایا اور سر پر دوپٹہ جماتی ہوئی میز پر لاریب، لائقہ اور مائدیہ کے ساتھ چیزیں رکھنے لگی۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہم ہیں غاضی۔۔۔۔ ہم ہیں شہید۔۔"

وہ دل ہی دل میں نعرے بلند کرتی ہوئی اپنا کام کرنے لگی۔

وہ تازہ دم ہو کر افطاری کے لیے نیچے آ چکا تھا۔ محاد، احد اور ولی صاحب بھی ڈائینگ ٹیبل پر آ چکے تھے۔ کرمانی ہاؤس میں سارے بڑے افطاری کے ساتھ ہی کھانا کھا لیتے تھے اس لیے افطاری کے لوازمات کے

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

ساتھ ہی کھانا بھی رکھ دیا جاتا۔ منہا نے بریانی کے ساتھ دہی کا رائتہ اور شامی کباب بھی تل لیے تھے تاکہ بریانی کا لطف دوبالا ہو جائے۔

"واہ واہ آج تو میز پر بڑی اچھی خوشبو آ رہی ہے۔"

ولی صاحب نے میز پر موجود لوازمات کو دیکھتے ہوئے کہا تو دادی نے فخریہ پیشکش کے طور پر منہا کی جانب دیکھا ہو بالکل ویسے ہی جیسے افتتاحیہ تقریب میں افتتاح کرنے والی چیز کی جانب دیکھا جاتا ہے۔

"آج اپنی منہا نے افتتاح جو کیا ہے چولہے کا اس لیے ہی اتنی سوہنی خوشبو آ رہی ہے۔"

دادی نے تبسم سے کہا تو ولی صاحب کے ساتھ ساتھ احد صاحب نے بھی حیرت سے منہا کی جانب دیکھا۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ جیتی رہو۔"

انہیں حقیقتاً خوشی ہوئی تھی۔ البتہ جس کڑوے کریلے کے لیے ساری محنت کی تھی وہ منہ گھنگھیاں ڈال کر بیٹھا ہوا تھا۔ اسے دیکھ دیکھ کر منہا کو ایویں غصہ چڑھی جا رہا تھا۔ باہر اذان کی آواز آئی تو سب نے دعا پڑھ کر کھجوریں اٹھالیں۔ دودھ روح افزاء خاندانی مشروب سے افطاری کی گئی اس کے بعد چل سو چل۔۔۔ جوں جوں گھر والوں کے ہاتھ بریانی کی ڈش کی جانب جا رہے تھے منہا کے دل کی دھڑکن بھی بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آئی تھی کہ بھلا ایسا کیوں ہوتا ہے کہ سسرال میں پہلی دفع

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

کوئی چیز بناؤ تو یوں محسوس ہوتا جیسے خدا نخواستہ آپ نے سسرال میں کھانا نہیں دوسری جنگِ عظیم میں حصہ لے لیا ہو۔ جہاں غلطی پر آپ کو حقیقتاً اکیس توپوں کی سلامی دی جائے گی۔

" آل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔"

وہ دل ہی دل میں ورد جاری رکھے ہوئے تھی۔ کیونکہ اب ڈش کا چمچ اس کے ہلا کو خان کے ہاتھ میں تھا۔ ابصار نے صرف ایک نگاہ سامنے بیٹھی ہوئی منہا کرمانی پر ڈالی تھی جس نے اس کی فرمائش پر یہ بریانی بنائی تھی۔

"زبردست بیٹا ! بہت ہی اچھی بریانی بنائی ہے تم نے تو بھئی واہ اپنی ساس سے بھی نمبر لے گئی ہو۔"

احد صاحب نے چمچ بھر کر منہ میں ڈالتے ہوئے کہا تو منہا کا رکا ہوا سانس بحال ہوا۔ اس سے تو کچھ کھایا بھی نہیں گیا تھا۔ پلیٹ میں چیزیں سجائے وہ برائے نام صرف کھا رہی تھی دھیان اس کا سارا بریانی سے انصاف کرتے لوگوں پر تھا۔ ایک ایک کر کے سب نے تعریف کی مگر جس کے منہ سے تعریف سننے کو دل بلیوں اچھل رہا تھا وہ آرام سے ایک پلیٹ کھانے کے بعد دوسری لے کر کھا چکا تھا مگر مجال تھی جو اپنی چپ کا روزہ اس نے توڑا ہو۔ ایسا لگ رہا تھا وہ کھانا کھاتے ہوئے بات نہ کرنے والے اصول پر سب سے زیادہ عمل کرتا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"یہ لو بھئی پہلی بار اتنا لذیذ کھانا بنانے پر تمہارا انعام دل خوش کر دیا ایمان سے۔"

احد صاحب نے جیب سے پانچ سو کا نوٹ نکال کر دیا تو ولی صاحب نے بھی ان کی دیکھا دیکھی جیب ڈھیلی کی اور دادی تو آگے ہی انتظار میں تھیں۔ انہوں نے تو منہا کو پورا ہزار روپیہ دیا تھا۔

"واہ ایک بریانی بنانے پر میں اتنی امیر ہو گئی۔"

اس نے دل ہی دل میں خود کو داد دی اور پیسہ وصول پر فارمینس دینے کے بعد باقی لڑکیوں کے ساتھ برتن سمیٹنے لگی۔ ابصار کرمانی کی تو وہ اچھی خبر لینے کا ارادہ کر کے وہ مغرب کی نماز کے لیے جانے لگی۔

"چلو بھئی اب تو لاریب ! تم اچھی سی چائے پلا دو۔ قسم سے شدید طلب ہو رہی ہے۔ میں تب تک نماز پڑھ کر آتی ہوں۔"

وہ کہتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ مسلسل باورچی خانے میں کام کرنے کے باعث اس کی حالت کافی خراب ہو چکی تھی۔ اوپر سے آئرہ کے پیغام نے اسے اپنا حلیہ درست کرنے پر مجبور کیا تھا۔ اس نے وضو کر کے نماز پڑھی اور پھر کپڑے نکال کر شاور لینے کی غرض سے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔ وہ پیچ اور گرے امتزاج کے شیفون کے سوٹ میں ملبوس تھی۔ شیفون کی پیچ قمیض پر گرے چھوٹی سی لیس گلے اور دامن پر لگی ہوئی تھی۔ اسی طرح دوپٹے کے چاروں کونوں کو بھی اس لیس نے خوبصورت بنایا ہوا

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

تھا۔اس نے اپنے گیلے بال سلجھائے اور چہرے پر بالکل ہلکا سانہ نظر آنے والا میک اپ کر لیا۔ جس نے اسے ایک دم ترو تازہ بنا دیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ابصار اب تراویحوں کے بعد ہی کمرے میں آئے گا۔اس کی خبر تب تک کے لیے ملتوی کرتے ہوئے وہ خود نیچے آگئی جہاں لاریب چائے بنا کر کپوں میں ڈال رہی تھی۔

"واہ بھابھی فریش فریش ہو گئی ہیں۔"

لاریب نے اسے ستائشی نظروں سے دیکھا تو وہ جھینپ کر مسکرا دی۔

"وہ آئرہ کا فون آیا تھا ماما، بابا اور وہ آرہے ہیں تو میں نے سوچا تھوڑا سا فریش ہو جاؤں۔"

وہ اس کے ہاتھ سے اپنا چائے کا مگ پکڑتے ہوئے بولی تو لاریب سمجھ کر مسکرا دی۔

"کون آرہا ہے؟"

محاد باورچی خانے کے اندرونی حصے سے بر آمد ہوا تھا۔

"تم مسجد نہیں گئے؟"

اسے دیکھ کر منہا نے حیرت سے کہا تو محاد کھسیانی ہنسی ہنس دیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ایویں بھابھی ! آج روزہ کھول کر بالکل ہی میری ہمت ختم ہو گئی تھی۔یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے میری ٹانگوں سے جان نکال لی ہو۔"وہ بیچاری سی شکل بناتا ہوا گویا ہوا تو منہا نے گھور کر اس کی جانب دیکھا۔

"مادی ! کھانے ٹھوستے ہوئے تو تمہاری ٹانگوں میں کچھ نہیں ہو رہا تھا۔تراویحاں پڑھتے ہوئے تمہاری ٹانگوں سے جان نکل گئی تھی۔"

وہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے گویا ہوئی تو محاد نے دانت نکال کر اس کی جانب دیکھا۔

"وہ تو ہاتھوں سے کھا رہا تھا۔ٹانگیں تو تب بھی دکھ رہی تھیں۔"

اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو منہا نے نفی میں سر ہلا کر اس کی جانب دیکھا۔

"بہت ہی کوئی بڑی فلم ہو تم ویسے۔"

وہ کہتے ہوئے باورچی خانے سے باہر نکل آئی۔پیچھے محاد آئرہ کی آمد کے بارے میں ہی سوچتا رہ گیا۔

وہ ابھی محاد سے نمٹ کر فارغ ہوئی ہی تھی کہ دروازے پر گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔

"جاؤ دیکھو مادی ! اگر ٹانگوں میں کچھ درد کم ہے تو۔۔۔ورنہ میں پھر خود جا کر دیکھ لیتی ہوں۔"

وہ اسے ایموشنل بلیک میل کرتے ہوئے بولی تو محاد نے نتھنے پھلا کر اس کی جانب دیکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ہیں نا پھر ابصار بھیا کی بیوی۔ بالکل ہی ان پر چلی گئی ہیں۔ طعنے مارنے سے باز نہیں آتی ہیں۔"

وہ منہ پھلاتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا۔

"ان پر کہیں چلی ہی نہ جاؤں میں۔ سیلفش کڑوا کریلا ! ہونہہ"

وہ کہتے ہوئے اپنے بال درست کرنے لگی۔

"اسلام علیکم ! "

زرین بیگم اور آئرہ نے اندر داخل ہوتے ہوئے باآوازِ بلند کہا تو وہ مسکرا کر ان کی جانب بڑھی۔

"وعلیکم اسلام کیسی ہیں آپ؟"

اس نے گلے ملتے ہوئے منہا نے ان کا احوال پوچھا تھا۔

"شکر اللہ کا کہاں ہیں بھئی سارے گھر والے؟"

اسے تنہا لاونج میں دیکھ کر وہ بولیں تو منہا مسکرا دیں۔

"دادی جان کے ساتھ ان کے کمرے میں نماز پڑھ رہی ہیں امی اور چچی جان باقی لڑکیاں ادھر ہی کہیں ہونگی۔ آئیں نا آپ۔۔"

اس نے ڈرائینگ روم کی بتی جلاتے ہوئے انہیں اندر بٹھایا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"بابا نہیں آئے؟"

اس نے ان کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

"آئے ہیں گاڑی لگا رہے تھے آتے ہی ہونگے۔ بیٹھیں آپ میں امی وغیرہ کو دیکھتی ہوں۔"

انہیں بٹھا کر وہ باہر نکلی تھی۔ محاد پتا نہیں دروازہ کھول کر کہاں غائب ہوا تھا۔

"مائدیہ،لاریب ! "

اس نے سیڑھیوں میں کھڑے ہو کر آواز لگائی تو دونوں نیچے اتر آئیں۔

"آئرہ اور ماما بابا آئے ہیں۔"

اس نے ان سے کہا تو وہ فٹافٹ نیچے آ گئیں تب تک امی بھی نماز پڑھ کر باہر آ چکی تھیں۔

سلام دعا کے بعد سارے بڑے ڈرائینگ روم میں ہی بیٹھ گئے۔ کچھ دیر کے بعد مرد حضرات بھی نماز پڑھ کر واپس آ گئے تو باتوں کی لمبی محفل جم گئی۔ رمضان کے گزرنے کے ساتھ ساتھ عید کی تیاریوں سے لے کر لاریب کے نکاح تک ہر موضوع پر گفتگو کی گئی تھی۔ زبردستی شہریار بیگ کے منع کرنے کے باوجود چائے کا اہتمام کیا گیا تو ساتھ دیگر لوازمات سے میز سجا دیا گیا۔ لمبی گفتگو کے بعد آخر میں انہوں نے منہا کو وہ ٹوکرے تھمائے تھے جو وہ اپنے ساتھ لے کر آئے ہوئے تھے۔ ایک مٹھائی کا ٹوکرا تھا تو دوسرے میں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس کے اور ابصار کے لیے کپڑے اور چیزیں تھیں پیسوں کا لفافہ پکڑانے کے بعد انہوں نے اجازت چاہی تھی مگر بچے تو کہیں دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ منہا کو اوپر آئرہ کو بلانے بھیجا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔

****

وہ دونوں ٹیرس پر کھڑے تھے۔ آسمان پر چمکتے ہوئے چاند کی ٹھنڈی میٹھی روشنی آئرہ کے گلابی چہرے پر پڑ کر اسے اور صبیح بنا رہی تھیں۔ سرخ اور ہرے امتزاج کے فراک میں وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔ محاد بس بار بار اس کا چہرہ ہی دیکھی جا رہا تھا۔

"کیا خواب ہیں تمہارے زندگی میں ؟"

اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے محاد نے پوچھا تو وہ دھیرے سے مسکرا دی۔

"بہت ساری پڑھائی کرنا اور پھر کسی اچھی سی جگہ پر کام کرنا۔ میں اپنی محنت ضائع نہیں کرنا چاہتی۔"

وہ ایک جذب سے بولی تو محاد نے ایک گہری سانس بھری۔

"اگر میں تمہارا یہ خواب پورا کرنے میں تمہارا ساتھ دوں تو کیا تم مجھ سے شادی کرو گی آئرہ ؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ ایک دم ہی بولا تھا۔ آئرہ نے حیرت سے اس کے جذبوں سے کھلتے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔ جہاں امید کے لاتعداد جگنو ٹمٹمارہے تھے۔

"میں ابھی شادی کرنا ہی نہیں چاہتی محاد ! "

وہ پُر سکون انداز میں بولی تو محاد نے آنکھیں موند کر کھولیں۔

"کرنا ہی نہیں چاہتی یا مجھ سے کرنا نہیں چاہتی ؟"

وہ بڑے ہی آرام سے اپنے دل میں مچلتا سوال اس پر عیاں کر گیا تھا۔

"ایسی بات تم نے کی بھی کیسے۔۔۔ شادی کرنے کے لیے اگر میرے پاس کوئی بھی آپشنز ہوں تو ان میں سے ہمیشہ بیسٹ آپشن تم ہی ہو گے میرے لیے یہ بات یاد رکھنا۔"

وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولی تو محاد نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے دل پر رکھا۔

"یہ دھڑکن سن رہی ہو آئرہ ! کس قدر تیز ہے۔ جانتی ہو یہ کب ہوتا ہے؟"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو آئرہ نے بھنویں اچکا کر اس سے جواب طلب کیا۔

"جب تم میرے آس پاس ہوتی ہو میری نگاہوں کے سامنے۔۔۔ تمہارا ہر خواب میں پورا کروں گا لیکن شادی اب یا تب تمہیں مجھ سے ہی کرنی ہے یاد رکھنا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام سے ہٹاتے ہوئے اس نے کہا تو آئزہ نگاہیں جھکا گئی۔

"رومیو جولیٹ ! ہو گیا ہو تو ماما بابا جانے کے لیے تیار کھڑے ہیں۔"

منہا نے سینے پر بازو لپیٹتے ہوئے کہا تو دونوں گڑبڑا کر ایک دوسرے سے دور ہوئے۔

"تم تو گھر جاؤ مادی ! تمہیں تو میں پوچھتی ہوں صبر کرو ذرا۔"

وہ محاد کو وہیں ٹیرس پر چھوڑ کر آئزہ کو لیے باہر نکل گئی۔

"میں تمہیں سب سمجھاتی ہوں منہا ! "

منہا کی مسلسل خاموشی کو دیکھتے ہوئے آئزہ نے آہستگی سے کہا تھا۔

"فکر نہیں کرو میں سب سن لوں گی۔۔ ابھی تم جاؤ اپنے گھر۔ ماما بابا تمہارا انتظار کر رہے ہونگے۔"

سیڑھیاں اتر کر اس نے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائی اور ان لوگوں کو گیٹ تک چھوڑنے سب کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ کچھ ہی دیر میں گاڑی ان کی حدود سے باہر نکل گئی تھی۔ منہا بھی سب کے ساتھ اندر آ گئی۔ سب دھیرے دھیرے کر کے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے مگر اس کا دماغ مسلسل آئزہ اور محاد میں ہی اٹکا ہوا تھا۔ آخر کو جو بھی ان دونوں کے درمیان تھا وہ اگر واقعی ہی سنجیدہ نوعیت کا تھا تو وہ لوگ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

گھر والوں کو کیوں شامل نہیں کر رہے تھے۔ نہ تو بیگ ہاؤس کے مکین اتنی تنگ ذہنیت کے مالک تھے اور نہ ہی کرمانی ہاؤس والوں کی ذہنیت چھوٹی تھی۔ وہ گہری سانس بھر کر اپنے کمرے میں داخل ہو گئی۔

***** سامنے ہی ابصار صاحب بستر پر نیم دراز تھے۔ اسے دیکھ کر منہا کو کھانے کی میز پر اس کی برتی ہوئی بے نیازی یاد آئی تھی۔ وہ غصے میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ کانوں میں پہنے ہوئے ٹاپس ابھی اتار کر اس نے میز پر دھرے ہی تھی کہ سماعتوں سے اس کی آواز ٹکرائی۔

"سنو ! تمہیں سر دبانا آتا ہے؟"

اس نے شیشے میں بستر پر شاہی انداز میں نیم دراز ابصار کرمانی کی جانب دیکھا تھا۔

"نہ۔۔۔ نہیں میرا مطلب ہے کہ میں نے پہلے کبھی ایسی کسی ایکٹیویٹیز میں پارٹ نہیں لیا۔"

وہ کندھے اچکا کر بظاہر سہمے ہوئے لہجے میں بولی تھی مگر اندر سے اس کا دل چاہ رہا تھا اس کڑوے کریلے کا حشر کر دے۔ دنیا میں اس کی آزمائش تھا یہ ابصار کرمانی تو۔ ایک شدید جھرجھری نے اسے گھیرا تھا۔

"نہیں لیا تو اب لے لو۔ شوہر کی خدمت کرنا ویسے بھی بیوی کا اولین فرض ہوتا ہے۔ آجاؤ شاباش سر دباؤ میرا شدید دکھ رہا ہے۔"

اس نے اپنی کنپٹیاں مسلتے ہوئے کہا تو منہا کا جی چاہا اس کے سر کی بجائے گلا دبا دے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"اللہ پوچھے ماما بابا آپ کو۔ پتا نہیں کیا بگاڑا تھا میں نے آپ کا جو یہ ابصار کرمانی جیسا ہٹلر پسند کیا میرے لیے۔ اور کر منہا ارینج میرج۔ شادی کروں گی تو ارینج ہی کروں گی۔ لو ہو گئی ارینج میرج۔ کم از کم لو ہوتی تو اپنے شوہر کو انگلیوں پر تو نچا لیتی یہاں تو یہی مجھے انگلیوں پر نچا رہا ہے۔"

اس نے دل ہی دل میں سوچا اور منہ بنا کر بستر کی جانب بڑھ گئی۔ اس کا بنا ہوا منہ دیکھ کر ابصار کو مزہ تو بہت آیا تھا مگر وہ سنجیدہ صورت بنا کر آنکھیں موندے لیٹا رہا۔

"بریانی کی دو پلیٹیں خاموشی سے چٹ کرتے ہوئے آپ کا سر نہیں دکھا تھا کیا؟"

وہ سر دباتے ہوئے دانت پیس کر گویا ہوئی تو اس نے آنکھیں کھول کر خود پر جھکی ہوئی منہا کو دیکھا۔ اس کے چہرے کے بگڑے ہوئے تاثرات اسے بتا گئے تھے کہ میڈم کو آخر غصہ تھا کس بات کا۔

"تب ہلکی ہلکی شروع ہوئی تھی مگر تم نے بریانی بنائی ہی اتنی مزے دار تھی کہ سر درد محسوس ہی نہیں ہوا۔"

وہ آنکھیں موندے سکون سے بولا تو منہا کا چلتا ہوا ہاتھ ایک دم ٹھہر گیا۔

"کیا ہوا روک کیوں دیا۔ اتنا اچھا تو دبا رہی تھی۔"

اس نے آنکھیں کھول کر کہا تو منہا نے نتھنے پھلا کر اس کی جانب دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"میری شکل سے کہاں سے لگ رہا آپ کو کہ میرا تعلق کسی مالشین کے گروہ سے ہے یا رہ چکا ہے؟"

وہ اس لمحے سنجیدگی کی حدوں کو چھو رہی تھی۔ ابصار نے قہقہہ لگایا تو وہ دوسری جانب منہ کر کے بیٹھ گئی۔

"یہ تمہیں غصہ میرے سر دبوانے پر آرہا ہے یا سب کے سامنے بریانی کی تعریف نہ کرنے پر؟"

وہ ناسمجھی کی اداکاری کرتے ہوئے بولا تو منہا بستر سے اتر کر کھڑی ہو گئی۔

"دونوں پر لیکن آپ کو کیا۔"

وہ ہونہہ کر کے سر مارتی کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ پیچھے ابصار بس اپنی پاگل بیوی کی حرکتیں ہی سوچ کر رہ گیا۔

"پتا نہیں یہ پاپا کی پری کب بڑی ہو گی۔"

اس نے سر جھٹکا اور رخ دوسری جانب موڑ کر آنکھیں موند گیا۔

"یہ تو ویسے ہی رات کی چڑیل ہے ادھر اُدھر گھوم کر لوگوں کو ڈراتی پھرے گی۔ چل بھئی ابصار تو تو سونے کی تیاری پکڑ۔"

وہ آرام سے چادر اوپر تک تان کر سونے کی تیاری کرنے لگا۔

****

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ کمرے سے نکل کر ساتھ بنے چھوٹے سے ٹیرس پر آ گئی مگر وہاں تو محاد صاحب پہلے ہی رومیو بنے گھوم رہے تھے۔ سگریٹ پھونکتے ہوئے وہ بے خبر ریلنگ سے جھکے نجانے کن سوچوں میں غرق تھے۔

"پھیپھڑیں ضائع ہو جائیں گے تمہارے۔"

وہ اس کے ہاتھ میں آدھ جلا ہوا سگریٹ دیکھ چکی تھی اسی لیے آرام سے بولی تو محاد نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ سگریٹ ہاتھوں سے پھسل کر فرش پر جا گرا۔ جوتوں تلے اس نے سگریٹ مسلا اور گہری سانس بھر کر منہ میں تازہ ہوا لینے لگا۔

"یہ کام جو ابھی تم کر رہے تھے۔ سب کو پتا ہے یا چھپ کر کرتے ہو؟"

وہ بالکل اس کے ساتھ کھڑی ہو کر نیچے جھانکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"توبہ کریں بھابھی ! ایسے کام کہاں بندہ کھلے عام کر سکتا۔"

وہ جھنجھلا کر بولا تو منہا مسکرا دی۔

"بے شرم لوگ تو کر سکتے ہیں کھلے عام بڑے ہی آرام سے۔"

وہ کندھے اچکا کر نارمل انداز میں بولی تھی۔

"مسئلہ بتاؤ کیا ہے اور سب سچ سچ بتانا جھوٹ کا میں ایک لفظ بھی برداشت نہیں کروں گی۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے انگلی اٹھا کر وارننگ دینے والے انداز میں کہا تو وہ تھک کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مسئلہ آپ کی بہن ہے بھابھی ! جس کی چھوٹی بدھی میں میری بات نہیں آتی۔ اتنا کس لڑکی نے مجھے خوار نہیں کیا ہو گا جتنا آپ کی اس بہن نے کیا ہے۔ میری بات سنتی ہی نہیں۔ کسی خاطر میں ہی نہیں لاتی مجھے تو۔"

وہ صحیح آئرہ پر تپا ہوا تھا۔ منہا خاموشی سے اسے بولتے ہوئے سن رہی تھی۔ اس نے آئرہ سے یونیورسٹی میں پہلے دن ہونے والی ملاقات سے لے کر آج رات ان کے درمیان ہونے والی ساری بات بتادی جس پر منہا نے گہری سانس بھری تھی۔

آئرہ کو ناپڑھائی کا شروع سے بڑا شوق تھا۔ اسے پڑھ لکھ کر شوہروں کی جوتیاں سیدھی کرنے اور سسرال والوں کی مار کھانے والی لڑکیوں سے سخت چڑ ہے۔ اس کے خیال میں عورت کو اتنا خود مختار ہونا چاہیے کہ اگر کل کو اس کا مرد اسے دھکے دے کر اپنے گھر سے باہر نکال دے تو وہ در در کی ٹھوکریں کھانے کی بجائے آرام سے اپنے زورِ بازو پر کما کر کھا سکے۔ اب اسے تم کیا نام دیتے ہو میں واقعی ہی نہیں جانتی محاد ! "

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

منہا اپنی بات کہہ کر خاموش ہوئی تھی۔ اس کی بات سن کر محاد نے گہری سانس بھری اور پھر ماتھے پر بکھرے ہوئے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے ہٹا کر گویا ہوا۔

"بھابھی ! لیکن میاں بیوی کا رشتہ محض جوتیاں سیدھی کرنے کی حد تک تو محدود نہیں ہے نا۔ اس رشتے کی اپنی ایک خوبصورتی ہے۔ اپنی ایک حیثیت ہے۔ اپنا ایک مقام ہے۔"

وہ بڑے جذب سے بولا تو منہا مسکرادی۔

"یہ حیثیت، یہ مقام بہت سارے لوگ تسلیم نہیں کرتے مادی ! بلکہ وہ تو شادی کے بعد بھی اپنی زندگی میں کوئی تبدیلی محسوس ہی نہیں کرتے۔ بیوی کے ساتھ وقت گزارنا، اسے سمجھنا، اپنے ساتھ کا مان دینا سب سے پہلے میاں بیوی کے رشتے کی ڈیمانڈ ہے اور جب آپ کا شوہر اسی ڈیمانڈ پر پورا نہیں اتر رہا تو مزید آپ اس سے کیا امید رکھو گے۔"

وہ اس کی جانب چہرہ کیے بڑے ہی نارمل انداز میں اس سے کہہ رہی تھی مگر اس کے ان جملوں کے پیچھے کا مقصد محاد سے پوشیدہ نہیں تھا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ منہا کرمانی یہ بات کیوں کر رہی تھی۔

READERS CHOICE

"آپ اپنی بات کر رہی ہیں نا؟"

اس نے تڑپ کر کہا تو منہا بھیگی آنکھوں سے مسکرادی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"میری باتوں کو تم رہنے دو مادی ! اپنی باتوں کو سوچو اگر آئرہ سے شادی کرنی ہے تو تمہیں اس کے خوابوں کی سیڑھی بننا ہو گا۔ تم دونوں کا رشتہ اس قدر مضبوط اور خوبصورت بنانا ہو گا کہ میاں بیوی کے ایک سے رشتے کے بارے میں اس کی سوچ بدل جائے۔"

وہ اب کی بار انتہائی تحمل سے اسے سمجھا رہی تھی۔

"مگر یہ سب ہو گا کیسے ؟"

وہ پریشانی سے بولا تو منہا نے شرارت سے اس کی جانب دیکھا۔

"گھر والوں کو آئرہ کے لیے میرے ماما بابا کے پاس بھیج کر۔ تمہاری اس سے آج کی گئی باتوں سے اسے تم پر تھوڑا اعتماد تو ہو ہی گیا ہو گا باقی کا تم دونوں کے مابین مضبوط رشتہ جڑنے پر ہو جائے گا۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی تو اس سب میں پہلی بار محاد مسکرایا تھا۔

"چلو جا کر سو جاؤ۔ کافی وقت ہو گیا ہے۔"

اسے سونے کی تلقین کرتی ہوئی وہ خود بھی ٹیرس سے باہر نکل کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

دل تھا نا یوں ہی بات بات پر بھر آتا تھا۔ وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو ابصار کرمانی کمرے میں اندھیرا کیے مزے سے سویا ہوا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"بہت بے خبر ہو تم ابصار کرمانی ! مجھ سے میری خواہشوں سے۔۔۔میرے جذبوں سے۔"

وہ کہتے ہوئے اپنی جگہ ہر آ کر لیٹ گئی۔ جلد ہی نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو گئی۔

****

آج سحری کے بعد سے ہی بھارہ کہو کا موسم گدلا گدلا سا تھا۔ عین ممکن تھا کہ آج بارش ہو گی۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سفید بادل دور سے نظر آتے آنکھوں کو خیرا کر رہے تھے۔

ٹھنڈی ہوا نے آج کے روزے کو بھی ٹھنڈا کر دیا تھا۔ افطاری کے لیے بھی آج مزے دار قسم کی تلی ہوئی چیزوں کی فرمائشیں آئی تھیں۔ فی الحال تو وہ عصر پڑھ کر یونہی لان میں نکل آئی۔ لڑکیوں نے پہلے سے ہی لان میں ڈیرے جمائے ہوئے تھے۔

"کیا ہی مزہ آئے جو اس موسم میں آج کی افطاری لان میں ہی لگا دی جائے۔"

لائقہ اپنا چشمہ ناک پر درست کرتے ہوئے بولی تو مائدیہ نے اس کے سر پر چت لگائی۔

"تاکہ تیز بارش آئے اور سموسے پکوڑوں کو نہلا دے۔"

وہ اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

"کیا ہو رہا ہے بھئی کس بات کی بحث ہے ؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

اس نے ان تینوں کو آپس میں محوِ گفتگو دیکھا تو جوتا گھاس پر ہی ایک جانب کو اتار کر ننگے پیر ان کے نزدیک آ گئی۔

"فی الحال تو ہم عید کی شاپنگ کو رو رہے ہیں۔ ایک تو اس کرونا کی وجہ سے چھ بجے دکانیں بند ہو جاتی ہیں اور دن کے وقت روزے کے ساتھ جایا نہیں جاتا۔ سننے میں تو آیا ہے کہ اس بار چاند رات پر مہندی اور چوڑیوں کے سٹال بھی بند کر دیے جائیں گے۔"

لاریب نے افسوس کرتے ہوئے کہا تو مائدیہ اور لائقہ نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا۔

"ہائے آپی شکل نہ اچھی ہو تو بندہ کم از کم بات تو کوئی ڈھنگ کی کر لیتا ہے۔"

انہیں تو اپنے مہندی چوڑیوں کے ارمان ڈوبتے ہوئے نظر آئے تو تڑپ کر بولی تھیں۔

"شکل تو الحمد اللہ میری کافی اچھی ہے یونہی تو نہیں وجدان صاحب اس شکل کے گرویدہ ہو گئے۔"

اس نے چہرہ ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے کہا تو وہ تینوں قہقہہ لگا کر ہنس دیں۔

"کیا بات ہے بھئی ہماری لڑکی تو شرم سے گڑی جا رہی ہے۔"

منہا نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ مزید جھینپ گئی۔

"کیا یار اب آپ میرا یوں مذاق اڑائیں گی۔ ویسے بھی چشمش تم نے مہندی لگا کر کیا کرنا ہے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ خود سے ان سب کا دھیان ہٹاتے ہوئے بولی تو گیٹ سے اندر داخل ہوتے شافع کی سماعتیں تیز ہو گئیں۔

"کیوں چشماٹو میں کیا جون سینا کی روح رہتی ہے جو یہ مہندی نہیں لگا سکتی۔لو بھلا آپی ویسے تم نے بھی کوئی رج کے فضول بات کی ہے۔"

وہ فوری سے بیشتر ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے گویا ہوا تو لائقہ نے اس کی جانب دیکھا۔اسے سمجھ نہیں آئی تھی کہ شافع اس کی حمایت کر رہا تھا یا بے عزتی۔

"تم کس خوشی میں چشماٹو کو مہندی چوڑیوں میں لدوا رہے ہو۔یہ نہ بھی لگائے گی تو اس کی کونسا عید نہیں ہو گی۔"

منہا نے کمر پر ہاتھ ٹکا کر کہا تو شافع نے گڑبڑا کر اس کی جانب دیکھا۔

"یہ کوئی اچھی بات تھوڑی ہے۔مہندی چوڑیاں تو ساری لڑکیوں کا بنیادی حق ہوتا ہے اور میں تو صرف حقوقِ نسواں کے لیے آواز اٹھا رہا تھا۔اب اگر نہیں لینا چاہتے آپ لوگ اپنے حقوق تو میں کیا کروں جائیں میری بلا سے بے شک نہ لگوائیں۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

شافع فوری سے بیشتر اپنے دفاع میں بولا تھا۔ منہا نے ٹیڑھی آنکھ سے اس کی جانب دیکھا تھا۔ آج کل تو اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی لو گورو ہو گئی ہے۔ شادی کے بعد وہ تو اُڑتی چڑیا کے پر گن لیتی تھی اور اس وقت تو اسے شافع کے لچھن بھی کوئی شریف مردوں والے نہیں معلوم ہو رہے تھے۔

"ویسے بھابھی ! آپ کی بھی اس بار سسرال میں پہلی عید ہے۔ کیا سوچا ہے آپ نے عید کی شاپنگ کیا کرنی ہے اور پھر ابصار بھیا کے ساتھ جا کر مہندی اور چوڑیاں بھی لیجیے گا نا۔ واؤ کتنا رومینٹک لگے گا نا سب۔"

لاریب نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو منہا نے منہ بنا کر سر جھٹکا۔

"عید کی شاپنگ وہ بھی میرا اہلا کو خان میاں کرا ہی نہ دے کہیں۔ خوشی سے بے ہوش ہی نہ ہو جاؤں میں۔"

اس نے دل میں سوچا اور چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجا کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔ اسے اب ماریہ بیگم کے ساتھ افطار بنانی تھی۔ وہ رمضان کے اس مہینے میں کافی کچھ سیکھ چکی تھی۔ شاید اس کے ہاتھ میں قدرتی ذائقہ تھا۔ وہ جو بھی چیز بناتی وہ خود بخود ہی اچھی بن جاتی۔ آج بھی وہ آلو کے فرائی سینڈوچ بنا رہی تھی۔ ساتھ میں چکن پکوڑے اور مزے دار قسم کی کریم چاٹ۔ آج کے زمانے میں انٹرنیٹ کا بڑا فائدہ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

تھا۔ساری پھوہڑ لڑکیاں انٹرنیٹ سے ترکیب دیکھتیں اور یہ دھڑا دھڑ بنا کر سسرال والوں کے سامنے پیش کر دیتیں۔

"سوچ رہی ہوں منہا ! آج افطاری کے بعد بازار کا ایک چکر لگا آئیں۔لاریب کے نکاح پر پہننے کے لیے بھی لڑکیوں نے کپڑے لینے ہیں اور کچھ ضرورت کا سامان بھی۔ کہیں آگے آگے بڑھتے ہوئے کرونا کی نسبت لاک ڈاؤن ہی نہ لگ جائے۔"

وہ فکر مندی سے بولیں تو منہا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے امی ! جیسا آپ کہیں۔چلے جائیں گے۔"

وہ مصروف انداز میں تابعداری سے بولی تھی۔ماریہ بیگم نے اس کے خاموش انداز کو باخوبی محسوس کیا تھا بلکہ وہ تو اسے شادی کے بعد سے ہی یوں خاموش سا ہی دیکھ رہی تھیں۔ان کے دل میں اس کی خاموشی کو لے کر کئی سوال تو پیدا ہوئے تھے مگر رشتہ دوسرا ہونے کی وجہ سے وہ خود میں ان سوالات کا جواب لینے کی ہمت نہیں کر پائی تھیں۔

"کیا بات ہے منہا ! طبعیت تو ٹھیک ہے نا بیٹا؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ فکر مندی سے سینڈوچ فرائی کرتی منہا کے قریب آ کر بولیں تو منہا نے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔ ان کے چہرے پر بالکل وہی فکر تھی جو ہمیشہ اس کے لیے اس کی ماں کے چہرے پر ہوتی تھی۔ اس گھر میں سب بہت اچھے تھے۔ وہ خود کو خوش قسمت ترین تصور کرتی تھی کہ وہ اس گھر کا حصہ بنی تھی۔ کبھی کبھی زندگی میں سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ایک خلا سا ہوتا ہے اس کی زندگی کا بھی وہ خلا اب تک پُر نہیں ہوا تھا۔ ایک کسک، ایک محرومی سی تھی جو اسے اندر ہی اندر ستا رہی تھی۔ ایسا کیا تھا جو ادھورا تھا اس کی زندگی میں۔ اس نے مسکرا کر ماریہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں امی ! بس ایسے ہی روزے سے ذرا بُری حالت ہوئی ہوئی ہے۔"

اس نے مسکرا کر انہیں اپنے ٹھیک ہونے کی یقین دہانی کروائی تھی۔

"چھوڑ دو سارا کام تو ہو ہی چکا ہے تم اماں کے پاس جا کر ان کے کمرے میں لیٹ جاؤ تھوڑی دیر کے لیے۔"

اسے زبردستی باورچی خانے سے باہر نکال کر وہ خود پھر سے کام میں لگ گئی تھیں۔ وہ ہاتھ پونچھتی ہوئی دادی کے کمرے میں آ گئی۔ دادی اپنے تخت پر براجمان تسبیح کرنے میں مصروف تھیں۔ اسے آتے ہوئے دیکھا تو مسکرا دیں۔ انہیں یہ لڑکی شروع سے ہی بڑی پسند تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"آجا میری بیٹی ! میرے پاس آ۔"

دادی نے اپنے پاس جگہ بناتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا کر ان کے قریب آ کر بیٹھ گئی۔

"بیٹا ! جن لڑکیوں کی نئی نئی شادی ہوتی ہے وہ تو بڑی خوش باش ہوتی ہیں۔ بات بات پر شرماتی للچاتی ہیں۔ تو کیوں نہیں ہے ایسی۔ تیرے تو چہرے پر مسکراہٹ بھی شاذ و نادر ہی دیکھنے کو ملتی ہے۔"

دادی اپنے تجربے کے مطابق گویا ہوئیں تو وہ جوتا اتار کر ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔ نجانے کیوں مگر اس کا دل کیا تھا کہ وہ دادی کو ہر بات بتا دے۔ کھل کر اپنے دل کی ساری بھڑاس نکال دے۔ جو جو اندیشے جو جو خدشے اس کے دل میں پل رہے ہیں۔ ان تمام اندیشوں اور خدشوں کو آج ان کی گود میں سر رکھ کر بہا دے۔۔

"دادی ! جن لڑکیوں کی مسکراہٹ اور شوخی کی آپ بات کر رہی ہیں۔ کبھی آپ نے ان کے شوہر دیکھے ہیں؟"

اگرچہ وہ سوال تھوڑا عجیب کر رہی تھی مگر اس کا سوال بہت سیدھا اور کھرا سا تھا اتنا کہ چند ساعتوں کے لیے دادی بھی چونک سی گئی تھیں۔

"کیا بات ہے بیٹا ! تو کہنا کیا چاہ رہی ہے۔ کیا تو میرے ابصار کے ساتھ خوش نہیں ہے؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

دادی کو تو عجیب سی فکروں نے گھیر اتھا۔ ان کے اس سوال پر وہ مسکرائی تھی۔

"دادی جان ! شادی کے بعد خوش ہونے کے لیے کیا کیا چاہیے ہوتا؟"

وہ الٹا ان کے سوال کا جواب دینے کی بجائے انہی سے سوال کر رہی تھی۔ دادی نے کچھ دیر کے لیے سوچا اور پھر مسکرا کر گویا ہوئیں۔

"شوہر کی محبت، لطافت، اعتماد پل پل چھیڑتا ہوا انداز۔ بھری محفل میں بھی آنکھوں سے جھلکتی محبت کی لو جو لڑکی کے وجود کو اندر ہی اندر اپنے آپ میں سمیٹ دیتی ہے۔"

دادی کسی خواب کی سی کیفیت میں بول رہی تھیں۔

"آپ نے ان میں ایسا کچھ دیکھا یا محسوس کیا؟ کیا کبھی آپ نے ان کو بھاری محفل میں مجھ سے بات کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے؟"

نجانے کیوں مگر اس کی آنکھیں بھیگی تھیں۔ دادی کے دل کو کچھ ہوا تھا کیونکہ جو بھی تھا وہ بات غلط نہیں کر رہی تھی۔ اس کی بات میں سو فیصد سچائی تھی۔

"دادی جان ! کسی مرد کی سنجیدگی میرے نزدیک کوئی بُرائی نہیں ہے مگر کیا سنجیدہ طبعیت انسان کسی سے محبت نہیں کر سکتے۔ انہیں اپنی زندگی کے کسی اہم رکن کا احساس نہیں ہوتا۔۔ کیا ان کا دل نہیں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

چاہتا کہ وہ ہر لمحہ کسی کی محبت کے حصار میں قید ہو کر رہیں۔ کوئی ہو جو ان کے انتظار میں ہلکان ہو رہا ہو۔ کوئی ہو جس کی بے چینی اس کے لیے ہو۔ وہ ہنسے تو کوئی جی اٹھے۔ وہ روئے تو کوئی اداس ہو جائے۔ کیا میری یہ خواہشات بہت بے معنی سی ہیں۔ بہت حقیر اور بہت فضول ہیں۔ جن کی کوئی اہمیت اور کوئی وجود نہیں ہے۔"

گالوں میں لڑکھتے ہوئے آنسوؤں کو صاف کر کے وہ ان کی گود سے اٹھی تھی۔

"بس یہ چاہتی ہوں میں بھی۔ جو شاید ابصار کرمانی کے بس سے باہر ہے۔"

اس نے اپنا آخری جملہ بڑی ہی تلخی سے ادا کیا تھا مگر دروازے پر کھڑے ابصار کو یہ تلخی اپنے پورے وجود کے اندر تک اترتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

اس نے کیوں نہیں اس نہج پر سوچا تھا۔ شادی ایک بہت بڑی زمہ داری ہوتی ہے۔ اور اس پر یہ زمہ داری اس کی مرضی سے ڈالی گئی تھی تو پھر وہ کیسے اپنی اس زمہ داری کو پوری کرنے میں کوتاہی کر گیا۔ اس نے زندگی میں کبھی کسی لڑکی کو قریب سے نہیں دیکھا تھا۔ منہا کرمانی وہ واحد لڑکی تھی جو اس کے نزدیک آئی تھی۔ جس سے ابصار کرمانی نے چار بندوں کے سامنے نکاح کیا تھا۔ پھر نکاح کرنے کے بعد وہ کیسے اسے نظر انداز کر گیا۔ اس نے اپنی زندگی میں آنے والی اتنی بڑی اور خوبصورت تبدیلی کو کیوں محسوس

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

نہیں کیا۔مانا کہ وہ بزنس میں بہت نام بنانا چاہتا تھا مگر وہ انسان ہی کیا جو اپنی نجی اور کاروباری زندگی میں توازن ہی برقرار نہ رکھ پائے۔ محبت کرنا اس کے لیے مشکل ضرور تھا مگر وہ اب دل سے منہا کرمانی سے محبت کرنا چاہتا تھا۔اس کی اچھی عادات سے محبت اس کے دل اور اس کے وجود سے محبت۔۔۔اچھا ہی ہوا وہ دفتر سے سیدھا دادی جان کے کمرے میں انہیں سلام کرنے آگیا اور اس نے منہا کی باتیں سن لیں ورنہ تو شاید اسے کبھی احساس ہی نہ ہوتا کہ وہ اپنی اور منہا کی زندگی کے ساتھ کر کیا رہا تھا۔وہ الٹے قدموں واپس ہوا تھا۔اسے اپنے کمرے میں جا کر کپڑے تبدیل کر کے تازہ دم ہونا تھا۔وہ اس بارے میں بہت سارا سوچنا چاہتا تھا۔

******

افطاری کے برتنوں سے فارغ ہو کر حسبِ روایت چائے کا پتیلا چولہے پر چڑھ گیا۔ نشئی عوام چائے کے انتظار میں صوفوں پر ہی بیٹھے بیٹھے سیدھی ہونے لگی۔وہ چائے کی ٹرے اٹھائے باہر آئی تو باری باری سب کے آگے ٹرے کی کہ وہ اپنا اپنا کپ اٹھالیں۔جب وہ ابصار کے آگے ٹرے لے کر ٹھہری تو ابصار نے کچھ دیر اس کے مرجھائے ہوئے چہرے کی جانب دیکھا۔

"اس چہرے پر بے رونقی میری وجہ سے ہے نا منہا ! دیکھنا اس پر مسکراہٹ بھی میں ہی لاؤں گا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے کپ اٹھاتے ہوئے دل میں سوچا اور نرم مسکراہٹ سے اس کا شکریہ ادا کیا۔ منہا خالی ٹرے لے کر باورچی خانے میں واپس آگئی۔ لاریب کے تو لبوں پر آج کل سُریلے نغمے رقصاں رہتے تھے۔

"میں تو چھوڑ چلی بابل کا دیس

پیا کا گھر پیارا لگے

او میں تو چھوڑ چلی

او میں تو چھوڑ چلی

او میں تو چھوڑ چلی"

وہ لہک لہک کر کب سے برتن دھوتے ہوئے ایک ہی جملہ بولی جا رہی تھی۔

"او بی بی ! حوصلہ ابھی تم ادھر ہی ہو تو گاؤ۔

"او میں تو جانے والی

او میں تو جانے والی

او میں تو جانے والی"

شافع پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہنستا ہوا بولا تو لاریب نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"شرم نہیں آتی بڑی بہن کو چھیڑ رہے ہو؟"

وہ تو آگ بگولہ ہی ہو گئی تھی تب ہی پنجے جھاڑ کر بیچارے شافع کے پیچھے پڑ گئی۔

"میں چھیڑ کہاں رہا ہوں صرف آپ کو فری کا مشورہ دے رہا ہوں بھئی سیدھی سی بات ہے جیسے بندے کے حالات ہوں نا بالکل ویسا ہی بندے کو گانا گانا چاہیے۔ جیسے گرمیوں میں ٹھنڈے پانی سے نہانا چاہیے گانا آئے یا نہ آئے گانا گانا چاہیے۔"

وہ گھومتے ہوئے بولا تو لاریب پلیٹ اٹھا کر اس کے پیچھے دوڑی۔

"منحوس مارے ٹھیک سے خوش بھی نہیں ہونے دیتے۔

"او مجھے ساجن کے گھر جانا ہے۔"

وہ ابھی شروع ہی ہوئی تھی کہ وہ پھر ٹپک پڑا۔

"اور پھر جب ساجن پوچھے اور جھاڑو لگواتا ہے تو آپ جیسے چوراہے پر بیٹھ کر روتے ہوئے کہتے ہیں۔

"مجھے اپنے گھر جانا ہے۔ پلیز مجھے اپنے گھر جانا ہے۔"

وہ ہنستا ہوا وہاں سے بھاگا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ٹھہر جاناسلو چھوڑوں گی نہیں۔ایسے ہی ہوتے ہیں سسرال جانے سے پہلے ہی دل کی بربادی پھیر دیتے ہیں۔کوئی ارمان سجانے کو جی نہیں چاہتا۔"

وہ پتیلے میں تاروالی کوچی لگاتے ہوئے تقریباًروئی ہی تھی۔

"کوئی نہیں لاریب ! سسرال کے بارے میں اچھا گمان ہی رکھو کیونکہ اگر بُرا گمان رکھا تو پھر جا نہیں پاؤ گی۔مشکل ہو جائے گی۔"

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو لاریب خاموش ہو گئی۔

"تو پھر تم نے اپنے سسرال کے بارے میں کیسا گمان رکھا تھا؟"

باورچی خانے سے اندر داخل ہوتے ہوئے ابصار بولا تو وہ اچھل کر ایک دم پیچھے کو ہوئی۔وہ فریج سے پانی کی بوتل نکال رہا تھا مگر دھیان اس کا سارا منہا کے جواب کی جانب ہی تھا۔

"گمان تو اچھا ہی رکھا تھا مگر ہر بار ضروری تھوڑی ہوتا کہ گمان یقین میں بدل جائے۔"

اس نے سٹینڈ سے گلاس نکال کر اس کے سامنے رکھا تو ابصار نے بوتل سے پانی گلاس میں انڈیل دیا۔

"ہر گمان یقین میں بدلنے کے لیے بے شک نہیں ہوتا مگر ہر یقین گمان کو جھوٹا ضرور کر دیتا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس کا سنجیدگی سے کہا گیا جملہ منہا کو ٹھٹکا گیا تھا۔ وہ کتنی ہی دیر اس کے چہرے کی جانب دیکھتی رہی مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔ اس کے چہرے کو نگاہوں کے حصار میں لیے اس نے پانی کا گلاس پیا اور خالی گلاس وہیں شیلف پر چھوڑ کر باورچی خانے سے باہر نکل گیا۔

"یہ تمہارا بھائی کیا کہہ کر گیا ہے؟"

اس کا ہاتھ ہنوز فضا میں ہی بلند تھا۔ اس نے قریب کھڑی لاریب سے پوچھا تو لاریب نے کندھے اچکا دیے۔

"وہ شاید چاہ رہے ہیں کہ اب آپ ان کے سنگ گمان سے نکل کر یقین کی منزلیں طے کریں۔"

لاریب نے اپنے تعیں بڑا ہی درست اندازہ لگایا تھا۔ منہا کے تو کانوں سے دھواں نکل رہا تھا۔ وہ سر نفی میں ہلاتی ہوئی باہر نکل گئی۔ ٹی وی پر آٹھ بجے والا ڈرامہ آنے والا تھا۔

"منہا ! میں کہہ رہی تھی کہ بازار چلیں گے تم یہاں ٹی وی لگا کر بیٹھ گئی ہو۔"

ماریہ بیگم نے اس سے کہا تو وہ فوری ٹی وی بند کر کے اٹھ گئی۔

"آپ مغرب کی نماز پڑھ رہی تھیں نا تو میں نے ایسے ہی لگا لیا تھا۔ چلیں میں تو تیار ہوں۔"

وہ کہتے ہوئے اوپر کی جانب بڑھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"بیگ لے کر آتی ہوں بس۔"

اس نے انہیں ٹھہرنے کا کہا اور سیڑھیاں چڑھ کر اوپر اپنے کمرے میں آگئی۔ الماری میں سے شولڈر بیگ لے کر اس نے شانے پر لٹکایا اور سر پر دوپٹہ جما کر نیچے آگئی جہاں ماریہ بیگم کے ساتھ وہ تینوں بھی تیار کھڑی تھیں۔

"چچی جان نہیں چل رہیں کیا؟"

اس نے علیزے بیگم کی غیر موجودگی دیکھی تو پوچھے بنا نہ رہ پائی۔

"نہیں پھر لڑکے مسجد سے آئیں گے تو کھانے کا شور ڈال دیں گے پھر گھر میں کوئی ہونا تو چاہیے نا جو ان کو کھانا دے۔"

ماریہ بیگم نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر ان کے ساتھ چل دی۔

بازار میں لوگوں کا بہت رش تھا۔ کچھا کھچ لوگوں سے بھرا ہوا بازار نہ کوئی احتیاطی تدابیر بس دھڑا دھڑ لوگ خریداری کر رہے تھے۔

"امی ! یہاں تو کوئی حال نہیں ہے دیکھیں ذرا بندے کے اوپر بندہ چڑھا ہوا ہے۔

منہا نے بازار کی حالت دیکھتے ہوئے کہا تو ماریہ بیگم بھی پریشان دکھائی دیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"کیا کریں بیٹا ! چیزیں تو اب لینی ہی ہیں۔"

وہ ایک دکان میں داخل ہوتے ہوئے گویا ہوئیں تو منہا اور لاریب کندھے اچکا کر ان کے ساتھ ہو لیں۔

جبکہ لائقہ اور مائدیہ کپڑوں کی دکان میں گھس کر اپنے مطلب کے ملبوسات دیکھنے لگیں۔

"ہائے بھابھی وہ سرخ والا دیکھیں۔ قسم سے کیا کمال لگ رہا ہے۔"

لائقہ نے ناک پر اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے کہا تو منہا اور لاریب بھی اس سوٹ کی جانب متوجہ ہو گئی۔ منہا نے انہیں ان کی مرضی کے مطابق کپڑے خریدنے میں کافی مدد کی تھی۔

"تم بھی کچھ لے لو منہا ! "

ماریہ بیگم نے منہا سے کہا تو اس نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں امی ! میں نے تو ابھی اپنی شادی کے پورے کپڑے نہیں پہنے وہ ایسے کے ایسے ہی رکھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہی کوئی میں عید پر پہن لونگی آپ ٹینشن مت لیں۔ بس جلدی جلدی جو لینا ہے لے لیں پھر گھر چلیں۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ لاریب کے ساتھ اس کے کپڑوں کی ہم رنگ چوڑیاں دیکھتے ہوئے گویا ہوئی تو ماریہ بیگم نے اثبات میں سر ہلا کر دادی جان کا سوٹ دیکھا۔ وہ خریداری کر کے تقریباً رات سوا دس بجے گھر آئی تھیں۔ لاونج میں داخل ہوتے ہی ٹی وی کی آواز کانوں سے ٹکرائی تو وہ سب کی سب شاپر ادھر ہی رکھ کر بیٹھ گئیں۔

"اف بڑا تھک گئے۔ جاؤ مائدیہ ! پانی کا گلاس لاؤ ایک ایک سب کے لیے۔"

ماریہ بیگم نے صوفے پر ٹانگیں پھیلاتے ہوئے کہا تو علیزے بیگم بھی وہیں آ گئی۔

بس پھر لاونج میں ایک منڈی سج چکی تھی۔ بازار سے لائی ہوئی چیزوں کا ڈھیر نیچے کارپیٹ پر لگائے وہ بڑے ہی اشتیاق سے بیٹھیں اپنے اپنے باپ اور بھائیوں کو خریداری دیکھا رہی تھی۔۔ ابصار اپنی بہنوں کی ہر چیز کو بڑے ہی غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہر انداز سے اپنی بہنوں کے لیے محبت اور فکر جھلکتی تھی۔ وہ بہت غور سے ابصار کرمانی کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اسے اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو اس نے بلا ارادہ ہی نگاہیں اٹھا کر اپنی جانب دیکھتی منہا کی طرف دیکھا۔

"تم نے کچھ نہیں لیا منہا !"

وہ سب کے سامنے اسے مخاطب کر رہا تھا۔ منہا ایک لمحے کے لیے گڑبڑائی تھی۔ صوفے پر بیٹھی ہوئی دادی مسکرائی تھیں۔ دل ہی دل میں انہوں نے پوتے کی خوب بلائیں لی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"نہ۔۔۔ نہیں ضرورت ہی نہیں تھی۔ ابھی تک میرے پاس شادی کے اتنے سارے کپڑے جوں کے توں رکھے ہوئے ہیں۔ لاریب کے نکاح اور عید پر میں ان میں سے ہی کوئی پہن لونگی۔"

اس نے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو وہ ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گیا۔ دھیرے دھیرے سب اٹھ کر جا چکے تھے۔ وہ بھی اپنا شولڈر بیگ کندھے پر ڈال کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ ابصار پہلے ہی کمرے میں جا چکا تھا۔ وہ اندر داخل ہوئی تو اسے بستر پر نیم دراز ٹی وی دیکھتے ہوئے پایا۔ منہا نے شولڈر بیگ الماری میں رکھا اور تازہ دم ہونے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔ ابصار خاموشی سے اسے ملاحظہ کر رہا تھا۔ آج دوپہر سے وہ منہا کے بارے میں ایک الگ انداز میں سوچ رہا تھا۔ وہ تازہ دم ہو کر باہر آئی تو ابصار نے ٹی وی بند کر دیا۔

"عید آ رہی ہے تمہیں اپنے لیے بھی کچھ لینا چاہیے۔"

اس نے ہاتھوں پر لوشن لگاتے ہوئی منہا سے کہا تو منہا لوشن کا ڈھکن بند کر کے اس کی جانب متوجہ ہو گئی۔

"چیزیں ضرورت کے تحت لی جاتی ہیں اور مجھے تو ضرورت ہی نہیں ہے۔"

اس نے کندھے اچکاتے ہوئے آرام سے کہا تو وہ گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"انسان کو تو کسی نا کسی چیز کی ضرورت ہر وقت ہوتی ہے منہا ! پھر تمہیں کیوں کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ بیڈ کراؤن سے سر ٹکاتے ہوئے گویا ہوا تو منہا مسکرا دی۔

"چیزیں کبھی بھی انسانوں سے اہم نہیں ہوتی ہیں۔ انسان چیزوں سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔"

اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ ابصار کو وہ مسکراہٹ ایک کھوکھلا سا تاثر لگا تھا۔

"تم میرے ساتھ خوش نہیں ہونا منہا؟"

اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھتے ہوئے اس نے کہا تو منہا ہنس دی۔

"آپ میرے ساتھ خوش نہیں ہیں نا؟"

وہ پیچھے کو ہو کر آرام دہ انداز میں بولی تو ابصار دم بخود رہ گیا۔

"میں تمہارے ساتھ خوش ہوں بس میں نے یہ خوشی محسوس نہیں کی اب تک۔"

اب کی بار اس کا انداز بہت ہلکا پھلکا سا تھا۔

"تو پھر اس خوشی کو محسوس کریں جو آپ کو میرے ساتھ ہوتی ہے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے ابصار کا ہاتھ تھام کر ذرا سا دبایا تو وہ کئی ساعتوں تک اس کے چہرے کی جانب دیکھتا رہ گیا۔ منہا تکیہ درست کر کے لیٹ گئی تھی۔ رات دھیرے دھیرے سرکنے لگی۔

آج شدتِ ضبط سے جو تیرے پہلو میں بیٹھی
بہت یاد آئیں وہ محبت بھری راتیں

خانم
مڑ کر انگڑائی جو لی میں نے تیری جانب
معصوم چہرے پر پڑھ لیں محبت بھری باتیں

****

رمضان کا دوسرا عشرہ شروع ہوا تو عبادتوں میں بھی روانی آ گئی۔ توبہ استغفار کے نوافل اور دعاؤں کا سلسلہ بھی تیز تر ہو گیا۔ وہ آج دوپہر کو اپنے دفتر میں فارغ بیٹھا کرسی کی پشت سے کمر ٹکائے پیپر ویٹ گھما رہا تھا۔ دماغ میں مسلسل گزشتہ رات کہی ہوئی منہا کی باتیں گھوم رہی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

"تو پھر اس خوشی کو محسوس کر کے دیکھیں۔"

اس نے آنکھیں بند کیں تو منہا کا مسکراتا ہوا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔

"ایک عورت صرف اپنے شوہر سے چاہت، لطافت اور محبت کی ہی تو متمنی ہوتی ہے۔ زندگی میں اور اسے چاہیے ہی کیا ہوتا ہے۔"

منہا کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو اس نے آنکھیں زور سے میچ لیں۔

"کیا دیا ہے میں نے اسے محبت، چاہت، اعتماد؟"

سوال ابھر ابھر کر اسے سانپ کی طرح ڈنگ مار رہے تھے مگر جواب ندارد اس کے پاس اپنے سے کیے گئے کسی بھی سوال کا کوئی بھی جواب نہیں تھا۔

"تم محبت کے معاملے میں بڑے ہی کنجوس ہو ابصار کرمانی ! تف ہے تم پر تمہیں ایک عورت سے محبت نہیں کرنی آتی. عورت بھی وہ جو اللہ نے تمہارے لیے پسند کی۔ جسے چار بندوں میں تمہارا محرم بنایا۔ تم اسے خوش نہیں رکھ پائے۔"

اس کے ضمیر نے اسے بُری طرح پیٹا تھا۔ دروازے پر ہونے والی دستک نے اسے چونکا کر خیالوں کی بستی سے باہر نکالا تھا۔ محاد کھڑا اندر آنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"آجاؤ مادی ! "

اس نے سیدھے ہوتے ہوئے محاد کو اندر آنے کی اجازت دی تھی۔ محاد چہرہ جھکائے اندر داخل ہوا تھا۔

"بھیا ! آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔"

محاد نے ذرا سا ہچکچا کر کہا ابصار نے بھنویں اچکا کر اس کی جانب دیکھا۔

"کیا بات ہے سب ٹھیک ہے نا؟"

اس نے محاد کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو محاد نء گہری سانس بھری۔

"میں چاہتا ہوں آپ ابو سے میرے لیے آئرہ کی بات کریں۔"

وہ خاموش ہوا تو ابصار نے گہری سانس بھری۔

"آئرہ راضی ہو گئ؟"

وہ اپنے تئ ہر لحاظ سے تسلی کرنا چاہتا تھا۔

"وہ نیم راضی ہے۔ باقی گھر والوں کے ان کے گھر جانے پر راضی ہو جائے گی۔"

اس کا لہجہ دو ٹوک تھا۔ اس کا انداز ابصار کی سمجھ سے تو بالاتر تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"کیا تم اپنے اس فیصلے پر سو فیصد متفق ہو۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ تمہیں بعد میں زندگی میں کہیں جا کر پچھتانا پڑے۔"

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا تو محاد نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"ایسا موقع تو آ ہی نہیں سکتا کہ مجھے اپنے اس فعل کے لیے پچھتانا پڑے۔"

وہ اپنی بات پر قائم تھا۔ انداز سے مضبوطی جھلک رہی تھی۔

"ٹھیک ہے میں بات کروں گا تم فکر مت کرو۔"

مسکرا کر اس کی جانب دیکھتے بولا تو محاد نے تشکر آمیز نگاہوں سے اپنے بھائی کی جانب دیکھا۔ باہر دوپہر اب شام میں ڈھل رہی تھی۔

****

"بارش کی بوندیں شیشے کی کھڑکی سے ٹکرا ٹکرا کر فرش پر گر رہی تھیں۔ بھارہ کھو کا یہ ابر آلود سہانہ موسم ہمیشہ ہی اعصاب پر خوشگوار تاثر ڈالتا تھا۔ وہ اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی بارش کے قطروں کو کھڑکی پر گرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"قطرہ قطرہ میری رگوں میں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

خون بن کر دوڑ رہی ہے تیری محبت"

اس نے لبوں کو ہلکی سی جنبش دے کر کہا تو دل میں جیسے ڈھیروں سکون اتر آیا۔۔

"بھابھی ! "

مائدیہ نے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر جھانکا تو منہا نے کھڑکی سے نگاہیں ہٹا کر اس کی جانب دیکھا۔

"ہم سوچ رہے تھے کہ چاند رات پر لاریب آپی کی ڈھولکی نہ رکھ لیں۔"

وہ عجلت میں اپنا مشورہ پیش کر رہی تھی۔

"اور یہ نادر خیال کس کا ہے؟"

منہا نے منہ بنا کر پوچھا تو وہ کھلکھلا دی۔

"کس کا ہو سکتا ون اینڈ اونلی شافع بھیا کا۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی تو منہا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کی جانب دیکھا۔

"تب ہی میں کہوں یہ خیال کیوں پیش کیا گیا۔ یہ جو تمہارے شافع بھیا ہیں نا ان کی حرکتیں مجھے کچھ صحیح نہیں لگ رہی ہیں۔ یہ عورتوں میں آج کل زیادہ ہی رہ رہا ہے اور لڑکیوں کے قریب اس کا دل بھی زیادہ لگ رہا ہے۔ اس لیے ایسی رسموں میں کافی پیش پیش ہے۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ آنکھیں پوری کھول کر مائدیہ سے بولی تو مائدیہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"ہیں کیا مطلب بھابھی ! لڑکیوں کے قریب رہ رہے ہیں تو اس میں کیا ہے؟"

مائدیہ اندر آکر آرام سے اس کے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی تو منہا مسکرا دی۔

"تم کیوں اپنی ناقص عقل پر زیادہ بوجھ ڈال رہی ہو میری جان ! یہ شافع کے حرکتوں سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ تم بس ناچ گانے پر فوکس کرو۔"

اس نے مائدیہ کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا تو وہ جھینپ گئی۔

"اچھا سنو یہ مصحف کہاں ہے۔ صبح سے دکھائی نہیں دیا؟"

منہا نے صبح سے نہ نظر آنے والے مصحف کے بارے میں پوچھا تو وہ اپنے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے سوچنے لگی کہ اس نے آخری بار مصحف کو کہاں دیکھا تھا۔

"ہاں بھابھی ! چچی جان نے اسے انڈے لینا بھیجا تھا۔ اللہ جانے اب تک آیا کیوں نہیں جا کر دیکھنا پڑے گا۔ اس کا سسٹم بھی لگتا ہے کافی سلو ہے۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ منہا بھی اس کے پیچھے ہی نیچے آگئی۔اسے باورچی خانے میں کام تھا۔مائدیہ تینوں کے مشترکہ کمرے میں آگئی جہاں شافع پہلے سے بیٹھا ہوا تھا جبکہ محاد ابھی ابھی دفتر سے آیا تھا۔

"ہاں بھئی سپاہیوں مشن کہاں تک پہنچا؟"

اس نے باری باری سب پر ایک ایک نظر ڈالتے ہوئے پوچھا تو وہ چاروں پُر اسرار انداز میں مسکرا دیے۔

"لوہا تو کافی گرم لگتا ہے۔ابصار بھیا کا رویہ دیکھا ہے آپ لوگوں نے۔اب تو سب کے سامنے بھابھی کو مخاطب بھی کر لیتے ہیں۔"

شافع نے ایسے فخریہ کالر اکڑائے جیسے اس سارے حاصلِ وصول میں محض اس کا ہی کمال ہو۔

"اب آگے کیا کرنا ہے میں تو کہتی ہوں لوہا گرم ہے چوٹ لگا ہی دیتے ہیں۔"

لاریب نے الٹا ہاتھ اپنے دوسری ہاتھ کی ہتھیلی پر مارتے ہوئے کہا تو لائقہ نے اپنا چشمہ درست کیا۔

"لو آپی نکاح ابھی تمہارا ہوا نہیں چالاک عورتوں والی حرکتیں تم نے پہلے ہی شروع کر دی ہیں۔"

لائقہ کے انداز پر چھت پھاڑ قہقہہ لگانے والا شافع تھا۔باقی سب اسے مشکوک نظروں سے گھور رہے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"تمہارا ہو گیا ہو تو ہم اب اپنی بات کریں؟"

لاریب نے شافع کو گھورتے ہوئے کہا تو وہ خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔

"اگلا مشن یہ ہے کہ کسی طرح بھیا کو بھابھی کے ساتھ اکیلے شاپنگ پر بھیجنا ہے۔گھر والوں کے سامنے ایسا سین بنانا ہے کہ گھر والے خود ہی زبردستی دونوں کو بھیج دیں۔میں شیور ہوں دونوں تنہا ہونگے تو کوئی نا کوئی ڈھنگ کی بات تو ضرور ہو گی۔"

منصوبہ بتانے کے بعد لاریب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جبکہ باقی کے چاروں کو اس کا منصوبہ پسند آیا تھا۔

"واہ واہ لگتا ہے ایڈوانس میں اپنی سیٹنگ کر رہی ہو تم۔بڑی چالاک واقع ہو گی تم بھی ویسے لاریب آپی ! پوری کرنانیوں والی ادائیں ہیں تمہاری۔"

اب کی باری خاموش بیٹھے ہوئے محاد نے اپنی رائے پیش کی تو لاریب نے غصے سے اسے گھورا۔

"یہ تم دونوں بھائیوں کو واقعی ہی میں کوئی تکلیف ہے خاص قسم کی۔فضول رنوں میں تنے بن کر بیٹھ جاتے ہو اور پھر اوپر سے فضول چیزوں سے ملانا بھی شروع کر دیتے ہو۔"

لاریب نے اسے گھورتے ہوئے کہا تو وہ ڈھیٹوں کی طرح ہنس دیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ہنستے رہو جاؤ میں نے بھی پھر کہہ دیا ہے۔ کوئی نہیں ہونی تمہاری آئرہ کے ساتھ شادی۔"

وہ اتنی برجستہ بولی کہ شافع کے علاوہ باقی دونوں آنکھیں پھاڑے اسے گھورنے لگیں۔

"آ۔۔۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟"

وہ صدمے کی سی کیفیت میں گھرا شافع کو گھور رہا تھا۔

"قسم لے لو میں نے کچھ نہیں بتایا۔"

شافع نے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے پہلے ہی قسم کھائی تھی۔

"تو پھر کس نے مخبری کی ہے؟"

وہ اپنا راز کھلنے پر تڑپ ہی تو گیا تھا۔ اسے معلوم تھا یہ ساری چڑیلیں مل کر اسے خوب بلیک میل کریں گی۔

اب تو نہ کمائے ہوئے پیسے بھی اُڑ جانے کا اندیشہ ستا رہا تھا۔ اس کی تو روح ہی تڑپ گئی تھی۔

"بیٹا جی ! مخبری کسی نے نہیں کی ہے۔ یہ جو دو کان اللہ میاں نے مجھے دیے ہوئے ہیں نا الحمد اللہ بالکل اسی کام کے لیے دیے ہیں۔"

وہ منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تو محاد نے منہ بنا کر اس کی جانب دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ہاں ہاں اسی لیے دیے ہیں تاکہ لوگوں کی کن سوئیاں لیں جا کر او کچھ تو شرم کر لیں آپی شادی ہونے والی آپ کی۔"

وہ اسے شرم دلاتے ہوئے بولا تو وہ اور ڈھیٹوں کی طرح ہنسنے لگی۔

"میرے لال ! تو مجھے شرم نہ ہی دلا تو اچھی بات ہے کیونکہ میں شادی کر رہی ہوں خدانخواستہ خودکشی نہیں جو پہلے ہی ساری تیاریاں کر لوں۔"

وہ دوپٹہ سر پر اوڑتے ہوئے اب کی بار بستر سے نیچے اتری تھی۔

"چلو بھئی ہم تو چلے کچن میں۔ بہت سارے کام ہماری توجہ کے منتظر ہیں۔ افطاری کے بعد مشن مسٹر اینڈ مسز ابصار پر کام کرنا ہے تو لہذا سب اپنی اپنی پوزیشنز سنبھال لینا۔"

وہ سب کو مطلع کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی تھی۔ ابھی اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ دادی اندر لڑکھتے لڑکھتے بچی تھیں۔

"وے بیڑا اتر جائے تیرا خبیث ! بوڑھی دادی کو گرانے لگی تھی۔ ابھی میری کوئی ایک آدھ ہڈی ٹوٹ جاتی تو تجھے ہی میری خدمت کرتے ہوئے موت واقع ہونی تھی۔"

دادی نے اسے کمرے کے اندر کرتے ہوئے کہا تو وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"معاف کر دیں دادی مجھے پتا نہیں تھا کہ آپ بھی دروازے کے اس پار سے کن سوئیاں لے رہی ہیں۔
ورنہ میں دروازہ ذرا آرام سے کھولتی۔"

وہ دادی کے دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑے ہونے پر چوٹ کرتے ہوئے بولی تو دادی نے اس کے کندھے پر ایک تھپڑ جڑا۔

"بے غیرت ہوتی جا رہی ہے تو۔۔ شرم لحاظ دیکھنے کو بھی نہیں رہا تجھ میں اور لو ہم چلے ہیں تیرا نکاح کرنے۔ یہ تو وہی بات ہو گئی۔ اپنا گند اپنے ہی دروازے کے سامنے پھینک کر اپنی ہی بے عزتی کروالو۔"

دادی جان نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا تو لاریب شرمندہ ہو گئی۔

"معذرت دادی جان معذرت۔"

وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تھی۔

"اب بتاؤ یہ مشن کا کیا چکر ہے؟"

دادی نے بڑے سکون سے وہاں موجود نفوس پر بم پھوڑا تھا۔

"کہ۔۔۔کیا چکر ہے۔کچھ بھی تو نہیں کچھ بھی چکر نہیں ہے۔"

شافع فوری ہکلاتا ہوا بولا تو دادی نے عینک کے نیچے سے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھور کر دیکھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

"تو بہتا سیانہ نہ بن۔۔پتا ہے مجھے تیرا ابھی آج کل کہاں چشمے بہہ رہے ہیں تیرے۔۔۔"

دادی کا وار اسے اچھو لگا گیا تھا۔اس کی تو زبان ہی تالو سے جا چپکی تھی۔

"اب بتا رہے ہو یا کھولوں سب کا ایک ایک کر کے کٹا چٹا۔"

دادی نے ایک طائرانہ نگاہ پورے کمرے میں بیٹھے ہوئے نفوس پر ڈالتے ہوئے کہا تو سب سے پہلے محاد گڑبڑایا تھا۔شافع کی تو زبان ہی گویا بند ہو کر رہ گئی تھی۔

"دادی جان ! اصل میں ہم ابصار بھیا اور منہا بھابھی کو قریب لانا چاہتے ہیں۔ہمارے خیال میں وہ دونوں عام شادی شدہ خوش باش جوڑوں کی طرح بالکل نہیں ہیں۔تو اسی لیے ہم چھوٹے چھوٹے ایسے کام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جن سے وہ دونوں ایک دوسرے کے نزدیک آجائیں۔"

محاد نے بڑے ہی نپے تلے انداز میں اپنا موقف بیان کیا تھا۔دادی کرسی پر بیٹھی بغور انہیں سن رہی تھیں۔

"ہاں تو ٹھیک ہے اچھی بات ہے تم لوگ ان دونوں کو قریب کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔بندے نے کسی اور کو کیا کہنا ہے جب اپنا ہی ٹکن کسی کام کا نہیں ہے۔"

دادی منہ بنا کر بولی تھیں۔چہرے سے ہی ابصار کے لیے غصہ اور برہمی جھلک رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"مجھے تو سمجھ نہیں آتا ہمیشہ سے حساس اور دوسروں کا خیال رکھنے والا ابصار اپنی بیوی کے حقوق میں کوتاہی کیسے کر گیا۔"

دادی ہاتھ ملتے ہوئے گویا ہوئیں تو شافع نے گلا کھنکارا۔

"جان کی امان پاؤں تو کچھ عرض کروں؟"

شافع نے دادی کو تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو دادی نے بھنویں اچکا کر اسے بولنے کی اجازت دی۔

"دادی بات یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے ہر رشتے کے بارے میں حساس ہیں تو وہ اپنی بیوی کے حقوق پر کس طرح کوتاہی کر گئے۔ بات صرف اتنی ہے کہ آج تک ان کا واسطہ کسی عورت سے پڑا ہی نہیں ہے۔ ماں بہنوں کو وہ فیملی کی طرح ٹریٹ کرتے رہے ہیں۔ یہ پیار محبت ان کی سمجھ سے اوپر کی باتیں ہیں۔ حساس تو وہ بھابھی کے لیے بھی ہیں مگر انہیں خود اس حساسیت کو زبان دینی نہیں آتی۔ اظہار کے معاملے میں دی ابصار کرمانی بالکل صفر پر ہیں۔"

وہ بالکل درست کہہ رہا تھا۔ دادی اس سے سو فیصد متفق تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ہم نے بھی اس سے نہ اظہارِ محبت کروایا نہ تو میرا نام بھی قدسیہ بیگم نہیں۔سب کے سامنے کرواؤں گی دیکھنا تم لوگ۔"

دادی نے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا تو وہ سارے دم بخود دادی کو بس دیکھتے ہی رہ گئے جو کسی اور ہی جون میں تھیں۔

"ہون تے اظہارِ محبت ہووے ہی ہووے۔"

شافع نے تالی بجائی تو دادی نے تیکھی نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"تو بھی کر دے کہیں ایسا نہ ہو ٹائم نکل جائے۔"

دادی اسے آنکھ مارتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئیں جبکہ وہ اپنی سوچوں میں غرق ہو گیا۔

اب تو اظہارِ محبت بنتا ہی تھا۔ہائے میری چشمش۔۔

"تینوں چٹا چشمہ بچ دااے

تینوں چٹا چشمہ بچ دااے

بچ دااے گورے مکھڑے تے

بچ دااے گورے مکھڑے تے"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ دل ہی دل میں گنگناتا ہوا باہر نکل آیا۔ دل کا موسم بھی بالکل باہر کے موسم جیسا حسین ہو گیا تھا۔

****

وہ ٹیرس پر کھڑی تھی۔ آسمان پر کالے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے۔ بارش کب سے برس برس کر ہلکان ہو رہی تھی مگر اس کی رفتار میں کوئی کمی نہیں واقع ہوئی تھی۔

"جانتی ہو آئرہ یہ دل کب دھڑکتا ہے؟"

بارش کے قطروں سے اسے یوں محسوس ہوا جیسے محاد بول رہا ہو۔ محاد کی پُر سوز بھاری آواز کہیں بارش کے قطروں کے ساتھ مل کر اس کی سماعتوں میں اپنی اہمیت انڈیلنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"جب تم کہیں آس پاس ہوتی ہو۔"

اس نے آنکھیں بند کر کے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔ دل کی دھڑکن تیز تھی۔ دھڑکن میں ایک سوز، ایک ترنم تھا۔

"تمہارے سارے خواب میں پورے کرونگا۔"

جملے کے بعد جملہ اس کی سماعتوں میں رس گھول رہا تھا۔

"تو کیا واقعی ہی مجھے تم سے ہار مان لینی چاہیے محاد کرمانی؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ خلا میں گھورتے ہوئے خود سے بولی تو جواب اس کے دل نے اسے دیا۔ بالکل وہی جواب جو گزشتہ دو روز سے اس کا دل بارہا اسے دے چکا تھا۔

"ہار تو تم مان چکی ہو آئرہ شہریار ! اب تو صرف گھٹنے ٹیکنا باقی رہ گیا ہے۔"

آئرہ کی ایک بیٹ مس ہوئی تھی۔

"اور میرے خوابوں کا کیا ہو گا؟"

وہ شاید خود کو تسلی دینے کے لیے خود سے یہ سوال کر رہی تھی۔

"جب اپنے سارے خواب کسی سے منسلک کر لیے جائیں تو پھر کہاں یاد رہتا ہے کہ کونسا خواب پورا ہوا تو کونسا ابھی تکمیل کی طرف جانا باقی ہے۔ یہ زندگی ہے آئری بی بی ! خوابوں کی جائے پناہ نہیں۔ جہاں زندگی کو فراموش کر کے خوابوں کا ڈھیر لگا لیا جائے۔ جہاں محبتوں کو ٹھکرا کر اپنے خوابوں کا اونچا شملہ قائم رکھا جائے۔ محبت وہ واحد خواب ہے جو خود میں سمو کر ہر خواب پورا کر دیتی۔"

اس کا دل تو آج اسے حیران پر حیران کر رہا تھا۔ اگر وہ خود سے مشکل سوال بھی کر رہی تھی تو عمدہ ترین جواب بدلے میں سننے کو مل رہا تھا۔

"تو طے یہ پایا کہ محبت کو مزید نہ ٹھکرایا جائے۔ محبت کا جواب محبت سے دینے میں ہی عافیت ہے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ مسکرائی تھی۔ ہلکی ہوتی بارش کے قطرے بھی اس کے سنگ مسکرائے تھے۔ ہر قطرے سے جھلکتا محاد کرمانی کا وجود بھی شاید اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔ دل کی مراد جلد ہی پوری ہونے جا رہی تھی۔ وہ خوش کیوں کر نہ ہوتا۔ زندگی میں بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو چاہتے ہیں وہ پا لیتے ہیں ورنہ زندگی کو انسان کو اپنے سانچے میں ڈھالنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔

یہ بارشیں بھی تم سی ہیں
جو برس گئیں تو بہار ہیں

جو ٹھہر گئیں تو قرار ہیں
کبھی چھا گئی یونہی روز و شب

کبھی شور ہے کبھی چپ سی ہیں
یہ بارشیں بھی تم سی ہیں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

کسی رات میں کسی یاد کو
ایک دبی ہوئی سی راکھ کو

کبھی یوں ہوا کہ بجھا دیا
کبھی خود سے خود کو جلا دیا

کبھی بوند بوند میں گم سی ہیں
یہ بارشیں بھی تم سی ہیں

****

کرمانی ہاؤس میں ابھی ابھی افطاری مکمل ہوئی تھی۔ افطاری کر کے کرمانی ہاؤس کے مکین لاؤنج میں ہی بیٹھ کر چائے کا انتظار کرنے لگے۔ ابصار لاؤنج کے سنگل صوفے پر بیٹھا اپنا فون دیکھ رہا تھا۔ باورچی خانے میں منہا نے حسبِ عادت چائے کی پتیلی چڑھا دی تھی۔ لاریب افطاری کے برتن دھو رہی تھی۔ اس نے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

مشین کلین سوئیپ کے لیے مائدیہ اور لائقہ کو گراؤنڈ بنانے لاونج میں سب کے درمیان بھیجا تھا شافع اور محاد بھی وہاں ان کی ہاں میں ہاں ملانے کے لیے موجود تھے اور پھر سب سے بڑھ کر دادی جان تو تھیں ہی۔

"چشمشاٹو سٹارٹ۔۔"

شافع نے جان بوجھ کر باورچی خانے میں جاتے ہوئے پیچھے سے لائقہ کو کندھا مارتے ہوئے کہا تو وہ دھکا کھاتے کھاتے بچی۔

"اہم مائدیہ ! ویسے ہم سب کی عید کی شاپنگ تو ہو ہی گئی ہے۔لاریب آپی کے نکاح کا جوڑا بھی لے لیا ہے بس ایک بھابھی ہی ہیں اب تک جنھوں نے کچھ نہیں لیا۔"

وہ مائدیہ کی جانب دیکھتے ہوئے مصنوعی افسوس سے بولی تو محاد اور شافع چشماٹو کی ایکٹنگ پر عش عش کر اٹھے۔

"ارے یار اس کو تو کسی تھیٹر میں آرام سے کام مل سکتا تھا۔"

محاد نے شافع کے کان میں کہا تو شافع نے اسے آنکھیں دکھا کر گویا خاموش ہونے کی تلقین کی تھی۔

"ہاں بات تو ٹھیک ہے کیوں دادی ! ابصار بھیا سے کہیں کہ بھابھی کو لے کر جائیں شاپنگ کے لیے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

لائقہ نے اپنا کام کیا تو باقی کام مائدیہ نے اصل مدعہ دادی کی عدالت میں رکھ کر کر دیا۔

"ہاں تو جائے نا کیوں نہیں جاتا یہ۔ کیا مسئلہ اس کو؟"

دادی ایسے انجان بن کر بولیں جیسے اس سے زیادہ تو حیرت کی کوئی بات ہوئی ہی نہ ہو۔۔

"یار ادھر تو سب ہی نوبل پرائز کے حق دار ہیں۔"

شافع نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو اب کی بار محاد نے اسے گھورا۔

"تو میں نے کونسا چشماٹو کی شان میں کوئی الگ قسم کی گستاخی کی تھی جسے آپ جناب نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔"

وہ غصے سے گویا ہوا تو شافع کھسیانی ہنسی ہنس دیا۔ جبکہ اس سارے عرصے میں ابصار پُر سکون انداز میں بیٹھا ان سب کو دیکھ رہا تھا جبکہ منہا باورچی خانے سے چائے کی ٹرے لیے بر آمد ہوئی تھی۔

"میرے پاس کپڑے ہیں بھئی۔ مجھے شاپنگ کی ضرورت نہیں ہے۔"

اس نے لائقہ اور مائدیہ کی جانب دیکھ کر کہا تو دونوں نے تقریباً کچا چبا جانے والی نظروں سے اپنی بھاوج کو دیکھا۔

"عجیب عورت تھی ہم اس کے لیے سیٹنگ کر رہے ہیں اور یہ ہیں کہ کام خراب ہی کیے جا رہی ہیں۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

دونوں کے دل میں بیک وقت شاید ایک ہی خیال آیا تھا۔

"یہ لوگ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ تم عید اور لاریب کے نکاح پر نئے کپڑے پہنو۔"

اس کی سنجیدہ آواز نے سب کو چونکایا تھا۔۔ لاریب کے ہاتھ سے کپ گرتے گرتے بچا تھا۔ وہ کپ سینک میں ہی پٹخ کر باہر آئی تھی جہاں حیرت انگیز طور پر نجانے کونسی فلم شروع ہونے والی تھی۔

"چلو منہا ! اب تو تمہارے میاں نے بھی کہہ دیا ہے اب تو تمہیں جانا ہی پڑے گا۔ اس کو ہرگز گوارا نہیں ہے کہ ایسے موقعوں پر اس کی بیوی کچھ بھی پرانا پہنے۔"

علیزے چچی نے اور آگ بھڑکائی تو شافع کو پہلی بار بھڑکی ہوئی آگ مزہ دے گئی۔ چوٹ سیدھی اب کی بار ابصار کرمانی کے دل پر لگنے کے قوی امکانات تھے۔

"چلی جاؤنا بیٹا ! وہ اپنی خوشی سے لے کر جا رہا ہے۔"

ماریہ بیگم کے نرم لہجے نے اسے مزید بے بس کیا تھا۔ اس نے ایک نظر سامنے بیٹھے ہوئے ابصار پر ڈالی تھی جو انتہائی پُرسکون انداز میں وہاں بیٹھا ہوا تھا۔

"میں چینج کر کے آتی ہوں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

ٹرے باورچی خانے میں رکھ کر وہ اوپر کی جانب بڑھ گئی۔

"شافی ! میرے کمرے سے گاڑی کی چابی لے کر آ جلدی۔"

ابصار نے کرسی سے اٹھتے ہوئے شافع کو حکم دیا تو وہ دوڑ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔ تقریباً دس منٹ میں وہ دونوں باہر تھے۔ بھارہ کہو کا موسم آج تمام دن کی بارش کے بعد اچھا خاصا سہانہ تھا۔ گاڑی گھر سے قدرے دور آ چکی تھی مگر اب تک ان دو نفوس کے درمیان خاموشی نہیں ٹوٹی تھی۔

"کسی اجنبی کے ساتھ سفر پر نکلی ہو؟"

بہت دیر کی خاموشی کے بعد اس کی سنجیدہ آواز گاڑی کے خاموش ماحول سے ٹکرائی تو منہا نے چہرہ موڑ کر اس کی جانب دیکھا۔ پرپل پرنٹڈ کرتے کو پرپل ٹراوزر کے ساتھ پہنے اس نے پرپل دوپٹہ گلے میں ڈال رکھا تھا۔

"اجنبی بھی نہیں خیر۔"

وہ ذرا سا مسکرائی تھی۔ ان دونوں کے مابین شاید برف پگھلنے کی شروعات ہوئی تھی۔

"تو پھر محسوس کرو ان لمحات کی خوبصورتی کو۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ ایک جذب سے بولا تو منہا نے کھڑکی کے باہر اندھیرے میں ڈوبتے ہوئے ان خوبصورت مناظر کو دیکھا۔

"خوبصورت تو بہت ہے مگر ڈر ہے کہ صرف وقتی نہ ہو۔"

اس کی آواز انتہائی مدھم اور لہجہ لو دیتا ہوا تھا۔

"نکاح کا رشتہ اٹوٹ ہوتا ہے منہا ابصار کرمانی ! اس میں موجود لمحے ہمیشہ کے لیے ہوتے ہیں۔ پل دو پل کے لیے نہیں۔"

آج تو وہ شخص اسے حیران پر حیران کیے جا رہا تھا۔ کہاں سے شروع ہوا تھا اور کہاں تک جانے والا تھا منہا کی سمجھ سے باہر تھا۔

"تو پھر اس کو اتنی دیر میں کیوں محسوس کیا آپ نے مسٹر ابصار کرمانی؟"

وہ طنز کرنا نہیں بھولی تھی۔ ابصار مسکرایا تھا۔

"اب تم کسی اناڑی بندے سے شادی کرو گی تو یہی ہونا تھا نا۔"

وہ سر کھجاتے ہوئے بولا تو منہا نے گھور کر اس کی جانب دیکھا۔

"اناڑی ہیں تو نہیں لیکن اب اچھا بھلا انسان خود کو اناڑی شو کرے تو کیا کہا جا سکتا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ سینے پر ہاتھ باندھے منہ بنا کر گویا ہوئی تو وہ ہنس دیا۔

"تم کیا میری توجہ کو بہت مس کر رہی تھی؟"

گاڑی بازار کی حدود میں لاتے ہوئے اس نے پوچھا تو منہا نے جل کر اس کی جانب دیکھا۔

"توجہ دی ہی کب تھی آپ نے جو میں مس کرونگی۔"

اس کا انداز پھاڑ کھانے والا تھا۔ ابصار کو اس کا لڑتا انداز لطف دے رہا تھا۔

"اچھا تو یعنی تم میرے قریب قریب رہنا چاہتی ہو میری نظروں کے پاس پاس۔"

وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا تو منہا کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔

"لے اتنی سی قربت تو تم سے برداشت ہو نہیں رہی ٹھنڈے پسینے آرہے ہیں چلی ہیں ہر وقت پاس پاس رہنے کو۔"

اس نے منہ بنا کر اس پر چوٹ کی تو وہ نگاہیں جھکا گئی۔

"اپنی خیر منا لیں مسز ابصار کرمانی ! اب سے آپ کے اچھے نہیں بلکہ بہت اچھے دن شروع ہو گئے ہیں۔ ان نظروں کو سہنے کی اور ان کو اپنے انتہائی قریب دیکھنے کی عادت ڈال لیں۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے ابصار نے کہا تو منہا دروازہ کھول کر گاڑی سے اتر گئی۔ دل کی دھڑکنیں منتشر ہو رہی تھیں۔ اتنی سی تو قربت اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ باتیں وہ اتنی بڑی بڑی کر رہی تھی۔ اس کے اترتے ہی ابصار ہنسا تھا۔ سر جھٹک کر اس نے گاڑی لاک کی اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ منہا شولڈر بیگ کے سٹریپ کو بار بار کھروچتی اسی کی منتظر تھی۔ وہ ہم قدم ہوا تو دونوں بازار کی حدود میں داخل ہو گئے مگر ماسک پہننا ہرگز نہیں بھولے تھے۔

بازار کھچا کھچ لوگوں سے بھرا پڑا تھا۔

"مگر میں لونگی کیا؟"

اس نے جھنجھلا کر پوچھا تو ابصار نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"یعنی کہ تمہیں اتنے بڑے بازار میں آکر بھی سمجھ نہیں آرہی کہ تم نے لینا کیا ہے۔ کیسی لڑکی ہو تم یار۔ شوہر کے پیسے خرچوانے کا موقع آیا ہے تو تمہیں سمجھ نہیں آرہی کہ تمہیں لینا کیا ہے۔ واؤ سٹرینج۔"

اس کا ہاتھ تھام کر وہ کپڑوں کی بوتیک میں آگیا۔ جانتا تھا کہ وہ بونگوں کی طرح کھڑی رہے گی۔ اصل میں اناڑی وہ نہیں تھا۔ اناڑی تو اس کی بیوی تھی۔ تھی نا پھر آخر پاپا کی پری۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے سوچتے ہوئے سامنے نظر آتے خوبصورت میرون اور فالسے رنگ کے فراک کو دیکھا تھا جو اسے باہر سے ہی انتہائی خوبصورت لگا تھا۔ فالسے رنگ کے اس فراک پر میرون رنگ کی کلیاں تھیں اور ہر کلی میں ڈل گولڈن پرلز لگے ہوئے تھے۔

"یہ پیک کر دیں آپ۔ سائز کونسا آتا تمہیں؟"

اس نے دکاندار کو وہ فراک پیک کرنے کا کہہ کر منہا سے اس کا سائز پوچھا تھا۔

"میڈیم ہی آتا ہے۔"

اس نے جلدی سے کہا تو ابصار سر ہلا کر پیمنٹ کرنے لگا۔

"دو سوٹ اور لے لو۔"

شاپر ہاتھ میں پکڑتے ہوئے اس نے کہا تو منہا نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ تو لاریب کے نکاح کے لیے ہو گیا نا عید پر بھی تو کچھ لینا ہے۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اس کے سامنے والی دکان پر لے آیا۔

"تم خود پسند کرو گی کوئی یا یہ کام بھی پھر سے میں ہی کروں تمہارے لیے؟"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

بھنویں اچکا کر اس نے پوچھا تو منہا نے کندھے اچکا دیے گویا کہہ رہی تھی آپ ہی کر لیں۔ ابصار نے وہاں سے ایک لیمن کلر کی انگرا کھا سٹائل لمبی قمیض لی تھی جس پر خوبصورت کڑھائی کے ساتھ انتہائی نفیس ٹسل بھی لگے ہوئے تھے۔ اس کے نیچے گرے کلر کا پجامہ تھا۔ گرے اور لیمن امتزاج کے دوپٹے کے چاروں اطراف میں خوبصور موتی لٹک رہے تھے۔ دو سوٹ دلوانے کے بعد وہ اسے جوتوں والی دکان پر لے گیا۔ دنیا جہان کے جوتے اسے پہنا پہنا کر دیکھے مگر ابصار صاحب کو تو کوئی جوتا ہی پسند نہیں آرہا تھا۔ آخر کار اس نے اسے ایک کھوسہ اور ایک خوبصورت اور نفیس موتیوں سے مزین ہیل والی سینڈل لے کر دی تھی۔ ہم رنگ چوڑیاں، جھمکے اور پتا نہیں کیا کیا اسے تو خود بھی یاد نہیں تھا کہ اس کا شوہر اسے کیا کیا خرید کر دیے جا رہا ہے۔ ساری خریداری مکمل کر کے اس نے سارے شاپر گاڑی کی ڈگی میں رکھے اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ منہا پہلے سے ہی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔

"تو اب پھر کیا کرنا ہے؟"

گاڑی سٹارٹ کر کے اس نے سڑک پر ڈالی تھی۔ منہا نے گڑبڑا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

"کیا مطلب کیا کرنا ہے؟"

الجھے چہرے سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے منہا نے کہا تو ابصار مسکرا دیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"آئس کریم کھاؤ گی؟"

اس نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بڑے ہی ہلکے پھلکے انداز میں اسے آفر کی تھی۔

"اور آج یہ اتنی ساری مہربانیاں کس خوشی میں ہو رہی ہیں؟"

وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے گویا ہوئی تو ابصار نے تیکھے چتونوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"وہ کیا ہے نا میڈم ! آپ کے جو ہزبنڈ ہیں نا وہ خاصے مہربان ٹائپ ہیں اور بیوی کے معاملے میں تو کچھ زیادہ ہی مہربان ہیں۔ اصل میں یہ سارے وہ سوری ہیں جو میں تمہیں پچھلے ایک مہینے کے لیے کہنا چاہتا ہوں. مجھے واقعی ہی اپنی نجی اور کاروباری زندگی میں توازن نہیں رکھا آیا۔ مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ حسین ہمسفر کے ساتھ نجی زندگی تو کاروباری زندگی سے کئی زیادہ حسین ہوتی ہے۔"

گود میں دھرا ہوا اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے اس نے کہا تو وہ جھینپ کر نگاہیں جھکا گئی۔

"آج اب پبلک پلیس پر زیادہ اوور ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو چپ چاپ سیدھے دیکھ کر گاڑی چلائیں۔"

اس نے فرنٹ سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ابصار نے منہ بنالیا۔

"جب برابر میں بہار اتری ہو تو فرنٹ سکرین کیسے دیکھوں میں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس کے انداز سے بیچارگی صاف ظاہر تھی۔

"آپ۔۔۔نا۔۔"

وہ کچھ کہتے کہتے رکی تھی۔

"میں نا کیا؟"

اسے منہا کے چہرے کے مسلسل بدلتے رنگ ایک انجانا سا لطف دے رہے تھے۔

"کچھ نہیں گاڑی چلائیں۔"

اس نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنس دیا۔ اب سے تو دونوں کا لمحہ لمحہ خوشگوار گزرنے والا تھا۔ رشتوں میں جب احساس آجائے تو زندگی خود بخود خوبصورت ہو جاتی ہے۔ جیسے ابصار کرمانی کے احساس کے بعد اس کی زندگی منہا کرمانی کے ساتھ خوبصورتی کی جانب جا رہی تھی۔

****

گھڑی کی سوئیاں بارہ کے ہندسے کو چھو رہی تھیں۔ لڑکیاں تو وہ نظارہ دیکھنے کو بے چین ہو ہو کر تھک کر اپنے کمرے میں جا چکی تھیں مگر ان دونوں بھائیوں کی آنکھوں میں تو تجسس کے مارے نیند ہی نہیں اتر رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"کب آئیں گے بڑے بھیا ! لمبی ڈیٹ پر تو نہیں لے کر نکل گئے بھابھی کو؟"

شافع نے بے چینی سے کمرے میں ٹہلتے ہوئے محاد سے کہا تو محاد نے پھاڑ کھانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"میں نے کیا ان کے فونوں میں چِپ فٹ کی ہوئی ہے جو تم گھنٹے سے میرا دماغ کھائی جا رہے ہو۔ جاؤ باہر دفع ہو کر یوں ٹہلو قسم سے چکر آ رہے ہیں تمہیں دیکھ کر ہی۔"

محاد نے دروازہ کھولتے ہوئے اسے باہر کا راستہ دکھایا تو وہ منہ بناتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اللہ میاں ! آج تو دونوں کا کوئی سین چل ہی گیا ہو۔"

اس نے ہاتھ بلند کر کے دعا مانگی ہی تھی کہ سامنے چشمہ سیٹ کرتی ہوئی لائقہ اس سے زور دار انداز میں ٹکرائی۔

"اف چشماٹو کیا فولادی جسم ہے تمہارا یوں لگ رہا ہڈیاں توڑنے لگی تھی تم"

اس نے اپنا بازو دباتے ہوئے کہا تو لائقہ نے گھور کر اس کی جانب دیکھا۔

"تو شافع بھا۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ جملہ مکمل کرتی شافع نے آنکھیں کھول کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"خبر دار جو اپنے منہ سے مجھے بھائی بھوئی بولا ہو تو زبان کھینچ کر تمہارے اس فولادی جسم سے ہی لپیٹ دونگا میں۔"

لائقہ کی تو سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا شافع کو اتنا غصہ آکس بات پر رہا تھا۔ اس کے بھائی کہنے پر یا شافع سے ٹکرانے پر۔

"کیوں بھائی نہ بولوں تو کیا باؤ بولوں۔ جو کہ آپ ویسے لگتے بھی ہیں تھوڑے تھوڑے۔"

اس کے چہرے کے اطراف میں گول گول انگلی گھماتے ہوئے وہ بولی تو شافع نے اس کی انگلی پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا۔

"جو بھی بولا کرو سوچ سمجھ کر بولا کرو ایسا نہ ہو کسی روز لینے کے دینے پڑ جائیں۔"

نرمی سے اس کی انگلی اپنے ہاتھ میں قید کیے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"آہم ! یہ آپ دونوں کونسی عاشقی تھری بنا رہے ہیں یہاں؟"

مصحف نے گلا کھنکار کر کہا تو شافع نے جلدی سے اس کی انگلی چھوڑ دی۔ دونوں ایک جھٹکے میں سیدھے ہوئے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"تم کیوں یہاں رات کے اس پہر روح بن کر ٹہل رہے لولڑو پیڑے ! تمہیں کوئی اور کام نہیں ہے کیا؟"

شافع خود کو سنبھالتے ہوئے گویا ہوا تو مصحف نے گھبرائی ہوئی لائقہ کی جانب دیکھا۔

"دور رہیں میری بہن سے آپ فضول میں میری غیرت کو مت للکاریں۔"

اسے انگلی دکھاتے ہوئے مصحف نے کہا تو شافع نے وہی انگلی اتنی زور سے مڑوڑی کہ مصحف بیچارا سی کر کے رہ گیا۔

"پہلے زمین سے تو اُگ آ تین فٹ کے آدمی ! پھر غیرت کو بھی للکار لینا۔ اور ہاں منہ پر ٹیپ لگا لینا ورنہ تیرا سر توڑ دونگا۔"

اس نے مصحف کو دھمکانا شروع کیا تو لائقہ چشمہ درست کرتی بیچ میں آ گئی۔

"مصحف ! ایسا کچھ نہیں ہو رہا یہاں جس سے تمہاری غیرت کو فضول کے جھٹکے لگیں۔ یہ شافع بھائی کا تو دماغ ہی خراب ہو گیا ہے۔ چلو اندر۔"

اس کا ہاتھ تھام کر لائقہ بی بی یہ جا وہ جا۔ شافع ماتھے پر تیوری لیے اسے دیکھتا رہ گیا۔

"صبر کر جاؤ چشماٹو پتا چلے گا تمہیں کہ کس کا دماغ خراب ہو رہا ہے اور کتنا ہو رہا ہے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شافع نے ابھی سوچا ہی تھا کہ نیچے دروازے سے ابصار اور منہا ہنستے ہوئے آتے دکھائی دیے۔

"مادی ! شکار آچکے ہیں۔"

اس نے کمرے کے آدھ کھلے دروازے سے اندر بستر پر نیم دراز محاد سے کہا تو محاد چپل وہیں چھوڑ کر دروازے میں آن کھڑا ہوا۔ ابصار منہا کو کچھ کہہ رہا تھا جس پر وہ شرمائی للچھائی نگاہیں جھکائے کھڑی تھی۔

"لو جی لگ رہا ہے یہاں تو پوری کی پوری چاٹ مصالحے ڈال کر لو سٹوری شروع ہو چکی ہے۔ دیکھو دیکھو اپنے کڑوے کریلے بھیا کیسے شہد ٹپکاتی نگاہوں سے اپنی بھابھی کو تاڑ رہے ہیں بھئی واہ بھئی واہ۔"

اس نے جھومتے ہوئے محاد سے کہا تو محاد نے اس کی گدی میں دو تھپڑ لگائے۔

" تجھ سے کیا کسی کی خوشی ہضم نہیں ہو رہی پاگل بھیا شہد ٹپکائیں گے تو آئرہ کو بھی تھوڑی مزید تسلی ہو گی۔"

اس نے شافع کی گردن دبوچتے ہوئے کہا تو شافع نے اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کی۔

"ہاں بس اپنی پڑی ہوئی ہے آئرہ نہ ہو گئی مالکہ ایلزبتھ ہو گئی۔ میڈم کی تسلیاں کرواؤ جا کر۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے اپنے بازو جھاڑتے ہوئے کہا تو محاد نے دانت پیسے۔

"تمیز کر تیری ہونے والی بھابھی ہے۔"

محاد تو صحیح تپا ہوا تھا۔ شافع نے تیکھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"بیٹا ! زیادہ ہواؤں میں اُڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی تو تیری بات بھی نہیں چلی۔۔۔ بھابھی تو نے پہلے ہی بنا دیا ہے۔"

شافع کو تو کسی طور بھی اس کے اطوار اور انداز ہضم نہیں ہو رہے تھے۔

"بیٹا ! تیرا تو اللہ ہی مالک ہے۔ منہا بھابھی ہیں ذرا سیدھی ٹائپ مگر یہ جو آئرہ میڈم ہیں نا یہ ٹیرھی کھیر ہیں بچ کے ذرا سوچ سمجھ کر۔۔"

وہ اسے مشوروں سے نوازتا ہوا باہر بھاگ گیا۔ جانتا تھا کہ اندر رکا تو محاد سے دو چار ہاتھ تو اسے پڑ ہی جانے ہیں۔۔ اس کے جاتے ہی محاد نے دروازہ لاک کیا اور بستر پر ڈھیر ہو گیا۔ شافع کے لیے اب پوری رات دروازہ بند ہی تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

دوسرا عشرہ بھی دھیرے دھیرے اپنے اختتام کی جانب بڑھ رہا تھا۔ سحری کے بعد دادی نے ان پانچوں کو اپنے دربار میں حاضری کے لیے بلایا تھا۔ لاریب اور مائدہ بیڈ پر جبکہ لائقہ شافع اور محاد نیچے کارپیٹ پر بیٹھے دادی کے سوال کے منتظر تھے۔

"وہ منہا کہاں ہے؟ دھیان رکھنا تھا کہیں یہیں نہ آ نکلے۔"

دادی نے آدھ کھلے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو محاد نے اٹھ کر دروازہ اچھے سے بند کر دیا۔

"نہیں آتیں۔ اب بولیں جلدی۔"

محاد کو تو تجسس کھائے جا رہا تھا۔

"بے وقوف سپاہیوں مشن کی سناؤ۔ کوئی مثبت نتائج بھی آئے کہ وہی بارہ کے بارہ آنے رہے۔"

دادی آنکھیں گھماتے ہوئے بولیں تو شافع کھسک کر دادی کے گھٹنے کے قریب ہو گیا۔

"لے دادی ! نتائج تو ایسے نکلے ہیں کہ ہم۔ خود بھی دیکھ کر حیران رہ گئے تھے۔"

شافع نے عظیم نقشہ کھینچا تھا کہ دادی بھی دم بخود رہ گئیں۔

READERS CHOICE

"ہیں جلدی پھوٹ کیا ہوا تھا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

دادی کی بے چینی دیکھنے لائق تھی۔شافع نے گہری سانس بھری اور پھر سے اپنی طاقت بحال کرتے ہوئے شروع ہوا تھا۔

"میں نے دیکھا تھا دادی ! جب دونوں اندر داخل ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔بھیابھابھی کے قریب یعنی کہ میرا مطلب ہے بہت قریب کھڑے ہو کر کوئی بات کررہے تھے اور بھابھی چہرے پر شرم گیں مسکراہٹ لیے نگاہیں جھکائے کھڑی تھیں۔"

شافع نے الف سے یے تک سارا نقشہ کھینچا تھا۔دادی نے اس کے سر پر ایک لگائی تھی۔

"اور تجھے شرم نہیں آئی تھی بھائی اور بھابھی کے رومانوی سین بڑے ہی غور و فکر اور شوق سے دیکھ رہا تھا۔"

دادی کے کہنے پر سب دبا دبا سا ہنس دیے۔

"لے بھائی اور بھابھی کو بھی تو چاہیے تھا نا کہ اپنے کمرے میں جا کر رومینس کرتے بھلا ٹی وی لاونج کو بیڈ روم کون بناتا ہے۔اور اگر میں دیکھتا نہ تو آپ کو بتاتا کیسے۔"

وہ منہ بناتے ہوئے بولا تو کچھ دیر کے لیے دادی بھی سوچ میں پڑ گئیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

"ہاں ویسے کہہ تو یہ بالکل ٹھیک رہا ہے۔شاباش تیری رپورٹ بہت اچھی تھی۔مطلب کہ لو اسٹوری شروع تو ہو چکی ہے اب تو بس عشق کی منزلیں اور امتحان باقی ہیں۔"

دادی سر اثبات میں ہلاتے ہوئے بولیں تو وہ سب بھی ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگے۔

"چلو پھر سب بیٹھے ہی ہو تو کوئی تسبیح ہی کر دو۔"

دادی کے کہنے کی دیر تھی سب کو باسیاں آنا شروع ہو گئیں۔

"دادی ! بڑی نیند آ رہی ہے ظہر کے بعد کریں گے انشاءاللہ۔"

کہتے ہوئے سب باری باری کھسکے تھے۔

"در فٹے منہ ان سب کا۔نکمے جیے اللہ جی معاف کرنا نادان پوتے پوتیاں ہیں میرے سمجھتے ہی نہیں ہیں۔"

انہوں نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے اللہ توبہ کی اور خاموشی سے اپنے بستر کی جانب بڑھ گئیں۔ایک جانب سے تو دل میں ڈھیروں اطمینان اتر آیا تھا کہ چلو ابصار اور منہا کے رشتے میں سب کچھ ٹھیک ہونے کی جانب جا رہا ہے۔

"یا اللہ ! تو میرے بچوں کو ہمیشہ خوش اور آباد رکھنا۔انہیں دنیا جہاں کی خوشیاں دکھانا آمین۔"

وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے بستر کی جانب بڑھی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

واقعی ہی سب ٹھیک ہونے کی جانب تو جا رہا تھا۔ کسی کی زندگی میں سب ٹھیک ہو رہا تو کسی کی زندگی میں ٹھیک ہونے کی جانب جا رہا تھا۔ کوئی پا لینے کے عمل سے گزر رہا تھا تو کوئی حاصل کرنے کی تکلیف سے۔ کسی کی خاموش چاہت سسکیاں بھر رہی تھی تو کسی کے آنے والی زندگی کو لے کر خدشے۔۔۔ سب کی زندگیوں میں کچھ نا کچھ ہو رہا تھا۔ کوئی نہ کوئی عمل چل رہا تھا۔ زندگی اسی کا نام ہے۔ وہ کبھی خاموش ہو کر نہیں بیٹھتی بس چلتی ہی رہتی ہے۔ کسی سے محبت کروا دیتی ہے تو کسی سے نفرت۔۔۔ کبھی تعلقات کو جوڑ دیتی ہے تو کبھی تعلقات توڑ ڈالتی ہے۔ یہ زندگی ہے جو بنا رکے بس چلی جاتی ہے۔

****

وہ دونوں بستر پر چت لیٹے چھت پر چلتے پنکھے کو گھور رہے تھے۔ موسم نارمل ہونے کے باعث پنکھے کو سست روی سے چلایا گیا تھا۔

"منہا ! تمہیں نیند نہیں آ رہی کیا؟"

اس نے ہنوز چھت پر سست رفتاری سے چلتے پنکھے کو دیکھتے ہوئے برابر میں لیٹی منہا سے پوچھا تو منہا نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھیں۔

"نہیں پتا نہیں کیوں نیند تو نہیں آ رہی آپ کو بھی نہیں آ رہی کیا؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے اب رخ اس کی جانب موڑا تھا۔ ابصار نے نیم اندھیرے میں اس کے نظر آتے چہرے کو دیکھا تھا۔ وہ شاید اتنے دنوں بعد اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اندھیرے میں بھی وہ منہا کے نقوش باخوبی دیکھ سکتا تھا۔

"بڑی بڑی روشن سیاہ آنکھیں صاف رنگت پر چھوٹی سی ناک اور باریک خوبصورت لب۔ وہ ہنستی تو لگتا جیسے ساری بہار سمٹ کر اس کے چہرے پر آگئی ہو۔ دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔ دھڑکن بڑھی تو اس نے آنکھیں موند کر سینے میں دھڑکتے دل کی آواز کانوں میں سنی۔

"تم بہت خوبصورت ہو منہا ! ہاں تم ہو۔"

وہ ایک دم اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تو منہا ہنس دی۔

"زیادہ جلدی نہیں آپ کو میری خوبصورتی کا خیال آگیا۔ یہ خوبصورتی تو یہاں جوں کی توں قائم تھی مگر دیکھنے اور سراہنے والی آنکھیں کہیں کھوئی ہوئی تھیں۔"

وہ اپنی جگہ سے کھسک کر اس کے قریب ہوئی تھی۔ ابصار نے سر رکھنے کے لیے اپنا بازو کھولا تو اس نے نرمی سے اپنا سر اس کے بازو پر رکھ لیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"میں نے آپ کی ہر وہ نظر مس کی ہے جو میری جانب محبت سے اٹھتی تو میں سو دفعہ جی اٹھتی۔ میں نے آپ کی وہ ہر شرارت مس کی ہے جو مجھے دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں اترتی اور آپ کے لبوں سے ہنسی بن کر آزاد ہوتی۔"

اس نے چہرہ ابصار کے سینے میں چھپایا تھا۔ نجانے کیوں مگر لبوں سے ایک سسکی آزاد ہوئی تھی۔ ابصار نے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے اور اس کا سر آہستہ آہستہ تھپکا۔

"ارے تو اس میں رونے کی کیا بات ہے یار ! ہماری شادی کو ایک مہینہ ہوا ہے کوئی ایک سال نہیں جو ہم پرانے ہو گئے ہیں۔ ابھی بھی ہم نیا نویلا شادی شدہ جوڑا ہیں۔ تم فکر کیوں کر رہی ہو۔ اب سے میری ساری نظروں کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

اس کی ناک دباتے اور پھر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھتے ہوئے اس نے کہا تو منہا ہنس دی۔

"پتا میں آپ کو کڑوا کریلا کہتی تھی۔ بلکہ کہوں گی جب جب آپ کوئی کڑوی حرکت کریں گے۔"

اس نے اپنا عظیم کارنامہ اسے سنایا تو ابصار نے منہ کھول کر اس کی جانب دیکھا۔

"شرم تو نہیں آتی شوہر کو کڑوا کریلا کہتی رہی ہو تم۔ کہتا تو ویسے میں بھی تھا تمہیں پاپا کی پری مجھے اچھا لگتا ہے میں کہتا ہی رہونگا گا پاپا کی پری۔۔۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ ہنستے ہوئے بولا تو منہا نے اس کی جانب گھور کر دیکھا۔

"پھر میں بھی کہتی ہی رہونگی۔ کڑوا کریلا، کڑوا کریلا۔۔۔"

وہ بولتے بولتے ہنس دی تھی۔ دونوں قہقہہ لگا کر ہنسے تھے۔ اوپر سے دیکھتی تقدیر بھی ان کی زندگی سے بھرپور ہنسی پر ہنس رہی تھی۔ وہ شاید دنیا میں آئے ہی ایک دوسرے کے لیے تھے۔

****

خوبصورت صبح نے پورے بھارہ کھو پر اپنے پر پھیلائے تھے۔ ساڑھے نو بجے اس کی آنکھ اپنے بازو پر بوجھ کے تحت کھلی تھی۔ ساری رات ایک ہی سمت میں بازو رکھ کر اس کا بازو اکڑ چکا تھا۔ وہ تھی کہ اس اکڑے ہوئے بازو پر ہی مزے لے کر سو رہی تھی۔ ابصار نے جھنجھلا کر اس کی سوئی ہوئی شکل دیکھی تھی جو ٹس سے مس نہیں ہو رہی تھی۔

"یہ اچھا ہے بھئی ایک مہینے کی ساری کسریں اب میرے بازو پر اپنا فولادی سر رکھ کر نکال رہی ہیں۔"

اس کا بازو حقیقتاً بہت دکھ رہا تھا۔ صبح صبح اتنے تابڑتوڑ حملے کے ہوتے ہی اس کی ساری رات والی محبت اُڑن چھو ہو گئی تھی۔

"منہا میڈم ! "

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے دھیرے سے اسے آواز لگائی تو خوش قسمتی سے منہا پہلی ہی بیل پر جاگ گئی۔ ایسا ابصار کا ذاتی خیال تھا۔

"تمہیں بدلہ لینے کو کوئی اور چیز نہیں ملی تھی۔ اگر اتنا ہی پسند ہے میرا بازو تو ویسے ہی کاٹ کر تم اپنے پاس رکھ لو۔ یہ آدھا میرا اور آدھا تیرا والا سین کیوں کرتی ہو۔"

وہ اپنا بازو دباتے ہوئے بولا تو منہا نے تیوری چڑھا کر اس کی جانب دیکھا۔

"سونے کا بازو نہیں ہے آپ کا جسے بیچ کر مجھے ڈالر ملیں گے۔ ہاں وہ پتا نہیں کیسے رات کو سوتے سوتے۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ پورا کرتی وہ فوری بولا تھا۔

"میرا سیر کرنے کو دل کیا تو آپ کی طرف نکل آئی۔ پھر آپ کا بازو دکھائی دے گیا تو سوچا تھوڑی دیر اس کی ٹھنڈی میٹھی چھاؤں سے لطف اندوز ہو جاؤں۔ پھر مجھے وہ جگہ پسند آ گئی تو میں نے وہاں مستقل ڈیرے ڈالنے کا سوچ لیا۔"

وہ مسلسل منہ ہلا ہلا کر بول رہا تھا جس پر منہا منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"کتنے بُرے ہیں آپ۔۔۔ابھی رات کی ہی تو بات اتنے اچھے سے پیش آ رہے تھے۔اب واپس اپنے کڑوے کریلے موڈ میں آ گئے۔یہ پکڑیں اپنے کپڑے اور جائیں تیار ہوں جا کر۔"

اس نے اپنے کھلے ہوئے بال جُوڑے میں قید کیے اور بستر کی چادر درست کرنے لگی۔وہ کپڑے لے کر باتھ روم میں بند ہو گیا۔کچھ دیر بعد نکلا تو نک سک سا تیار تھا۔ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے اچھے سے بالوں کو سیٹ کیا اور خود پر پرفیوم اسپرے کرنے کے بعد منہا کی جانب متوجہ ہوا۔

"چلیں میڈم ! چھوڑ کر آئیں مجھے۔"

اپنا بازو اس کے سامنے کرتے ہوئے اس نے کہا تو منہا نے مسکرا کر اس کے بازو میں اپنا ہاتھ ڈال لیا دونوں مسکراتے ہوئے سیڑھیوں سے اترے تھے۔لگ ہی نہیں رہا تھا کہ ابھی کچھ دیر قبل ان کی کسی بات پر بحث ہو رہی تھی۔وہ یونہی سیڑھیوں سے یہ سوچ کر اترے تھے کہ سب اس وقت اپنے اپنے کمروں میں سو رہے ہونگے مگر سامنے ہی لاونج کے صوفے پر نیم دراز دادی جان کی انہیں دیکھ کر آنکھیں باہر آتے آتے رہی تھیں۔

"ماشاءاللہ ہو تعالیٰ یہ فوجیں کدھر کو چلی ہیں صبح ہی صبح؟"

دادی معنی خیزی سے منہا کی جانب دیکھتے ہوئے گویا ہوئیں تو منہا نے جھینپ کر چہرہ جھکا لیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"کہیں نہیں دادی جان ! آج مابدولت کی بیگم سرکار اور آپ کی بہو بیگم آپ کے پوتے کو گیٹ تک چھوڑنے جارہی ہیں۔"

وہ مسکرا کر بولا تو دادی جان نے بھی اپنی مسکراہٹ دبائی اور پھر آنکھیں گھماتے ہوئے بولیں۔

"کیوں بیٹا ! تجھے کیا اپنے گیٹ کا راستہ نہیں آتا تھا جو تو ساتھ باڈی گارڈ لے کر جارہا ہے۔"

دادی کی آنکھوں میں شرارت تھی جو وہ محض ابصار کو چڑانے کے لیے کہہ رہی تھیں۔

"دادی ہمسفر اچھا ہو تو راستہ خوبصورت ہو جاتا ہے سمجھا کریں۔"

وہ انہیں آنکھ مارتا ہوا منہا کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گیا۔ گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے اس نے ایک نظر خود کی جانب مسکرا کر دیکھتی اپنی بیوی پر ڈالی تھی۔

"اگر تم روزانہ مجھے یونہی مسکرا کر دفتر بھیجو گی تو میرا تو دن ہی بہت خوبصورت ہو گا۔"

باری باری اس کے دونوں گالوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے ابصار نے کہا تو وہ سرخ چہرے کے ساتھ مسکرا دی۔

"اب آپ جائیں بھی کہ یہیں سارا دن گزار دینا۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ اسے گاڑی کی جانب اشارہ کرتے ہوئی بولی تو وہ مسکرا کر ہاتھ ہلا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔کچھ ہی دیر میں گاڑی گیٹ سے باہر نکل گئی۔منہا نے گیٹ بند کیا اور اندر آگئی۔دادی جان لاونج میں بے چینی سے اس کی منتظر تھیں۔

"واہ بھئی واہ اتنی سیٹنگیں ہو گئیں اور دادی کو خبر ہی نہ ہوئی۔رونے مجھ سے رو رہی تھی اس دن اور مجھے بتایا ہی نہیں۔"

دادی خشمگین نظروں سے اسے گھورتے ہوئے بولیں تو وہ انگلیاں چٹخا کر ان کے قریب ہی بیٹھ گئی۔

"دادی جان ! مجھے تو خود کچھ سمجھ نہیں آئی۔یہ ایک دم سے پتا نہیں کایا کیسے پلٹ گئی۔"

وہ خود بھی حیران تھی۔

"بیٹا جی ! یہ کایا ایسے ہی پلٹا کرتی ہے۔چلو اللہ کا لاکھ اور کڑور بار شکر ہے یہ بے وقوف لائن پر تو آیا۔"

دادی ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولیں تو منہا ہنس دی۔

"بے وقوف کوئی نہیں ہیں۔بالکل ہی پورے ہیں اندر سے بھی اور باہر سے بھی۔"

وہ منہ میں منمناتے ہوئے بولی تو دادی نے اسے گھورا۔

"میرا پوتا ہے بھئی زبان کو ذرا لہذا سنبھال کر۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

دادی تو بُرا ہی مان گئی تھیں۔ منہا نے خجل سی ہو کر دادی کی جانب دیکھا تو دونوں ہنس دیں۔

"اچھا یہ پتا یہ شافع کن ہواؤں میں ہے آج کل؟"

دادی ہم اس کے قریب ہو کر بڑے ہی راز دانہ لہجے میں کہہ رہی تھی۔ دادی کے سوال پر پہلے تو منہا حیران ہوئی اور پھر اس کے بعد آنکھیں چھوٹی کر کے دادی کی جانب متوجہ ہو گئی۔۔

" صحیح کہہ رہی ہیں آپ مجھے بھی اس کے لچھن کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے۔"

منہا بھی دادی کی بات سے سو فیصد متفق تھی۔

"یہ پاگل نالائقہ کو پسند کرتا ہے مگر اتنا کوئی ڈرپھوک ہے کہ اسے کہہ ہی نہیں پا رہا۔"

دادی نے بڑے ہی اعتماد سے منہا سے کہا تو منہا کچھ دیر کے لیے حیران رہ گئی۔ شک تو اسے بھی تھا کہ چکر بیچ میں کچھ ایسا ہی ہے مگر بالکل کیا بات تھی۔ یہ اسے نہیں معلوم تھا۔

"لیکن آپ کو کیسے پتا دادی جان؟"

وہ تجسس کے مارے ان کے نزدیک ہوئی تو دادی نے مسکراہٹ دبائی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"کمینہ ہے پورا جب دیکھو تو اسے ہی دیکھ رہا ہوتا۔ چشماٹو یہ تو چشماٹو وہ۔۔۔ چھوٹا ہے ابھی اس کی شادی نہیں کر سکتے ہاں میں احد سے بات کرتی ہوں دونوں کی منگنی کر دیتے ہیں۔ شادی ان کی پڑھائیوں کے بعد کر دیں گے۔"

دادی نے منہا سے کہا تو منہا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسے فوری محاد کا خیال آیا تھا۔ ایک لمحے کے لیے سوچا دادی سے محاد کی بات بھی کر ہی دے مگر پھر نجانے وہ کیوں رک گئی۔

" چلیں آپ آرام کریں اپنے کمرے میں جا کر میں بھی ذرا کچھ کام دیکھ لوں۔"

دادی کو سہارا دے کر اٹھا کر ان کے کمرے کی جانب لے کر جاتے ہوئے اس نے کہا تو دادی اثبات میں سر ہلا گئیں۔

" جیتی رہ میری بچی ! "

دادی تو اس کے صدقے واری جا رہی تھیں۔ منہا انہیں ان کے کمرے میں چھوڑ کر واپس اپنے کمرے میں آئی تھی اسے آئرہ کو فون کرنا تھا۔

******

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

بھارہ کہو میں سورج اپنی کرنیں پھیلا چکا تھا۔ پہاڑوں کی ہری بھری چوٹیوں پر جب سورج کی کرنیں پڑتیں تو پہاڑوں کی چوٹیاں روشن ہو کر ایک الگ ہی فسوں خیز منظر پیش کرتیں۔ وہ بازو کے حلقے میں تکیہ دبوچ کر گدھے گھوڑے بیچ کر گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی۔ کمرے کی کھڑکی سے ذرا سی روشنی نکل کر اس کے بستر پر پڑ رہی تھی۔ سائیڈ میز پر رکھا ہوا اس کا فون چیخ چیخ کر اپنے ہونے کا اعلان کر رہا تھا مگر آئرہ میڈم تو ایسی مدہوش سوتیں کہ اگر موت کا فرشتہ بھی انہیں جگانے آ جائے تو بھی بمشکل ہی اٹھتی تھیں۔۔

اب کی بار کوئی تیسری بار فون بجا تو آئرہ نے نیند میں ڈوبی ہوئی اپنی آدھ کھلی آنکھیں کھول کر سائیڈ میز پر رکھے ہوئے فون کو دیکھا۔ اوپر منہا کا نام چمک رہا تھا۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا تو گھڑی صبح کے ساڑھے دس بجنے کا عندیہ دے رہی تھی۔

"اف یہ کوئی وقت ہے کسی کو فون کرنے کا۔ اس منہا کی بچی کو کبھی عقل نہیں آسکتی۔ اس نے جھنجھلا کر کہتے ہوئے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔

"ہیلو ! کیا مصیبت آگئی صبح صبح خود تو تم اپنے سسرال میں سکون نہیں لیتی ہو بندہ دوسروں کو تو لینے دے دیتا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ سوئی ہوئی آواز میں بولی تو دوسری جانب سے منہا نے دانت پیس کر اپنا غصہ ضبط کیا۔

"دوسروں کی نیندیں حرام کر کے خود تم سو رہی ہو اٹھو اور میری بات کان کھول کر سنو۔"

فون کے اس پار سے منہا کی تپی ہوئی آواز ابھری تو آئرہ اچھل کر بستر سے اٹھی۔

"کیا ہو گیا خدا نخواستہ کسی بچھو نے تو ڈنگ نہیں مار لیا جو یوں تڑپ رہی ہو۔"

آئرہ کو ایسی صورتحال میں بھی مذاق سوجھ رہا تھا۔

"تم نا قسم سے مفت میں ضائع ہو جاؤ گی میرے ہاتھ سے۔"

منہا اب کی بار تو خاصی تپ گئی تھی۔

"بات بولو جلدی۔ فضول پریشان کر رہی ہو مجھے۔"

اس نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا تو منہا نے گہری سانس بھری۔

"یہ کیا تماشہ لگایا ہوا تم نے مادی کے ساتھ۔۔ کیوں تنگ کر رہی ہو اسے؟"

آئرہ نے اس کے سوال پر بھنویں اچکائی تھیں۔ تو اب اسے سارا معاملہ سمجھ میں آیا تھا۔

"کیا گستاخی کر دی میں نے آپ کے مادی کی شان میں۔ کونسے بم کے گولے سے اُڑا دیا میں نے اسے؟"

وہ تپ کر بولی تو منہا نے منہ بنایا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"وہ کہہ رہا ہے شادی کر لو تو ہاں کیوں نہیں کر رہی ہو کیا تکلیف ہے تمہیں؟"

منہا تو اس لمحے آئرہ کو بالکل صحیح سٹار پلس والی بہو لگی تھی جو سسرال پر سر پر کفن باندھ کر مر مٹنے کو تیار تھی۔

"او باجی ! بریک تے پیر رکھو تے میری وی گل سن لو۔"

وہ اب کی بار تحمل سے گویا ہوئی تو دوسری جانب سے منہا خاموش ہو گئی۔

"ایسے کیسے ہاں کر دوں۔ اپنے گھر والوں کو لے کر آئے گا تو ہاں کرونگی نا کہ اسے فضول ہی ہاں کر کے ابھی سے سر پر بٹھا لوں۔ موصوف پتا چلے کسی غلط فہمی میں لگے گئے ہیں۔"

اب کی بار وہ ہنستے ہوئے بولی تو منہا بھی ہنس دی۔

"بہت فضول ہو تم ٹانگا ہوا تم نے اسے دن رات سولی پر۔ بیچارے کی شکل دیکھنے لائق ہوتی ہے۔"

منہا ہنستے ہوئے بولی تو آئرہ نے منہ بنا لیا۔

"تم بھی ٹانگ لیتی اپنے شوہر کو تو آج تمہارے بھی اشاروں پر چل رہے ہوتے وہ۔"

آئرہ کی زبان کون روک سکتا تھا۔ دو بدو تیر برسانا اس کا پسندیدہ کام تھا۔

"شرم کرو الحمد اللہ نہیں ٹانگا تو ہی اتنی عزت کرتے ہیں میری اور شاید محبت بھی۔۔۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

آخری جملہ پورا کرتے ہوئے وہ ذرا سا اٹکی تھی۔

"یہ جس طرح تم محبت میں اٹکی ہو نا مجھے لگتا کوئی اٹکی ہوئی محبت ہی کرتے ہیں تمہارے وہ۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی تو منہا نے منہ بنا کر فون کی جانب ایسے دیکھا جیسے آئرہ اس لمحے اس کے سامنے ہو "اپنا منہ بند کرو اور دفع ہو یہاں سے کرتی ہوں تمہارا علاج بھی۔"

منہا نے کہتے ہوئے کھٹاک سے فون بند کر دیا تو آئرہ ہنسنے لگی۔

"ساری نیند برباد کر دی۔ چلو پھر سے سونے کی کوشش کرتے ہیں۔"

اس نے چادر کھول کر منہ تک تانی اور واپس کشن بازو میں دبا کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔ اس سے پہلے وہ اپنے کمرے کے پردے بند کرنا نہیں بھولی تھی۔

****

کرمانی ہاؤس کی عوام دھیرے دھیرے بیدار ہوئی تھی۔ ظہر کی نماز کے وقت بمشکل ساری نوجوان ٹولی کی آنکھ کھلی تھی۔ منہا نے نماز پڑھ کر دوپٹہ ڈھیلا کیا اور فون تھام کر ابصار کو پیغام بھیجا۔

READERS CHOICE

"آج افطاری میں کیا کھائیں گے آپ؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

پیغام بھیج کر وہ کمرے کی حالت درست کرنے لگی۔ ابصار کا کمرہ درمیانے سائز کا تھا۔ دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی دائیں جانب ڈبل خوبصورت لکڑی کا بیڈ رکھا ہوا تھا جس کے اطراف میں دو سائیڈ میزیں تھیں۔ بیڈ سے کچھ فاصلے پر ڈریسنگ میز تھا۔ جس کے بالکل ساتھ اندر کی جانب ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلتا تھا۔ بائیں جانب والی دیوار کے ساتھ ایک چھوٹا سا دیوان رکھا ہوا تھا جس کے بالکل پیچھے ہی شیشے اور لکڑی کی کھڑکی تھی۔ اس نے کمرے کی حالت درست کی تو اس کے فون کی میسج ٹون بجنے لگی۔

"جو بھی تم پیار سے بناؤ۔"

آگے دل کا نشان تھا۔

"سیریس سوال پر بھی ان کو رومینس سوجھ رہا ہے۔ ان کو کیا پتا ہو کیا پکایا جائے اس دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ ہے جو عورتوں سے حل نہیں ہوتا تو مردوں کے نخرے ہی ختم نہیں ہوتے۔"

اس نے منہ بنا کر اسے فون ملایا تو پہلی ہی گھنٹی پر فون اٹھا لیا گیا۔

"ہاں جی کیا حال ہے؟"

دوسری جانب سے اس کی بشاش آواز ابھری تو منہا مسکرا دی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"حال کو چھوڑیں یہ بتائیں کہ آج کیا پکائیں۔امی نے کہا کہ آپ سے فون کرکے پوچھ لوں کہ آپ کیا کھائیں گے۔"

منہانے ماریہ بیگم کی دہرائی ہوئی باتیں اسے بتائیں تو اس کا منہ بن گیا۔

"لے میں کیاامی کو کوئی باورچی نظر آتا ہوں یا میرا کیا کسی ڈھابے سے تعلق ہے جو میں بتاؤں بھئی اس گھر میں جو بھی پکتا ہے میں چپ کرکے کھالیتا ہوں آج تک جو میں نے کسی چیز پر نخرہ کیا ہو۔جو مرضی بنالو مجھے کام کرنے دو سارا موڈ خراب کر دیا۔"

اس نے بول بال کر کھٹاک سے فون بند کر دیا جبکہ منہا تو بس ہاتھ میں تھامے ہوئے فون کو دیکھتی رہ گئی۔ دماغ میں ایک خیال آیا تو آنکھیں بھی اس خیال کے خیال سے چمک اٹھیں۔

وہ فون بند کرکے نیچے اتری تھی۔

"اب آئے گا مزہ اور نہ بتائیں میں کوئی باورچی لگا ہوا ہوں یا میرا ڈھابہ ہے۔بھئی میں تو بڑا شریف ہوں جو پکتا چپ کرکے کھالیتا۔لگے گا پتا کتنے شریف ہیں ہمارے میاں صاحب۔۔"

وہ دل ہی دل میں مسکراتی ہوئی ماریہ بیگم کے کمرے میں آئی تھی جو اب ظہر کی نماز کے بعد قرآن مجید پڑھ رہی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"امی ! میں نے ان کو فون کر کے پوچھا تو انہوں نے کہا جو مرضی پکا لو میں کونسا کبھی کوئی نخرہ کرتا ہوں۔جو پکتا چپ چاپ کھا لیتا ہوں۔"

وہ کندھے اچکا کر آرام سے بولی تو ماریہ بیگم کی آنکھیں حیرت سے ہی کھل گئیں۔

"ایسا اس نے کہا ہے۔ارے سب سے زیادہ ڈرامے اور نخرے اسی کے ہوتے ہیں کھانے میں اگلے کو کوئی چھوٹی موٹی چیز تو پسند ہی نہیں آتی ہے۔"

ماریہ بیگم اچھنبے سے بولی تو وہ ہنس دی۔

"جانے دیں امی ! مجھے بھی پتا ہے موصوف کتنے پانی میں ہیں۔آج انکو مزہ چکھاتے ہیں۔آپ مجھے یہ بتائیں کہ ان کو سبزیوں میں سب سے زیادہ ناپسند کیا ہے۔جو بالکل ہی نہ کھاتے ہوں۔ذرا سا بھی نہیں۔"

منہا نے ناک چڑھا کر ہاتھوں سے اشارہ کیا تو ماریہ بیگم سوچ میں پڑ گئیں۔

"ٹینڈے اور شملہ کی مرچیں تو بالکل ہی نہیں کھاتا۔گھر میں جس دن پکتی ہیں لڑائی ڈال کر بیٹھ جاتا کہ یہ کوئی پکانے کی چیز ہے حالا کہ ٹینڈے شافی اور شملہ مرچ اور قیمہ مادی کو بڑا پسند ہے۔اب بندہ ان لوگوں کی سنے یا لاڈ صاحب کی۔"

ماریہ بیگم تو اپنے بچوں کی حرکتوں پر خاصی تپی ہوئی تھیں۔منہا کو بے اختیار ہنسی آئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"تو پھر آج مادی اور شافی کو خوش کرتے ہیں امی جان ! اور لاڈ صاحب کو آج تھوڑا ناراض کر دیتے ہیں۔ لیکن تھوڑا۔ ان کی پسند کی چیز بھی بنا لیتے ہیں مگر وہ ہم کچن میں ہی چھپا دیں گے۔ ذرا سا منہ بنائیں گے تو بعد میں لگے گا پتا۔"

منہا نے مزہ لیتے ہوئے کہا تو ماریہ بیگم نے اس کے سر پر چپت لگائی

"تو بیٹا ! یہ تین تین ہانڈیوں کا ہم کیا کریں گے۔"

وہ بھنویں اچکاتے ہوئے بولیں تو منہا ان کے قریب ہی بستر پر بیٹھ گئی۔

"ہم کونسا پتیلے بھر بھر کر پکانے والے ہیں تھوڑا تھوڑا سا پکائیں گے بس جو سحری ٹائم تک ختم ہو جائے۔"

اس کی بات سن کر ماریہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا اور قرآن مجید بند کر کے الماری میں رکھنے لگیں۔

ان کی بہو بے شک اتنا اچھا پکانا نہیں جانتی تھی مگر اس نے کبھی بھی کوئی بھی کام کرنے سے انکار نہیں کیا تھا۔ جو بھی کام کہو فوری سر تسلیمِ خم کرتی اور فوری کر دیتی۔ وہ واقعی ہی اس سے بہت خوش تھیں۔

******

READERS CHOICE

وہ فائل دیکھتے ہوئے اپنی کرسی سے اٹھا تھا۔ ابھی ابھی محاد اسے احد صاحب سے بات کرنے کی ہدایت جاری کرتے ہوئے گیا تھا۔ اس کے خیال میں اب ابصار کو احد صاحب سے اس کی اور آئرہ کی شادی کے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کالوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،مضامین،کوکنگ ریسپی)اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز(ویب سائٹس)،سوشل میڈیا گروپس،اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

لیے بات کرنی چاہیے۔ وہ اپنے کام نمٹا کر اپنا فون جیب میں ڈالتا ہوا احد صاحب کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔ ان کے پی این سے ان کے اندر ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔ ولی صاحب بھی اندر ہی موجود تھے۔

"ابو مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔"

اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو ولی صاحب اٹھ کر باہر جانے لگے۔

"ارے آپ کہاں جا رہے ہیں چاچو ! بیٹھیں آپ بھی۔ دونوں سے بات کرنی ہے۔"

اس کے کہنے پر کرسی سے اٹھتے ہوئے ولی کرمانی بھی واپس بیٹھ گئے۔

"ہاں بولو کیا بات ہے سب خیر تو ہے نا؟"

وہ دونوں اس کی جانب دیکھتے ہوئے مکمل طور پر ہمہ تن گوش تھے۔

"ابو ! آپ بھی جانتے ہیں اور ولی چاچو بھی کہ میری شادی سے پہلے بھی مادی اور آئرہ اکھٹے ایک ہی کلاس میں پڑھتے تھے۔ ایک دوسرے کے اچھے دوست تھے۔"

وہ اپنی بات کہتے ہوئے کچھ دیر کے لیے خاموش ہوا تھا۔ ولی کرمانی اور احد کرمانی مکمل طور پر اس کی بات سن رہے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ہاں تو آگے بھی تو بولا نا۔"

ان کے انداز میں بے چینی تھی۔ وہ بھی متجسس ہوئے تھے کہ آخر کو ابصار کہنا کیا چاہتا ہے۔

"تو مادی آئرہ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ میرا نہیں خیال کہ کسی کو بھی اس سلسلے میں کوئی مسئلہ ہے۔"

وہ اپنی بات مکمل کر کے ان دونوں کی جانب دیکھنے لگا جن کے چہرے پُر سکون تھے۔

"اس میں کوئی بُرائی تو نہیں ہے اگر مادی آئرہ سے شادی کرنا چاہتا ہے تو ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے کر لے بے شک۔"

ولی صاحب نے احد صاحب کی جانب دیکھتے ہوئے تائید چاہی تو وہ کچھ پُر سوچ دکھائی دیے۔

"آپ کو کوئی مسئلہ ہے ابو ! کیا آپ نہیں چاہتے کہ ایسا کچھ بھی ہو؟"

وہ ان کی مسلسل خاموشی دیکھ کر ایک لمحے کے لیے پریشان ہوا تھا۔

"نہیں مسئلہ تو کوئی نہیں مگر ایک ہی گھر سے دو بہوئیں۔ کیا یہ ٹھیک رہے گا۔"

وہ ولی صاحب کی جانب دیکھتے ہوئے بولے تو ابصار نے گہری سانس بھری۔

"ابو ! اس بات سے کیا فرق پڑتا ہے کہ ایک ہی گھر سے دو بہوئیں آجائیں گی۔ فرق صرف اس بات سے پڑنا چاہیے کہ لڑکی اور اس کا خاندان دونوں اچھے ہیں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

ابصار کے کہنے پر احد صاحب نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"ٹھیک ہے تم مادی سے پوچھ لینا کہ کب چلنا ہے ان کے گھر ایک بار منہاسے بھی مشورہ کر لینا۔ آخر کو اس کی بہن کا معاملہ ہے۔"

انہوں نے اپنے تئی بڑی ہی مناسب بات کی تھی۔ ابصار نے سر ہلایا اور ان کے کمرے سے باہر نکل آیا۔

اس سارے عرصے میں وہ بار بار فون دیکھنا نہیں بھولا تھا۔

"کتنی بے مروت ہے اس کے بعد فون کر کے پوچھا بھی نہیں۔"

اس نے منہ بنا کر سر جھٹکا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

****

وہ عصر پڑھ کر باورچی خانے میں حسبِ معمول ماریہ بیگم اور علیزے بیگم کے ساتھ کام میں لگ گئی۔ اس کے لاکھ کہنے کے باوجود بھی ماریہ بیگم نے اسے سالن نہیں پکانے دیے تھے۔ ان کے خیال میں اسے آرام کرنا چاہیے تھا۔ وہ ان کے باورچی خانے سے نکالنے پر باہر لاونج میں آ کر بیٹھ گئی جہاں وہ تینوں بیٹھی جسبِ معمول عید کی تیاریوں پر لب کشائی کر رہی تھیں۔

"ہاں بھئی کیا ہو رہا ہے؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے باری باری تینوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو مائدیہ جوش صوفے پر سے کشن اٹھا کر نیچے رکھتے ہوئے بیٹھ گئی۔

"ہوا تو کچھ بھی نہیں بس ہم یہ سوچ رہے تھے کہ عید پر کیسی مہندی لگائیں گے۔ چاند رات پر کیا کریں گے۔"

اس نے جوش سے بتایا تو وہ ہنسنے لگی۔

"کیا مطلب ہوتا کیسی مہندی لگائیں گے جیسی دل کرے لگا لینا۔ تمہیں کوئی روک تھوڑی سکتا ہے۔"

صوفے پر اوپر ہاؤں کرتے ہوئے وہ بولی تو مائدیہ جھینپ کر مسکرا دی۔

"روکنا کس نے ہے بھابھی ! مگر ایک ٹینشن ہے نا مہندی لاریب آپی کو آتی لگانی اور ان کا تو خود نکاح ہے۔ اب ہم کیا کریں گے سارے۔ ان کے تو پہلے ہی اتنے نخرے ہوتے ہیں۔"

لائقہ نے منہ بنا کر کہا تو وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔

"کوئی بات نہیں میں آئرہ کو بلوا لونگی۔ پتا ہے اسے بھی بڑی اچھی مہندی لگانی آتی ہے۔۔ میرے تو ہمیشہ عید پر وہی لگاتی ہے۔ مجھ سے خود سے تو کبھی ایک پھول بھی نہیں بنا۔"

وہ مسکراتے ہوئے انہیں بتا رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"یہ تو اچھا ہو جائے گا اگر آئرہ بھی آ جائے گی تو وہ مجھے مہندی لگا دے گی اور میں اسے لگا دو نگی اور ہم دونوں مل کر آپ سب کو لگا دیں گے کیسا۔۔۔"

لاریب جھٹ سے مشورہ دیتے ہوئے بولی تو منہا بس اس کی جانب دیکھتی رہ گئی۔

"نکاح ہونے والا تھا مگر ایسی معصومیت تھی اس کے چہرے پر جیسے کوئی چھوٹی سی بچی ہو۔ ایسے ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہو جاتی۔ کبھی کبھی چھوٹی سی بات پر منہ پھلا لیتی۔ اس کے جانے کے بعد وہ اسے واقعی ہی اس گھر میں سب سے زیادہ یاد کرنے والی تھی۔ وہ سب کی سب ہی یاد رکھنے لائق تھیں معصوم سی، چلبلی سی۔ کبھی شوخ ادائیں دکھانے والیں تو کبھی خوف سے دبکنے والی۔ ایک دن کے لیے بھی انہوں نے اسے احساس نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ کہیں باہر سے ان کے گھر میں آئی ہے۔ وہ شادی سے پہلے ہمیشہ نندوں کے بارے میں بُرا بھلا ہی سنتی تھی۔ ایسی ہوتی ہیں تو ویسی ہوتی ہیں۔ شوہر سے لڑائی کرا دیتی ہیں تو یہ تو وہ مگر یہاں آ کر اسے نندیں کم اور بہنیں زیادہ ملی تھیں۔"

وہ ان تینوں کی جانب دیکھتے ہوئے سوچ کر مسکرا رہی تھی۔

"کیا ہوا بھابھی ! آپ کیوں تنہا تنہا ہنس رہی ہیں۔ کیا اب خیالوں میں بھیا آنے لگے ہیں؟"

مائدیہ نے مسکراہٹ دبا کر کہا تو وہ جھینپ گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"شرم کرو بدتمیز ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

اس کے کندھے پر دھپ رسید کرتے ہوئے وہ اٹھ کر باورچی خانے کی جانب بڑھی تھی۔

"وہ کیا کھاتے ہیں شوق سے یہ تو آپ نے مجھے بتایا نہیں؟"

وہ سالنوں کا ڈھکن الٹ پلٹ کرتے ہوئے بولی تو ماریہ بیگم نے مصروف انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"وہ کون؟"

ماریہ بیگم ہنوز دھنیا کاٹنے میں مصروف تھیں۔۔اس لیے نہ تو اس کی بات کا مفہوم سمجھی تھیں اور نہ ہی معنی۔

"امی ! میں ان کی بات کر رہی ہوں۔"

اب کی بار اس کے لہجے میں جھنجھلاہٹ تھی۔

"ارے بھئی کن کی بات کر رہی ہو ٹھیک سے بولو میں بڑی مصروف ہوں آج۔"

وہ حقیقتاً کافی سے زیادہ مصروف دکھائی دے رہی تھیں۔

"آپ کے بڑے بیٹے کی امی !"

اس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ ہاتھ روک کر اس کی جانب دیکھنے لگیں پھر قہقہہ لگا کر ہنسی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"میرے سامنے تم اس کا نام لے سکتی ہو۔میں بُرا بالکل نہیں مناؤں گی۔"

ان کے چہرے پر ابھی بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔وہ منہا کو تنگ کر رہی تھیں یا سچ میں کہہ رہی تھیں اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔

"ایویں ہی امی ! دادی جان اتنا غصہ کرتی ہیں میں نے تو کبھی نام یاد کرنے کی بھی کوشش نہیں کی۔"

اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر ماریہ بیگم چھری وہیں شیلف پر چھوڑ کر اس کے پاس چلی آئیں۔

"تو میری بیٹی کو کیا اس بات کا دکھ ہے کہ تم نے میرے بیٹے کا نام تک یاد رکھنے کی کوشش نہیں کی۔"

اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے انہوں نے کہا تو وہ نگاہیں جھکا گئی۔ماریہ بیگم نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

"ابصار نام ہے اس کا۔ابصار کرمانی۔ابصار کے معنی بڑے ہی خوبصورت ہیں۔حکمت والا۔دانا۔"

وہ ایک جذب سے چہرے پر مسکراہٹ لیے اسے بتا رہی تھیں۔

"شوہر کا نام لینا کوئی بُری بات نہیں ہے یہ تو بس اماں کو ایسے ہی پسند نہیں ہے۔تم ان کے سامنے نہ لیا کرو لیکن ویسے لے سکتی ہو۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ انتہائی ہلکے پھلکے انداز میں اسے کہہ رہی تھیں۔

"اب عادت ہو گئی ہے میرے منہ پر نہیں چڑھتا ان کا نام۔"

وہ جھر جھری لے کر بولی تو باورچی خانے میں داخل ہوتی علیزے بیگم بھی ہنس دیں۔

"چھوڑو خود کو کیوں تھکا رہی ہو۔ نہیں چڑھتا تو نہ سہی۔۔۔ انہیں اُنہیں سے ہی کام چلالو جیسے آج تک اماں جان کے ڈر سے ہم چلا رہے ہیں۔ ہمیں بس یہ پتا ہے کہ ہمارے شوہروں کے نام یہ یہ ہیں منہ سے کبھی غلطی سے بھی نہیں نکلا۔"

وہ ہانڈی میں چمچہ چلاتے ہوئے اپنے جلتے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی تھیں۔ جبکہ ان کے انداز پر منہا اور ماریہ بیگم دونوں ہنس دیے۔

"امی ! لگتا ہے چچی جان کو چاچو کا نام نہ لینے کا سب سے زیادہ دکھ ہے۔"

وہ ہنسی دباتے ہوئے بولی تو علیزے بیگم شرما کر رہ گئیں۔

"ہٹ پرے بے شرم لڑکی۔۔"

وہ ہاتھ جھلاتے ہوئے بولیں تو منہا نے مسکراہٹ دبا کر ان کی جانب دیکھا۔

"کوئی شرم سے لال ٹماٹر ہو رہا ہے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ مسلسل ہنس رہی تھیں اور ماریہ بیگم اسے آنکھیں نکال رہی تھیں مگر وہ کہاں باز آنے والی تھی۔

"تو نکل جا منہا یہاں سے ورنہ مفت میں روزے میں مار کھا لے گی مجھ سے۔"

علیزے بیگم نے اسے دھکا مار کر باورچی خانے سے باہر نکالا تو وہ ارے ارے کرتی ہی رہ گئی۔

"اف آفت کی پرکالہ ہے آپ کی بہو تو۔ دو منٹ میں لال ٹماٹر کر دیا مجھے۔"

وہ اپنے گال رگڑتے ہوئے بولیں تو ماریہ بیگم ان کے انداز پر ہنس دیں۔

"تو تم لال ہو رہی تھی تو وہ تمہیں لال کر رہی تھی ناپاگل۔۔ اتنے سال بیت گئے تمہاری شادی کو مگر ولی کے نام پر ابھی بھی تم ویسے ہی سرخ پڑ جاتی ہو جیسے شادی کے پہلے روز پڑتی تھی۔"

وہ انہیں مکمل چھیڑ رہی تھیں اور وہ نگاہیں جھکائے بس شرمائی ہی جا رہی تھیں۔

"کیا بھابھی آپ بھی نا بچی کے ساتھ ہی مل گئی ہیں۔"

وہ کہتے ہوئے کام میں دھیان لگانے لگیں۔ جوان بیٹیوں اور بہو کے ہوتے ہوئے بھی اب تک خود ہی باورچی خانہ سنبھالتی تھیں وجہ یہ تھی کہ وہ اس معاملے میں کسی پر بھی مکمل بھروسہ نہیں کرتی تھیں۔ ہاں مدد لے لیتی تھیں مگر مکمل باورچی خانہ کسی کے حوالے کر دینا نہ بھئی نہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ ماریہ بیگم جلدی جلدی آلو گوشت چڑھانے لگیں جو ابصار صاحب کی پسند کا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

****

افطار کے برتن میز پر لگاتے ہوئے وہ دل ہی دل میں بہت مزہ لے رہی تھی۔اس لمحے کا خیال ہی اسے لطف دے رہا تھا جب ابصار میز پر ٹینڈے اور شملہ مرچوں کا سالن دیکھتا پھر بُرا سا منہ بناتا۔بس وہی زاویے تو اسے دیکھنے تھے۔جو یہ دعوع کرتا تھا کہ وہ تو سب کچھ بنا کسی چوں چراں کے کھالیتا آخر کو چوں چراں کرتا ہوا کیسا لگتا۔

"جلدی جلدی ہاتھ چلاؤنا۔"

اس نے سستی سے برتن لاتی مائدیہ اور لائقہ سے کہا تو دونوں جلدی جلدی پلیٹیں رکھنے لگیں۔

"اسلام علیکم ! "

بھورا کوٹ ہاتھ میں پکڑے۔سفید شرٹ کی آستینوں کو کوہنیوں تک موڑے اور ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کیے وہ خاصا تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

"وعلیکم اسلام ! "

منہا نے اس کے ہاتھ سے اس کا بیگ لیا اور اس کے پیچھے ہی کمرے میں آگئی۔۔

"کپڑے نکال دوں آپ کو؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے الماری کی جانب بڑھتے ہوئے کہا تو صوفے پر جوتوں سمیت نیم دراز ابصار نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا۔

"سارا دن تو تمہیں ہوئی نہیں میری اتنی فکر جتنی اب ہو رہی ہے۔"

وہ اس پر مکمل تپا ہوا تھا۔ منہا نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

"سارا دن میں وہ فون کس نے کیا تو جو آپ نے یہ کہہ کر بند کر دیا تھا کہ سارا موڈ خراب کر دیا۔"

وہ کمر پر ہاتھ ٹکا کر کسی لڑاکا عورت کی طرح سامنے آئی تھی۔ گلابی کُرتے کو سفید پجامے کے ساتھ پہنے بالوں کو پونی میں قید کیے اس کے چہرے پر بھی دبا دبا سا غصہ جھلک رہا تھا۔

"ہاں تو شوہر دفتر گیا ہو اور اس کا بیوی سے اچھی اور رومینٹک باتیں کرنے کا دل بھی کر رہا ہو اور پھر وہ آپ کو فون کرے اور پوچھے کہ ٹینڈے پکاؤں کہ شملہ مرچیں تو بندے کا موڈ ہی برباد ہو تا نا۔"

وہ جل کر بولا تو منہا اپنی ہنسی دبا گئی۔ وہ لگ ہی اتنا مزاحیہ رہا تھا کہ منہا نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی تھی۔

"کیا اب ضروری تھوڑی ہے کہ ایک بندے کا رومینٹک باتیں کرنے کا دل کرے تو دوسرے کا بھی کرے۔ ہر بندہ اپنے اپنے دھیان میں ہوتا ہے۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے لڑکھڑاتے لہجے میں اپنی صفائی دی تو وہ صوفے سے اٹھ کر اس کے نزدیک آ گیا۔اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر ابصار نے اسے اپنے قریب کیا تھا۔منہا کی آنکھیں بس اُبلنے کو تھیں۔

"کل کوئی مجھے کہہ رہا تھا اس نے میری ہر لمحہ محبت چھلکاتی نگاہوں کو مس کیا ہے تو پھر اب اس سے میری محبت اور قربت برداشت کیوں نہیں ہو رہی۔"

وہ اس لمحے حد سے زیادہ سنجیدہ معلوم ہو رہا تھا۔منہا کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی اس کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔

"اب۔۔۔ابصار پلیز !"

وہ بمشکل بولی تھی۔پورے ایک مہینے میں پہلی بار منہا کے لبوں سے اس کا نام ادا ہوا تھا۔ابصار نے آنکھیں موند کر اس لمحے کو اپنی آنکھوں اور کانوں میں محفوظ کیا تھا۔

"ایک بار پھر سے بولو۔"

اس نے اب کی بار نرم لہجے میں کہا تھا۔منہا کو وہ شخص اس لمحے عجیب سا لگا تھا۔دھوپ چھاؤں سا۔دل کرتا تو جی بھر کر محبت برسا دیتا اور دل نہیں کرتا تو اس کی جانب دیکھتا بھی نہ۔اور یہی تو منہا کو پسند نہیں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

تھا۔ وہ چاہتی تھی اگر اس کا شوہر اسے محبت سے دیکھے تو ہر لمحہ اور ہر نظر محبت سے پُر ہو اس میں اجنبیت اور بیگانگی کی شبہ تک نہ ہو۔

"ابصار پلیز ! نیچے افطاری پر سب انتظار کر رہے ہونگے۔ چھوڑیں مجھے۔"

اب کی بار اس نے نرمی سے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔ ابصار کی گرفت ذرا ڈھیلی پڑی تو وہ فوری نکل کر دروازے کی جانب بڑھی۔

"چینج کر کے جلدی آجائیں نیچے روزہ کھلنے والا ہے بس۔"

جاتے جاتے وہ اسے جلدی آنے کی تلقین کرنا نہیں بھولی تھی۔ وہ کچھ دیر یونہی کھڑا اپنی حرکت پر پشیمان ہوتا رہ گیا اور پھر باتھ روم کی جانب بڑھ گیا۔ پتا نہیں اسے ایک دم سے کیا ہو گیا تھا۔ وہ یہ کرنا نہیں چاہتا تھا مگر شاید دفتر میں سارا دن کی تھکان کے بعد اس نے ایسا کر دیا۔ بہر حال وہ منہا سے معافی مانگنے کا سوچ چکا تھا۔

وہ کپڑے تبدیل کر کے نیچے آیا تو سب ڈائننگ ٹیبل پر اس کے منتظر تھے۔ افطاری کے سامان سے میز سجایا جا چکا تھا۔ سب میز پر موجود تھے صرف اسی کی کمی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

مولوی صاحب بولے تو سب نے روزہ کھول لیا۔ ابصار کی عادت تھی وہ افطاری کے بعد فوری کھانا کھاتا تھا۔

"پکایا کیا ہے امی ! "

اس نے ڈونگوں پر ڈھکن دیکھتے ہوئے پوچھا تو ماریہ بیگم نے منہا کی جانب دیکھا۔

"منہا بیٹا تم ہی بتاؤ آج ابصار کو کہ کیا پکا ہے گھر میں ۔۔۔ماشاءاللہ سے میرا بیٹا تو سب کچھ بنا چوں چراں کھا لیتا۔"

ماریہ بیگم منہا کی جانب دیکھتے ہوئے بڑے ہی آرام سے کہہ رہی تھیں جبکہ ابصار کی سمجھ میں تو ابھی تک معاملہ آیا ہی نہیں تھا۔

"لیں ٹینڈے گوشت اور شملہ مرچ قیمہ بنایا ہے۔"

منہا کی بات سن کر اسے لگا جیسے کسی نے اسے زہر والا ٹیکا لگا دیا ہو۔

"کیا ہو گیا آپ تو بالکل ہی گم صم ہو گئے۔ دوں سالن ڈال کر؟"

اس نے چمچ پکڑ کر پلیٹ اٹھائی تو اس نے فوری سے بیشتر اسے منع کر دیا۔

"نہیں نہیں میں نے تو افطاری ہی اتنی کر لی میری تو بھوک ہی مر گئی ساری۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ جلدی جلدی کرسی چھوڑ کر نماز پڑھنے کے لیے اٹھا تھا۔ دو منٹ میں یہ جا وہ جا۔

"توبہ یہ تو ایسے بھاگے ہیں جیسے میں انہیں زبردستی پکڑ کر ٹینڈے کھلا دونگی۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی تو باقی سب بھی ہنسنے لگے۔

"شکریہ بھابھی ! ہم دونوں کے لیے تو آپ نے بہت ہی اچھا کر دیا۔ ہاں البتہ اپنے اکلوتے میاں کو بھوکا ہی مسجد بھیج دیا۔"

وہ دونوں افسوس سے بولی تو وہ مسکرا گئی۔

"فکر نہ کرو انہیں بھی بھوکا نہیں رہنے دیتی میں۔ تم دونوں جلدی ٹھوسو اور مسجد جاؤ نماز پڑھنے۔"

اس نے ان دونوں کو جلدی کھانے کا اشارہ کیا تو دونوں فٹافٹ کھانے لگے۔

" صحیح علاج کیا ہے ویسے تو نے اس کا۔"

دادی ہنستے ہوئے بولیں تو وہ نگاہیں جھکا گئی۔

"سوری میں نے تو بس ایسے ہی سوچ لیا یہ کرنے کا۔"

وہ شرمندہ دکھائی دے رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

"ارے کوئی بات نہیں بیٹا ! اسے بھی تو پتا ہونا چاہیے کہ ایویں ہی بیوی کے سامنے فضول کی شیخیاں نہیں بگاڑتے۔"

احد صاحب سنجیدگی سے بولے تو سب دبا دبا سا ہنس دیے جبکہ وہ اپنی پلیٹ کی جانب متوجہ ہو گئی۔ اس کے بعد اسے ابصار کے واپس آنے کے بعد اس کے لیے الگ سے سالن گرم کر کے کھانا لے کر جانا تھا۔ جو بھی تھا وہ سارا دن روزہ رکھنے کے بعد صرف پانی اور ایک دو پکوڑے کھا کر مسجد کے لیے نکل گیا تھا۔ اسے اب اپنے کیے مذاق پر شرمندگی ہو رہی تھی۔ مگر جو کچھ دیر قبل اس نے اتنی زور سے پکڑا تھا اسے وہ کیا تھا۔ وہ منظر آنکھوں کے پردوں پر تازہ ہو کر منہا کو ایک انجانی سی تکلیف پہنچانے کا باعث بنا تھا۔ اس نے سر جھٹکا اور مغرب کی نماز پڑھنے لگی۔ اب وہ کم از کم پانچ وقت کی نماز انتہائی باقائدگی سے پڑھتی تھی۔

"لائقہ ! اگر زحمت نہ ہو تو سب کے لیے چائے رکھ دو گی چولہے پر پتا نہیں کیوں سر بہت دکھ رہا ہے۔"

اس نے جانماز طے کرتے ہوئے کہا تو لائقہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی باورچی خانے کی جانب بڑھ گئی جہاں مائدیہ پہلے سے موجود افطاری کے برتن دھو رہی تھی۔ وہ دوپٹہ ڈھیلا کر کے باہر لان میں ہی آ گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

نجانے کیوں مگر دل گھبرا رہا تھا۔ وہ کچھ دیر ٹہل کر وہیں ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ تب تک شاید وہ بھی نماز پڑھ کر واپس آ چکا تھا۔ اسے یوں لان کی کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو قدم بے اختیار ہی اس کی جانب اٹھ گئے۔

"تم یہاں کیوں بیٹھی ہو سب خیر ہے نا۔۔ طبعیت ٹھیک ہے تمہاری؟"

اس کی قریبی کرسی گھسیٹتے ہوئے اس نے پوچھا تو منہا اثبات میں سر ہلا گئی۔

"آئی ایم سوری۔۔ مجھے ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ایسے ہی پتا نہیں کیا ہو گیا تھا۔ میں سارا دن کے کاموں سے بہت تھکا ہوا تھا۔ اس لیے تم پر۔۔۔"

اس سے آگے وہ اپنا جملہ دانستہ ادھورا چھوڑ گیا تھا۔ منہا نے اس کی شرمندگی پر گہری سانس بھری تھی۔

"پھر وہی بات آ گئی نا آپ کے کاروباری مسائل اور آپ کی نجی زندگی۔۔۔ میں نہیں جانتی کہ آپ نے جب مجھ سے شادی کا فیصلہ کیا تو آپ کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔ آپ یہ شادی کرنا چاہتے بھی تھے یا نہیں مگر میں نے یہ فیصلہ تب صرف اپنے بابا کے لیے کیا تھا۔ جانتے ہیں جب میرے گھر آپ کا رشتہ آیا تو میرے ذہن میں پہلی تصویر کیا ابھری؟"

وہ خاموش ہو کر اس کا چہرہ دیکھنے لگی جو شاید بے چینی سے اس کے آگے بولنے کا منتظر تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"میرے ذہن میں یہی آیا تھا کہ وہ بہت پریکٹیکل اور سنجیدہ سے انسان ہیں اور میں بہت سافٹ سپاکن اور زندہ دل ہوں۔ مجھے ہر چھوٹی سی چیز میں بھی زندگی تلاش کرنا اچھا لگتا ہے مگر آپ ایسے نہیں ہیں۔ آپ کا دائرہ صرف چند چیزوں کے گرد گھومتا ہے۔ میں کبھی بھی نہیں چاہتی کہ آپ اپنے دائرے سے نکل کر میرے محور میں داخل ہوں مگر کیا آپ اپنے دائرے کو اتنا وسیع نہیں کر سکتے کہ وہ میرے دائرے کو بھی خود میں سمالے۔ ہم دونوں کو ایک دوسرے کے دائرے میں داخل ہونا ہے کیونکہ ہمارا رشتہ ہم سے یہی چاہتا ہے۔ ہم میاں بیوی ہیں۔ ایک دوسرے کا لباس ہیں۔ میاں بیوی کے رشتے میں صرف پیار بھری نظریں اور جملے ہی نہیں ہوتے اس رشتے کے اور بھی بہت سارے تقاضے ہیں۔"

وہ بولتے بولتے خاموش ہوئی تھی۔ شاید اس لمحے اس شخص کو اس رشتے کی اہمیت کا احساس کرانا لازمی تھی۔ اسے بتانا لازمی تھا کہ یہ رشتہ کوئی دو چار دنوں پر محیط نہیں ہوتا کہ آج شروع ہوا ہے دو چار اچھے لمحے گزارے ہیں اور پھر کل بس ختم۔۔۔ تم اپنے راستے اور میں اپنے راستے۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو منہا ! "

وہ شاید اس کا نقطہ نظر سمجھنا چاہتا تھا۔ اس لیے خاموشی سے اس کے مزید بولنے کا منتظر تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"جب ہمیں بتایا جاتا ہے نا کہ تمہاری شادی ہو رہی ہے تو ہم لڑکیاں اپنے وجود پر کسی ایک نام کی مہر محسوس کرتی ہیں۔ جیسے جب میرا آپ سے رشتہ طے ہوا تو میں نے دل سے خود کو صرف آپ کا محسوس کیا۔ میں نے محسوس کیا کہ آج سے میں میرے اس گھر میں ابصار کرمانی کی امانت ہوں۔ مجھے خود کو اتنا سنبھال کر رکھنا ہے کہ اس کی امانت میں خیانت نہ ہو جائے۔ کیا آپ نے یہ محسوس کیا کہ آپ بھی کسی کے ہونے جا رہے ہیں؟"

اس نے سوال پوچھ کر اس کی جانب دیکھا تھا جس کی کئی دھڑکنیں ابھر کر معدوم ہوئی تھیں۔

"میں نے تو ایسا کچھ بھی محسوس نہیں کیا تھا مجھے بس اتنا پتا تھا کہ میری شادی ہو رہی ہے میرے کمرے اور میری زندگی میں ایک شریک کا اضافہ ہو گا اس کے علاوہ تو میں نے کسی چیز کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔ اب سوچ رہا ہوں کہ میں نے اتنے خوبصورت لمحات بنا سوچے کیوں ضائع کر دیے۔"

وہ چہرے سے ہی پشیمان دکھائی دے رہا تھا۔

"اسی لیے آپ کو اس رشتے کی خوبصورتی اور نازکی کا احساس بہت دیر سے ہوا ہے ابصار صاحب ! وہ بھی جانتے ہیں کیوں؟ کیونکہ نکاح کے تین بول اپنے آپ میں اتنی زیادہ طاقت رکھتے ہیں کہ دو جسموں کو ایک جان کر دیا جاتا ہے۔ وقت لیں اور سوچیں آپ کے دل میں میرے لیے کیا ہے۔ جب آپ مجھے یہ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

سمجھانے کے قابل ہو جائیں گے نا کہ آپ کے دل اور زندگی میں میں کیا اہمیت رکھتی ہوں اس دن میں بھی اپنے دل کی ہر بات کہہ دونگی۔"

وہ اسے وہاں ساکت و جامد بیٹھا چھوڑ کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔ تو جو وہ اسے گزشتہ دو تین روز سے اتنی اچھی لگ رہی تھی وہ سب اسے کیوں دکھائی نہیں دیا۔

ابصار نے اپنے ذہن میں ابھرنے والے اس سوال کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کی تھی اور حیرت انگیز طور پر اس بار اسے اندر سے جواب دے دیا گیا تھا۔ جو اسے حیران کر گیا تھا۔

"کیونکہ اسے ان لمحات کے ہمیشہ رہنے کا یقین نہیں ہے کیونکہ تم نے اب تک اسے یہ یقین دلایا ہی نہیں ہے۔ ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر اپنے رشتے کی حقیقت کو تلاشنے کی کوشش کرو۔ کیا رشتہ ہے تمہارا اس لڑکی سے۔ کیوں وہ تمہارے بستر اور گزشتہ روز سے تمہاری محبت بھری نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی تھی اور اسے پھر سے تمہاری سنگدلی کیوں یاد آئی ہے۔"

یہ سارے سوال مل کر اس کے وجود میں عجیب سا انتشار پیدا کر رہے تھے۔ وہ کچھ دیر وہاں بیٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔

READERS CHOICE

****

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ کچھ دیر باہر بیٹھ کر اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ ذہن عجیب سی کیفیات کا شکار تھا۔ منہا کی باتیں اس کے پورے وجود میں گردش کر رہی تھیں۔

اس کا سائیں سائیں کرتا ہوا دماغ ایک ہی جملے پر اٹکا ہوا تھا۔

"اپنے اندر جھانک کر یہ دیکھیں کہ میں آپ کی زندگی میں کیا اہمیت رکھتی ہوں۔"

اس ساری صورتحال میں وہ اس بُری طرح گرفتار تھا کہ بستر پر رکھی ہوئی ٹرے پر اس کی نظر ہی نہیں پڑی۔ وہ بیڈ پر بیٹھا تو ہاتھ ایک دم ٹرے سے ٹکرا گیا۔ ٹرے میں موجود پلیٹ میں آلو گوشت کا سالن تھا۔ ساتھ ہی چاولوں کی ایک پلیٹ بھی رکھی ہوئی تھی۔ پانی کا گلاس گو کہ ہر ضرورت کی چیز اس ٹرے میں موجود تھی۔ ابصار کی بھوک چمکی تھی۔ اسے واقعی ہی بہت بھوک لگی ہوئی تھی۔۔

"دیکھ لو ابصار کرمانی ! وہ تمہاری بیوی ہے۔ اسے تمہاری بھوک کا احساس ہے۔ احساس اس رشتے کی پہلی بڑی حقیقت ہے۔"

اطراف سے آواز ابھری تو اس نے آنکھیں موند کر آج اس پہلے عمل سے اس رشتے کی پہلی حقیقت کو تسلیم کیا تھا۔ وہ گہری سانس بھر کر کھانا کھانے لگا مگر دل میں عجیب سی کیفیات ابھر رہی تھیں۔

****

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

رات آسمان پر گہری ہو رہی تھی۔ وہ عشاء کی نماز پڑھ کر ابھی فارغ ہوئی ہی تھیں کہ احد صاحب دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔ بستر پر بیٹھ کر انہوں نے ٹانگیں اوپر کو پھیلائیں اور بیڈ کراؤن سے سر ٹکا کر بیٹھ گئے۔ تب تک ماریہ بیگم بھی دوسری جانب سے آکر بستر پر بیٹھی تھیں۔

"ماریہ ! ذرا مادی کو بلاؤ۔"

سامنے لگی ہوئی ایل ای ڈی چلاتے ہوئے انہوں نے کہا تو ماریہ بیگم اثبات میں سر ہلا کر باہر نکل گئیں۔

محاد بستر پر نیم دراز فون ہاتھ میں تھامے انگلیاں چلا رہا تھا۔ ماریہ بیگم نے دروازہ کھٹکایا اور اندر جھانک کر بستر پر نیم دراز شافع اور محاد کو دیکھا۔

"مادی ! تمہارے ابو تمہیں بلا رہے ہیں۔ جلدی آکر ان کی بات سنو۔"

ماریہ بیگم کے بلاوے پر اس نے تھوک نگل کر شافع کی جانب دیکھا تھا۔

"جا بھئی جا آ گیا ہیڈ کوارٹر سے بلاوا۔ لگتا ہے بڑے بھیا نے سرکاری ادارے میں تیری عرضی دے ڈالی ہے جا اب پیشی بھگتا لے جا کر۔"

شافع نے شرارت سے کہا تو وہ گھور کر اس کی جانب دیکھنے لگا۔

"ہائے میں جا رہا ہوں تو دعا کرنا۔ کامیاب ہو کر لوٹوں۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے دروازے سے باہر جاتے ہوئے مڑ کر کہا تو شافع قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

"تو تو ایسے کہہ رہا ہے جیسے ابو کی عدالت میں نہیں جنگِ عظیم پر جا رہا ہو۔"

شافع نے مزے لیتے ہوئے کہا تو محاد نے اس پر دو حرف بڑے ہی زور دار انداز میں بھیجے اور باہر نکل گیا۔ دل دھک دھک کر رہا تھا۔ واقعی ہی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی جنگِ عظیم پر ہی جا رہا ہو۔ سیڑھیاں اتر کر وہ ان کے کمرے کے باہر پہنچا۔ ایک گہری سانس بھر کر اس نے خود کو ان کے ڈھیر سارے سوالوں کے لیے تیار کیا تھا۔ وہ معاملہ فہم انسان تھے۔ کوئی بھی فیصلہ کبھی بھی یونہی نہیں کرتے تھے۔ اگر اس معاملے پر انہوں نے اسے بات کرنے کے لیے بلایا ہے تو ضرور بات بہت خاص ہو گی۔ اس نے دروازے پر دستک دی تھی۔

"ابو ! میں اندر آ جاؤں؟"

دروازے پر کھڑے ہو کر اس نے اندر جانے کی اجازت مانگی تو انہوں نے چلتے ہوئے ٹی وی کی آواز ریموٹ سے کم کر دی۔

"ہاں آ جاؤ۔"

ماریہ بیگم بھی قریب ہی نیم دراز تھیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"اپنے سفیر بھیجنے کی بجائے اگر تم خود میرے پاس اپنی عرضی لے کر آتے تو میں زیادہ بہتر طور پر اس کا فیصلہ کر پاتا۔"

وہ اس لمحے ازحد سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔اس کی دھڑکن ڈوب کر ابھری تھی۔

"میں سمجھا نہیں ابو ! "

وہ نگاہیں جھکاتے ہوئے بولا تو احد صاحب نے گہری سانس بھری۔

"کیا چاہتے ہو تم؟"

انہوں نے گہری سانس بھر کر اس سے پوچھا تو اس نے آنکھیں موند کر کھولیں۔

"آئرہ کو میں یونیورسٹی سے پسند کرتا ہوں ابو ! میں چاہتا ہوں۔ آپ اس کے گھر میرے رشتے کی بات کرنے جائیں۔"

اس نے بہت ہی آرام سے اپنا مدعا ان تک پہنچایا تھا۔

"اگر میں کہوں کہ وہ لڑکی تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے تو پھر تم اس پر کیا کہو گے؟"

ان کی سنجیدگی ایک لمحے کے لیے بھی کم نہیں ہوئی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

"پھر میں آپ سے وجہ پوچھوں گا اگر وجہ میں مجھے ایسا لگا کہ واقعی ہی آپ کا مقطہ نظر ٹھیک ہے تو میں اس پر سوچ ضرور سکتا ہوں مگر میرا نہیں خیال کہ اس پر سوچ کر بھی میں اسے چھوڑ سکتا ہوں۔ شاید انسان اپنی زندگی میں ایک عورت کو ہی اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ جیسے آپ کی زندگی میں امی آئیں، بھیا کی زندگی میں منہا بھابھی اور مجھے آئرہ کو اپنی زندگی میں شامل کرنا ہے۔"

اس کا انداز انتہائی دوٹوک تھا۔ احد صاحب اور ماریہ بیگم نے بغور اسے دیکھا اور پھر مسکرا دیے۔

"مجھے بس یہی دیکھنا تھا کہ تم اس معاملے میں کس حد تک سنجیدہ ہو۔ ابصار کی شادی کے وقت میں نے اس سے ایسا کوئی سوال نہیں کیا تھا شاید اس لیے کہ وہ ہمیشہ سے ہی زندگی کو لے کر بے حد سنجیدہ تھا مجھے یقین تھا کہ وہ اپنے اس معاملے پر بھی انتہائی سمجھداری سے کام لے گا۔ اس لیے اس رشتے کی نازکی کی بابت مجھے اسے سمجھانے کی نوبت ہی نہیں آئی۔"

وہ چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ لیے گویا ہوئے تو محاد کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

"مجھے لگتا ہے ابو ! آپ نے بھیا کو اس رشتے کی نازکی کی بابت نہ سمجھا کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ کبھی ان کے اور بھابھی کے رشتے کا قریب سے تجزیہ کریں پھر آپ کو احساس ہو گا کہ وہ کہیں نا کہیں ادھورا سا رشتہ ہے۔ کچھ ہے اس میں جو نامکمل ہے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ کہتے ہوئے اٹھ کر ان کے کمرے سے باہر نکل گیا مگر جاتے ہوئے ان کے لیے سوچوں کے بہت سارے در کھول گیا تھا۔ انہیں خود بھی سمجھ نہیں آئی تھی کہ ان سے کہاں بھول ہوئی تھی جو محاد انہیں اتنی بڑی بات کہہ گیا تھا۔

****

پورے کمرے میں مکمل اندھیرا تھا۔ اس کے اطراف کے دونوں بستروں پر مائدیہ اور لاریب گہری نیند سو رہی تھیں۔ وہ خود بھی کب سے سونے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی مگر نیند تو جیسے آج اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ سائیڈ میز پر رکھا ہوا فون کب سے ٹوٹو کر کے بج جا رہا تھا۔ اب تو اس کا دل کر رہا تھا فون پر پیغام بھیجنے والے کو رکھ کر سنا دے۔

"پتا نہیں کیا مصیبت ہے لوگوں کو اپنے گھر بھی سکون نہیں ہے ولے جئے۔"

اس نے جھنجھلاتے ہوئے فون اٹھا کر دیکھا تو شافع کا پیغام چمک رہا تھا۔

"اوے چشماٹو ! ذرا ٹیرس میں آنا تھوڑی دیر کے لیے ضروری بات کرنی ہے۔"

پیغام پڑھ کر لائقہ نے آنکھیں گھمائی تھیں۔

"کس خوشی میں۔۔۔ میں کوئی نہیں آ رہی۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے منہ بناتے ہوئے تیز تیز لکھا اور پھر شافع کے نمبر پر بھیج دیا۔

"آئے بڑے۔۔۔نوکر ہوں نا ان کی جا کر حضور کی بات سنوں۔"

وہ شدید غصے میں لگ رہی تھی مگر میسج کی اگلی بجنے والی گھنٹی نے اس کے تجسس کو ہوا دی تھی۔

"اگر تم دو منٹ میں ٹیرس پر نہ آئی تو میں تمہارے کمرے میں آجاؤں گا اور پھر اس کے بعد جو بھی ہو گا تمہاری زمہ داری ہو گی۔"

پیغام پڑھ کر تو لائقہ کے سر پر لگی اور تلووں پر بجی۔وہ پیروں میں جوتے اڑسا کر سائیڈ میز سے چشمہ اٹھا کر آنکھوں پر لگاتی ہوئی ٹیرس کی جانب بڑھی تھی جہاں شافع اس کا انتظار کر رہا تھا۔

"کیا مسئلہ ہے شافع بھا۔۔۔"

وہ غصے میں بولنے لگی تھی جب شافع نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔

"خبر دار اگر بھائی کہا تو منہ توڑ دونگا تمہارا۔پسند کرتا ہوں تمہیں شادی کرنا چاہتا ہوں اور تم ہو کہ بھائی بناتی جا رہی ہو۔"

وہ سرخ چہرے کے ساتھ بولا تو لائقہ نے آنکھیں گھمائیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ہاں تو شادی سے پہلے سارے بھائی ہی ہوتے ہیں۔"

وہ کہتے کہتے رکی تھی۔ اپنی بے وقوفی کا اس بُری طرح احساس ہوا تھا کہ جی چاہا تھا کوئی اسے چُولو بھر پانی لا کر دے اور وہ اس میں ڈوب مرے۔۔

"میرا مطلب تھا کہ کس خوشی میں پسند کرتے ہیں ایویں ہی خوامخواہ میں۔"

وہ فوری سے بیشتر خود کو سنبھالتے ہوئے بولی تو شافع اپنی جگہ چھوڑ کر اس کے قریب آگیا۔ آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک تھی۔

"کیونکہ ایویں ہی تم اچھی لگتی ہو مجھے۔۔۔ جب تم آس پاس ہوتی ہو تو دل کرتا تمہیں ہی دیکھی جاؤں اور یہ سب آج سے نہیں ہے بہت پہلے سے ہے جب تم سیکنڈ ائیر میں تھی۔ تب سے اچھی لگتی ہو مجھے۔ میں تمہیں کچھ بھی شو کرا کے تمہارا ذہن خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس لیے ہمیشہ صحیح وقت کا انتظار کرتا رہا اور یہ صحیح وقت اب آیا ہے۔ بولو شادی کرو گی مجھ سے؟"

وہ اس کے جھکے ہوئے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تو وہ نگاہیں اٹھا کر کتنی ہی دیر اسے دیکھتی رہ گئی۔

"یااللہ! یہ گمشدہ محبت کہاں سے نکل آئی ہے۔"

وہ دل ہی دل میں حیران ہو رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"اب بول بھی چکو چشماٹو ! کیوں میرے صبر کا امتحان لیے جا رہی ہو۔"

وہ اب کی بار چڑ کر بولا تو لائقہ نے منہ بنا کر اس کی جانب دیکھا۔

"چشماٹو کہنا تو بند کریں اور جا کر امی ابو اور دادی سے کہیں مجھے کس خوشی میں امپریس کر رہے ہیں۔"

وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولی تو شافع نے اسے غصے سے گھورا۔

"اف۔۔۔ کس بے وقوف لڑکی سے محبت کر لی ہے میں نے بونگی جئی۔"

اس نے دانت پیستے ہوئے دل ہی دل میں کہا اور سامنے سر تا پا سوالیہ نشان بنی لائقہ کی جانب متوجہ ہوا۔

"بہن ! اوہو۔۔۔ اللہ معافی۔۔۔ یہ کیا کہے جا رہا ہوں میں۔ میرا مطلب ہے میڈم ! آپ جا کر اپنے کمرے میں آرام فرمائیں جو بھی کرنا ہو گا نا میں خود ہی کر لونگا۔"

اس نے لائقہ کو ہاتھ جوڑ کر ٹیرس سے باہر کا راستہ دکھایا اور خود وہیں تھک کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"چل بھئی شافع ! خود تو یہ کسی بھی کام کی نہیں ہے جو بھی کرنا پڑے گا۔ تجھے خود ہی کرنا پڑے گا۔ جا پھر پکڑ دادی کے پیر کر کوئی منت شنت۔"

وہ سوچتا ہوا وہیں آنکھیں موند کر بیٹھ گیا۔ نیند تو اسے ویسے ہی نہیں آ رہی تھی اور رہی سہی نیند لائقہ کرمانی اُڑا کر جا چکی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"چشماٹو بچ جاؤ تم بس میرے ہاتھ سے۔"

اسے تو مسلسل لائقہ کی لاتعلقی پر غصہ ہی آئے جا رہا تھا۔

******

کمرے کی خاموشی میں وہ دونوں نفوس اپنی اپنی طرف لیٹے ہوئے تھے۔ منہا تو کب کی سو چکی تھی مگر آج نیند ابصار کرمانی کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ شاید جب دماغ کسی سوچ کو مسلسل اپنا حصہ بنا لیتا ہے تو پھر یہی ہوتا ہے۔ شام سے منہا کرمانی اور اس کی باتیں بھی ابصار کی سوچوں کا محور تھیں۔

"یا اللہ ! کس سے جا کر میں اپنے دل کا بوجھ بانٹوں۔ یہ کیفیت تو بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ مجھے میرا وجود مسلسل منہا کا مجرم لگ رہا ہے۔ کیا میں واقعی ہی اس رشتے کا حق ادا نہیں کر پایا؟ کیا میں نے اس رشتے کا کوئی تقاضا پورا نہیں کیا؟"

اس کے اندر چلتے سوال اسے عجیب سی الجھنوں میں ڈال رہے تھے اور ان تمام الجھنوں کا جواب صرف دادی جان دے سکتی تھیں۔ وہ صبح ہوتے ہی ان کے پاس جا کر ان سے بات کرنا چاہتا تھا۔ سوچتے سوچتے بڑی مشکل سے اس کی آنکھ لگی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

صبح سحر کے وقت بھی اسے منہا کو اٹھانے کی نوبت نہیں پڑی تھی۔ وہ قبل از وقت اٹھ کر خود ہی نیچے چلی گئی تھی۔ پُر سکون ماحول میں سحری کی گئی اور اسے یہ بھی بتایا گیا کہ آج شام کو وہ لوگ افطاری کے بعد شہریار بیگ کے ہاں آئرہ کا رشتہ مانگنے جائیں گے۔ منہا کے لیے یہ کوئی نئ خبر نہیں تھی۔ سحری بناتے ہوئے ماریہ بیگم اس سے اس بات کا تذکرہ کر چکی تھیں۔ اسے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ اس لیے جیسے آپ کو مناسب لگے کہہ کر اس نے خاموشی سے اپنے سارے کام نمٹائے اور فجر پڑھ کر اپنے کمرے میں آ گئی۔ دادی جان سمیت سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔ وہ مسجد سے نماز پڑھ کر آیا تو دل کی بے چینی میں کچھ اور اضافہ ہو گیا۔ نیند تو جیسے آنکھوں سے کوسوں دور ہی تھی۔ وہ خود بھی اپنی بے چینی کی وجہ جاننے سے قاصر تھا۔ دل کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو لیے وہ دادی جان کے کمرے کی جانب چل دیا۔ آج تو ان سے اپنے دل کی کیفیت بیان کر کے ہی رہے گا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو تسبیح کرتیں دادی نے دروازے میں کھڑے ابصار کو دیکھا تو تسبیح سائیڈ میز پر رکھتے ہوئے سیدھی ہو گئیں۔

"آجاؤ بیٹا ! "

دادی جان نے مسکرا کر اسے اندر بلایا تو وہ اندر داخل ہو گیا۔

"آپ آرام تو نہیں کر رہی تھیں؟"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے ان کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا تو وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے مسکرا دیں۔

"نہیں میرے بچے ! بولو کیا پریشانی ہے تمہیں؟"

وہ ہنوز اس کے بالوں میں ہولے ہولے انگلیاں چلا رہی تھیں۔

"دادی جان ! میں سمجھ نہیں پا رہا کہ میں کیا محسوس کر رہا ہوں اور میرے دل میں منہا کے لیے کیا ہے۔ میں اسے دکھ نہیں دینا چاہتا مگر پھر بھی میں جانے انجانے میں اس کی تکلیف کا باعث بن جاتا ہوں مجھے ہم دونوں کا رشتہ ہی سمجھ میں نہیں آ رہا۔ میں کیسے اس رشتے کو خوبصورت بناؤں۔ میں کیسے منہا کی ساری شکایتیں دور کروں۔ ایک دو دن پہلے لگا تھا جیسے وہ میرے چھوٹے سے عمل سے بہت خوش ہو گئی ہو۔ میرے محبت بھرے انداز سے، میری توجہ سے لیکن پتا نہیں کیوں میں اس انداز کو قائم نہیں رکھ پایا۔ اس دن جب منہا آپ سے میرے بارے میں بات کر رہی تھی میں نے سن لی تھیں وہ تمام باتیں تب ہی میں نے اپنے رویے میں تبدیلی کی کوشش کی تھی۔"

وہ شدید الجھا ہوا تھا اتنا کہ اسے اپنے ہی کیے گئے کسی عمل کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ دادی اس کے الجھے ہوئے انداز پر مسکرائی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"دیکھو میرے بچے ! شادی ایک زمہ داری کا نام ہو تا ہے جو کسی انسان پر تب ڈالی جاتی ہے جب اس کے ماں باپ کو لگتا ہے کہ ان کی اولاد یہ زمہ داری اٹھالے گی۔ تمہاری شادی ہم. نے اس لیے کی کیونکہ ہمیں لگا کہ تم اب اس قابل ہو کہ یہ زمہ داری اٹھا سکو۔ یہ رشتہ زمہ داری کے ساتھ اور بھی بہت کچھ مانگتا ہے ابصار ! اس میں صرف کسی کی ضروریات کا خیال رکھنا ہی شامل نہیں ہے بلکہ پوری زندگی ایک دوسرے کے نام کر دینا شامل ہے۔"

وہ بولتے ہوئے کچھ دیر کے لیے ٹھہری تھیں۔ ابصار آنکھیں موندے انہیں سن رہا تھا۔

"شادی دو لوگوں کی باہمی رضامندی سے جڑنے والا ایک ابدی تعلق ہو تا ہے جو اللہ کے حکم سے مرنے کے ساتھ ہی ختم ہو تا ہے اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ احسن طریقے سے رہ رہے ہوں۔ جب ایک لڑکی کو بتایا جاتا ہے نا کہ اس کی شادی ہو رہی ہے۔ اس کی زندگی میں کوئی آنے والا ہے تو وہ اپنے آپ کو ہر سرد و گرم، ہر رویے کے لیے تیار کر لیتی ہے۔ پھر اس کی شادی ہوتی ہے اور وہ اپنا وہ گھر جہاں اس نے اپنا سارا بچپن، اپنی ساری جوانی گزاری ہوتی ہے چھوڑ کر کسی اجنبی کے گھر محض نکاح کے تین بولوں کے سہارے آتی ہے۔ اس گھر میں اس کا واحد اپنا اس لمحے اس کا شوہر ہو تا ہے۔ سوچو ذرا جب

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

منہا اپنا گھر چھوڑ کر تم سے شادی کر کے صرف تمہارے سہارے اس گھر میں آئی تو کیا تم اسے صرف اس لمحے اس کے واحد اپنے ہونے کی حیثیت سے ملے؟"

دادی جان نے اس کے آگے ایک بہت بڑا سوالیہ نشان چھوڑ دیا تھا۔ ابصار کے پاس شاید ان کے اس سوال کا کوئی بھی جواب موجود نہیں تھا۔

"تم خاموش اس لیے ہو کیونکہ تم نے شروع دن سے ایسا کچھ سمجھا ہی نہیں تھا۔ تم نے شادی شدہ ہونے کے باوجود اس تعلق کو بہت عام اور بہت معمولی لیا تھا جس کے باعث کیا ہوا کہ منہا کی اُمیدیں اور اس کی ساری ہمت ٹوٹ گئی۔ نوک جھوک ہنسی مذاق اپنی جگہ مگر محبت، اپنائیت، احساس اور چاہت کا رشتہ اپنی جگہ ہوتا ہے۔ وہ شروع دن سے تم سے منسلک ہر رشتے سے محبت کر رہی ہے کیوں؟ کیونکہ وہ تم سے محبت کرتی ہے وہ تمہیں خوش رکھنا چاہتی ہے۔ کیا تم نے اس سے محبت کی، اسے خوش رکھا، اس سے منسلک رشتوں کو اہمیت دی؟"

دادی نے تو گویا پے در پے اس پر وار کر دیے تھے۔ وہ ساکت وجامد بیٹھا اپنی دادی کو دیکھ رہا تھا جو اسے بڑے ہی خوبصورت انداز میں آئینہ دیکھا چکی تھیں۔

"وہ اچھی ہے اور مجھے شروع سے ہی اچھی لگتی ہے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ مدہم لہجے میں بولا تو دادی مسکرا دیں۔

"جو انسان آپ کو اچھا لگتا ہو آپ اس کے ساتھ بُرا کیسے کر سکتے ہو۔ اچھا لگنا بھی محبت کی ہی ایک قسم ہے ابصار ! اس سے محبت کر کے دیکھو۔ وہ تمہاری زندگی میں آنے والی واحد عورت ہے پہلی اور آخری۔ اس پر صرف تمہارا حق ہے۔ تم یہ حق محبت سے جتاؤ۔ بدلے میں جب وہ تم پر حق جتائے گی تو دیکھنا تمہیں کتنا اچھا لگے گا۔ دنیا گیو اینڈ ٹیک کے اصول پر چلتی ہے بچے ! جو کسی کو دو گے وہی بدلے میں تمہیں ملے گا۔ محبت بانٹو تا کہ محبت تمہاری جھولی میں واپس آئے۔"

دادی جان اپنی بات کہہ کر خاموش ہو چکی تھیں۔ ابصار کا ان کے پاس آنا رائیگا نہیں گیا تھا۔ جن الجھنوں میں وہ گرفتار تھا۔ دادی جان نے ان الجھنوں کو بڑی ہی خوبصورتی سے سلجھا دیا تھا۔۔

"جاؤ سو جاؤ جا کر ساری رات بھی لگتا کروٹیں ہی بدلتے رہے ہو۔"

اسے سونے کی تلقین کرتے ہوئے وہ خود بھی اپنا تکیہ درست کرتے ہوئے لیٹ گئیں۔ وہ ان کے ہاتھ چومتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ اس کا دل اب قدرے ہلکا پھلکا تھا۔ اور یہ سب کچھ دادی جان کے سمجھانے کی وجہ سے ہوا تھا۔ گھروں میں بزرگ کسی نعمت سے کم نہیں ہوتے۔ بچے جب بھی غلطی پر ہوتے ہیں ان کا ہاتھ ہمیشہ ان کے سروں پر رہتا ہے۔ ان کے الفاظ اور سمجھانے کا انداز اتنا مدہم اور پُر اثر

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

ہوتا ہے کہ بہت ساری کوتاہیاں سدھار لی جاتی ہیں۔ آج دادی جان نے بھی ابصار کو نصیحت کر کے مزید غلطیاں کرنے سے بچایا تھا اور وہ ان کے لفظوں سے مطمئن تھا۔

****

صبح اس کی آنکھ ماریہ بیگم کے جگانے پر کھلی تھی۔ سر میں ہلکا سا درد ہو رہا تھا۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا تو گھڑی دن کے ساڑھے گیارہ بجا رہی تھی۔ وہ تو شرمندہ کی اتھا گہرائی میں چلی گئی۔ اتنی دیر وہ کیسے سوتی رہ گئی۔ سونا اس کا سب سے پسندیدہ کام تھا مگر کچھ دنوں سے تو نیند بھی اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

"بیٹا ! کیا بات ہے طبعیت تو ٹھیک ہے نا؟"

اس کے بکھرے ہوئے بالوں کو سلجھاتے ہوئے انہوں نے پوچھا تو وہ مسکرا دی۔

"میں ٹھیک ہوں امی ! آپ مجھے پہلے ہی جگا دیتیں پتا نہیں کیسے میں اتنی دیر سوتی رہ گئی۔"

سرہانے کے قریب سے دوپٹہ اٹھا کر اوڑھتے ہوئے اس نے کہا تو ماریہ بیگم مسکرا دیں۔

"اماں نے منع کیا تھا کہہ رہی تھیں کہ تمہیں مت اٹھاؤں۔"

ماریہ بیگم کے انکشاف پر اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"کیا دادی جان نے منع کیا یقین نہیں آ رہا ذرا چوٹکی کاٹیں مجھے پلیز۔"

اس نے اپنی کلائی ان کے سامنے کی تو وہ اسے ایک دھپ رسید کر کے ہنس دیں۔

"بہت بد تمیز ہو تم آ جاؤ نیچے ڈیسائیڈ کرتے ہیں کہ آج کیا بنانا ہے۔ ہر روز کا یہ سنگین مسئلہ ہے۔"

وہ اسے کہتے ہوئے خود باہر نکل گئیں جبکہ منہا نے ایک گہری سانس بھر کر باتھ روم کا رخ کیا تھا۔ آج شام کو انہیں آئرہ کے رشتے کے لیے بھی جانا تھا۔ ماریہ بیگم نے اسے اپنے گھر فون کر کے اس بارے میں کوئی بھی بات کرنے سے منع کیا تھا اس لیے اس نے زرین بیگم اور آئرہ میں سے کسی کو بھی اپنے آنے کی بابت نہیں بتایا تھا۔ باہر نکل کر اس نے ایک نظر سائیڈ میز پر رکھے ہوئے اپنے فون پر ڈالی تھی۔

"نہ کوئی کال، نہ کوئی میسج۔۔۔ ٹھیک ہے کڑوے کریلے لگے رہیں اپنی ہی انا میں۔"

وہ فون وہیں پٹخ کر نیچے آ گئی۔ لاونج میں ساری لڑکیوں کا ڈیرا تھا۔ تیسرا عشرہ بھی گزرتا جا رہا تھا۔ عید آنے کو تھی۔ آج چھبیسواں روزہ تھا رات ستائیسویں کی تھی۔ منہا کے گھر سے آنے کے بعد انہیں اپنی عبادتیں بھی کرنی تھیں۔

"سموسے پڑے ہوئے ہیں امی! افطاری میں تو وہی تل لیں گے ساتھ میں تھوڑی سی فروٹ چاٹ بنا لیتے ہیں باقی سالن آپ دیکھ لیں کہ کیا پکانا ہے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے صوفے پر بیٹھی ہوئی ماریہ بیگم سے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئیں۔

"لے امی ! تھوڑی سی فروٹ چاٹ سے کیا ہونا ہے۔ یہاں ٹبر نہیں دیکھ رہیں آپ۔"

مصحف سیڑھیوں سے اترتا ہوا آیا تو سب اس کی جانب متوجہ ہو گئے۔

"بیٹا ! ہمارا تو تھوڑی سے بھی گزارا ہو جائے گا۔ہاں تمہارا ذرا مشکل ہے۔"

مسکراہٹ دبا کر اس کے بھاری بھرکم وجود پر چوٹ کرتے ہوئے مائدیہ نے کہا تو وہ منہ بنا کر دادی جان کے پاس بیٹھ گیا۔

"دادی ! دیکھیں نا مائدیہ آپی کیا کہہ رہی ہیں مجھے۔"

اس کی شکل رونے والی ہوئی ہوئی تھی۔

"نہ تنگ کرو میرے بچے کو کیا ہوا جو تھوڑا زیادہ کھاتا ہے تو۔"

دادی ان سب کو منع کرتے ہوئے بولیں تو اس نے منہ کھول کر دادی کی جانب دیکھا۔

"نہیں میرے بچے ! میں تو ایویں ہی مخول کر رہی تھی۔ تو فکر نہ کر جا کھیل جا کر۔"

دادی نے اسے واپس اوپر بھیجا تو سب ہنسنے لگے۔

"نہ تنگ کیا کرو تم لوگ بھی بیچارے کو پیچھے ہی پڑے رہتے ہو اس کے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

دادی نے ان تینوں کو بھی جھڑکا تھا۔ سب وہاں بیٹھیں رات کی تیاری کر رہی تھیں۔ دادی انہیں دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔

****

وہ اپنے پی این کو دستخط شدہ فائلیں تھما کر ابھی پُر سکون انداز میں کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر بیٹھا تھا جب محاد اندر داخل ہوا تھا۔

"بھیا ! وہ امی کا فون آیا تھا کہہ رہی تھیں آج جلدی گھر جانا ہے۔ آئرہ کی طرف جانا نا آج بات کرنے۔"

ابصار نے اس کے چہرے پر چمکتی زندگی کو دیکھا تو کچھ لمحوں کے لیے وہیں دیکھتا رہ گیا۔

"جب دو لوگ ایک دوسرے کی زندگی میں داخل ہونے والے ہوں نا تو یہ احساس ہی ان کی زندگی بدل دیتا ہے۔"

ایسا لگ رہا تھا منہا کہیں سے اس کے کانوں میں بول رہی ہو۔

"تم بہت خوش ہو نا مادی؟"

اس نے میز پر کوہنیاں ٹکاتے ہوئے محاد سے پوچھا تو محاد ہنس دیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"بھیا ! جب دل کی مراد پوری ہو رہی ہو نا تو انسان خوش ہی ہوتا ہے۔اس کے تو قدم ہی زمین پر نہیں ٹکتے۔"

محاد نے مسکرا کر کہا تو ابصار بھی مسکرا دیا۔

"تمہیں بہت محبت ہے آئرہ سے؟"

وہ اب نجانے اس سے کیوں ایسے سوال کر رہا تھا۔جب انسان اپنی ذہنی رو میں کہیں بھٹکا ہوا ہو تو وہ شاید اسی ہی باتیں سوچتا ہے۔

"ہاں مجھے محبت ہے اس سے۔پتا بھیا ! جس سے محبت کی جاتی ہے نا اسے فوری زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ کر کے اپنی محبت کو حلال کر لینا چاہیے۔پتا آپ کتنے خوش قسمت انسان ہیں کیونکہ آپ نے اپنی زندگی میں ایک بار ایک ہی تعلق بنایا وہ بھی حلال تعلق۔ آپ نے نکاح کیا اور پھر محبت کی۔"

وہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھے ہوئے بڑے ہی تحمل سے مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا جبکہ ابصار حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا زیادہ حیران نہیں ہوں۔جہاں اللہ کی رضا سے نکاح ہوتا ہے نا،رسول کی سنت پوری ہوتی ہے اور دو لوگوں کے درمیان کوئی تیسرا وجود بھی نہ ہو تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ ایک دوسرے کے بارے میں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

نہ سوچتے ہوں اور جب دو لوگ ایک دوسرے کے بارے میں سوچتے ہیں تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی فکر کرتے ہیں اور فکر محبت کی ہی ایک قسم ہے جب ہم محبت کی قسم کو اپنے رشتوں پر لاگو کر لیتے ہیں تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ہم انجانے میں محبت کو خود پر لاگو کر رہے ہیں۔ بھیا محبت ہوتی ہے مگر ہمیں سمجھ نہیں آ رہی ہوتی۔ جب کوئی پاس نہ ہو لیکن اس کا خیال ساتھ ہو تو مطلب محبت ساتھ ہے۔"

وہ ایک آخری ضرب لگاتا ہوا وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گیا جبکہ ابصار کے لیے سوچوں کے در مزید وا ہو گئے تھے۔ واقعی ہی وہ صبح سے لاشعوری طور پر منہا کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔

"جب ہم کسی کے بارے میں سوچتے ہیں اس کا طلب ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔"

اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"اعتراف بھی ہو گا اور اظہار بھی۔ دیر آئے درست آئے۔"

اس نے مسکرا کر سوچا اور فائلیں دیکھنے لگا۔ دل کی دنیا آباد ہو رہی تھی۔ گم شدہ محبت ابصار کرمانی کے دل میں بڑی ہی شان سے اپنی جگہ بنا چکی تھی۔ ایسے ہی تو ہوتا ہے چپکے سے یہ جذبہ آتا اور اپنے شکار کو اپنی قید میں لے لیتا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email: readerschoicemag@gmail.com

****

شام کو افطاری کے بعد سب بیگ ہاؤس جانے کے لیے تیار تھے۔وہ خود گہرے نیلے رنگ کی بوسکی کی شلوار قمیض کے نیچے پشاوی چپل پہنے لاونج کے صوفے پر تیار بیٹھا اوپر سے منہا کے اترنے کا انتظار کر رہا تھا۔

"چلو بھی آگے ہی بڑا ٹائم ہو گیا ہے۔"

دادی نے جلدی جلدی مچائی ہوئی تھی۔

"صبر تو کر جائیں آپ کی بہو نجانے کونسے فیشن کر رہی ہے جو ختم ہونے پر نہیں آ رہے۔"

اس نے جھنجھلاتے ہوئے کہا تو دادی نے اس کے کندھے پر ایک دھپ رسید کی۔

"تجھے کیا تکلیف ہے اب تیار بھی نہ ہو وہ۔"

دادی تو آج کل مکمل طور پر منہا کی سپوٹر بنی ہوئی تھیں۔

"ہو ہو تیار میں نے کہا روکا ہے۔ہم سب ہیں نا ان کے ملازم ان کا انتظار کرنے کے لیے۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ تپ کر بولا تو منہا سیڑھیوں سے اترتی ہوئی دکھائی تھی۔ گرے کلیوں والے کاٹن کے فراک پر خوبصورت پیچ کڑھائی ہوئی ہوئی تھی۔ بالوں کو دونوں جانب سے موڑ کر پنیں لگائی گئی تھیں۔ چہرے پر ہلکا پھلکا میک اپ وہ خوبصورت تو تھی ہی جب تیار ہوتی تو مزید خوبصورت لگتی تھی۔

"لو آ گئی جلدی جلدی کر لو۔"

دادی نے جلدی جلدی کا شور مچایا تو وہ سارے آگے پیچھے چلتے ہوئے باہر نکل آئے۔ احد صاحب کے ساتھ دادی، ماریہ بیگم اور شافع تھے جبکہ ولی صاحب کے ساتھ ان کی فیملی تھی۔ ابصار کی گاڑی میں ابصار اور منہا کے ساتھ مصحف بیٹھنے والا تھا لیکن دادی نے اسے آنکھیں دکھا کر اپنی گاڑی میں بلا لیا۔ گاڑی سڑک پر رواں دواں تھی۔ دونوں نفوس کے درمیان گہری خاموشی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دونوں کے دل بول رہے ہوں۔

"اچھی لگ رہی ہو۔"

ابصار نے گلا کھنکار کر بولا تو منہا نے اس کی جانب دیکھا۔

"شکریہ۔۔۔"

وہ بمشکل مسکرا کر بولی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"تمہیں اس پروپوزل پر کوئی مسئلہ تو نہیں ہے؟"

وہ باتوں کا سلسلہ لمبا کرنا چاہتا تھا۔

"مجھے کیا مسئلہ ہو گا۔ لڑکا لڑکی راضی ہیں، گھر والے راضی ہیں تو پھر میں کون ہوتی ہوں کسی بھی قسم کا اعتراض کرنے والی۔"

وہ اس سے نارمل انداز میں گفتگو کر رہی تھی۔

"منہا ! کیا ہم نارمل نہیں ہو سکتے جیسے سب کپلز ہوتے ہیں؟"

گاڑی کی رفتار نارمل کرتے ہوئے اس نے کہا تو منہا نے اس کی جانب دیکھا۔ اس کے چہرے پر تھکن واضح تھی۔ جیسے وہ بھی اس ایک موضوع پر سوچ سوچ کر اب تنگ آ چکا ہو۔

"میں تو شروع دن سے ہی نارمل تھی لیکن آپ نے ہماری شادی کے پہلے دن ہی ابنارملیٹی دکھائی تھی۔ کیا کیا نہیں سوچا تھا میں نے اور آپ نے کیا کیا سڑی ہوئی شکل سے مجھے منہ دکھائی دی اور پھر تھک گئی ہو گی سو جاؤ۔ کوئی بات ہوتی ہے بھلا۔"

وہ روہانسی ہو کر بولی تو ابصار کو نہ چاہتے ہوئے بھی ہنسی آ گئی۔

"اچھا تو اب تم مجھے کیا سزا دو گی جو بھی دو گی میں قبول کر لونگا. با خوشی۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے سر اس کی جانب جھکاتے ہوئے کہا تو منہا نے گھور کر اس کی جانب دیکھا۔

"میں کیا سزا دونگی آپ کو تو اللہ ہی پوچھے۔۔۔ کڑوے کریلے نہ ہوں تو سارے زمانے کے۔"

وہ منہ بنا کر بولی تو ابصار نے ہنس کر اس کی جانب دیکھا۔

"اتنا بھی کڑوا نہیں ہوں۔ پیار بھی تو کرتا ہوں نا۔"

وہ مسکراہٹ دبا کر بولا تو منہا کے گالوں پر سرخی اترنے لگی۔

"فضول باتیں نہیں کریں اور دھیان سے گاڑی چلائیں ٹھوک نہ دینا کہیں۔"

سامنے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اس نے کہا تو ابصار منہ بنا کر گاڑی چلانے لگا۔ پہاڑ اتر کر اب وہ لوگ بازار میں داخل ہو رہے تھے۔ بازار کے آخر میں بیگ ہاؤس واقع تھا۔ گاڑی بیگ ہاؤس میں داخل ہوئی تو سب ان سے پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔

"آپ کی باتوں کی وجہ سے ہمیں دیر ہوئی ہے۔"

اس نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا تو ابصار نے بھنویں اچکا کر اس کی جانب دیکھا۔

"ہم نے کونسا یہاں کمیٹی ڈالی ہوئی تھی جو پہلے کسی اور کی پرچی نکل آئی تو ہمارا نقصان ہو جائے گا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

ابصار نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ اندر کی جانب بڑھ گئی۔ وہ خود بھی اس کے پیچھے ہی اندر داخل ہوا تھا۔

سارے ڈرائینگ روم میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ ہنسنے اور باتوں کی آواز آرہی تھی۔

"اسلام علیکم ! "

ان دونوں نے سب کو سلام کیا تو سب نے ایک ساتھ ان کی جانب دیکھا۔

"تم دونوں کہاں رہ گئے تھے ؟"

احد صاحب نے خشمگین نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھا تو ابصار نے گہری سانس بھری۔

"ٹریفک تھی نا یار راستے میں۔ ہم کوئی شوق سے لیٹ تھوڑی ہوئے ہیں۔"

اس نے منہ بنا کر صفائی دی تو سب ہنس دیے۔

" یہاں تو ساری بات ہی فائنل ہو گئی ہے۔ ہم نے اپنی بیٹی کو ان سے مانگا اور انہوں نے بنا سوچے سمجھے اپنی بیٹی کو ہمیں دے دیا۔ بات ہی ختم کر دی۔ عید کے دوسرے دن لاریب کے نکاح کے ساتھ ہی ان دونوں کی منگنی ہو گی۔"

احد صاحب نے مسکراتے ہوئے بتایا تو وہ بھی مسکرا دیا۔

"ایک بات مجھے بھی کرنی ہے۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

دادی نے اپنے اطراف میں دیکھتے ہوئے کہا تو سب ان کی جانب ہمہ تن گوش ہو گئے۔

"ولی اور علیزے ! میں چاہتی ہوں اسی دن لائقہ کی اور شافع کی بھی منگنی ہو جائے۔ یہ خالصتاً میرا فیصلہ ہے۔ تم دونوں کو بھی اگر کوئی اعتراض ہو تو بول سکتے ہو۔"

انہوں نے ماریہ بیگم اور احد صاحب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو انہوں نے شافع کی جانب دیکھا جو اس تمام عرصے میں بالکل پُر سکون بیٹھا ہوا تھا جبکہ لڑکیاں ساری تو ویسے ہی آئرہ کے کمرے میں تھیں۔

"تو یعنی کہ یہ نالائق یہ چاہتا ہے؟"

احد صاحب نے پُر سکون انداز میں صوفے پر بیٹھے ہوئے شافع کو دیکھا تو وہ سر اثبات میں ہلانے لگا۔

"ٹھیک ہے پھر گھر کا بچہ ہے ہمیں تو کوئی بھی اعتراض نہیں ہے۔"

ولی صاحب نے کہا تو دادی مسکرانے لگیں۔

"چلو ماشاءاللہ پھر تو تین تین کام ایک ہی دن نمٹ جائیں گے۔"

دادی نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا تو سب کی مسکراہٹیں اور قہقہے کمرے میں گونجنے لگے۔ شافع نے ایک پیغام محاد کے نام لکھا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"بات ڈن ہو گئی ہے منگنی کی تیاری کر لے۔۔۔۔ آئرہ میڈم آپ کو پوری زندگی کے لیے بطور تحفتاً ملنے والی ہیں۔"

اس نے آگے سے اُڑنے والا ایموجی بھیجا اور خود آرام سے بیٹھ گیا۔ ہلکی پھلکی گپ شام کے دوران شہریار بیگ اور زرین بیگم نے زبردستی انہیں کھانے پر روکا تھا۔ کھانا کھا کر وہ سارے واپسی کے لیے نکلے تھے۔ لائقہ بیچاری کو تو ابھی اس کی منگنی ہونے کی خبر ہی نہیں تھی۔ جلد ہی اس پر بم پھوٹنے والا تھا۔

****

وہ ساری واپس آکر نوافل پڑھ کر ابھی فارغ ہوئی تھیں۔ لیٹ کر سونے کا تو اب وقت ہی نہیں بچا تھا۔ کچھ ہی دیر میں سحری ہونے والی تھی۔ وہ دوپٹے ڈھیلے کر کے محاد کی منگنی اور لاریب کی شادی کے بارے میں ہی بات کر رہی تھیں جب شافع دروازہ کھٹکا کر اندر داخل ہوا تھا۔

"ایک تو تمہیں چین نہیں ہے شافع ! منہ اٹھا کر لڑکیوں کے کمرے میں آجاتے ہو۔"

لاریب نے گھور کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو شافع منہ بنا کر رہ گیا۔

READERS CHOICE

"میں تو کسی کو ایک ضروری اطلاع دینے آیا تھا۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

اس نے مسکراہٹ دبا کر اپنے بستر پر بیٹھی ہوئی لائقہ کو دیکھا تو لاریب اور مائدیہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھنے لگیں۔

"یہ جو سامنے بیٹھی ہوئی چشمے والی سرکار ہیں نا ان سے مابدولت کی منگنی ہے وہ بھی عید کے بالکل دوسرے دن۔"

اس کے کہنے پر وہ دونوں تو جو اچھلی سی اچھلی لائقہ کی تو آنکھیں ہی باہر آگئیں۔ وہ جہاں بیٹھی ہوئی تھی وہیں بستر پر کھڑی ہوگئی۔

"کیا۔۔۔ کس کی منگنی وہ بھی کس کے ساتھ۔"

وہ حواس باختہ ہو کر پوچھ رہی تھی۔

"لاریب آپی ! اسے بٹھائیں کوئی پانی وانی پلائیں ذرا اس کے حواس بحال ہوں تو اسے بھی کچھ سمجھ میں آئے۔"

وہ کہتے ہوئے باہر نکل گیا۔

"دیکھنا آپ نے۔۔۔ یہ ایٹی ٹیوڈ ہے ان کا اور کہتے ہیں منگنی کر لوں ان سے۔"

وہ روہانسی ہو کر بولی تو لاریب ہنس دی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ایسے ہی تمہیں چھیڑنے کے لیے کہتا ہے۔ تم فکر مت کرو ورنہ وہ کیسا ہے تم سے بہتر تو کوئی نہیں جانتا ہو گا نا۔"

لاریب کے سمجھانے پر دل کو ذرا سی تسلی ہوئی تھی۔ واقعی ہی وہ اسے ہر وقت تنگ کرتا رہتا تھا۔ منگنی بھی دھونس جما کر کر رہا تھا۔

"اللہ ہی پوچھے اسے تو۔"

اس نے دل ہی دل میں کہا اور آنکھیں موند کر بیٹھ گئی۔ سحر میں بس کچھ ہی دیر باقی تھی۔

****

یہ دو تین روز تو ایسے پر لگا کر اڑے کہ پتا ہی نہیں چلا۔ آج انتیسواں روزہ تھا۔ لڑکیاں تو ساری کب سے یہی دعا مانگ رہی تھیں کہ کل عید ہو جائے۔ لاونج میں چلتے ٹی وی پر روایتِ حلال کمیٹی کا اجلاس جاری تھا۔

"کوئی بات ہے بھلا بھابھی! چاند دیکھنے کے لیے کالی عینکوں والے مولویوں کو بٹھایا ہوا ہے۔ انہیں کھے سوا نظر آنا ہے۔"

مائدیہ نے منہ بنا کر کہا تو منہا ہنس دی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"تو کیا تمہاری بھابھی کو مسجدِ قاسم پشاور کی چھت پر چڑھا دیتے انہیں تو نظر آ ہی جانا تھا۔"

وہ نجانے کب باہر سے آیا تھا۔ آتے ساتھ ہی منہا کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا تو منہا نے اسے گھور کر دیکھا۔

"آپ کو نامنارِ پاکستان پر کھڑا کر دیتے آرام سے دیکھ لیتے چاند۔"

وہ دانت پیس کر بولی تو وہ ڈھیٹوں کی طرح ہنسنے لگا۔

"منارِ پاکستان پر تمہیں ساتھ ہی لے کر جانا تھا میں نے یو نو اپنا چاند ساتھ ہو تو آسمان پر چاند دیکھنے میں سہولت رہتی ہے۔"

وہ جذبے لوٹاتی نظروں سے بولا تو سیڑھیوں سے اترتے محاد اور شافع نے تالی بجائی۔

"ہمارے بھائی صاحب پر بھی کوئی حسین اثر ہو چلا ہے۔ جناب شاعرانہ باتیں کر رہے ہیں۔"

محاد نے اس کے انداز پر چوٹ کی تو وہ ہنس دیا۔

"کیا کریں بھئی جب زندگی میں حسین شراکت دار ہو تو انداز اور اطوار بدلنے پڑتے ہیں۔"

وہ اب کی بار بھرپور انداز میں منہا کو دیکھ رہا تھا جو نگاہیں جھکائے ایسے بیٹھی ہوئی تھی جیسے کوئی چوری کی ہو۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"ناضرین آپ کو خبر دیتے چلیں کہ چاند کی شہادتیں وصول ہو چکی ہیں۔ شوال کا چاند نظر آ چکا ہے۔ عید الفطر کل ہو گی۔"

نیوز کاسٹر چیخ چیخ کر عید کے ہونے کا اعلان کر رہا تھا۔ ساری لڑکیوں نے ایک ساتھ چیخ ماری تھی۔

"چاند مبارک سب کو۔"

وہ ادھر اُدھر بدھکتی ہوئی سب کو چاند مبارک کہہ رہی تھیں۔

" چلیں بھیا ! آپ بھی اپنے چاند کو چاند مبارک کہہ لیں آرام سے ہم چلتے ہیں۔"

شافع اور محاد وہاں سے کھسکے تھے۔ وہ دونوں تنہا لاونج میں بیٹھے رہ گئے۔

"چاند مبارک ہو مسز ابصار کرمانی ! "

اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اس نے کہا تو منہا نے آنکھیں موند لیں۔

"آپ کو بھی چاند مبارک ہو۔"

وہ کہتے ہوئے وہاں سے اٹھنے لگی تھی جب ابصار نے اس کی کلائی تھامی تھی۔

"آج چاند رات ہے مجھے تم سے کچھ اعترافات کرنے ہیں۔"

وہ سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تو منہا کی دھڑکن ڈوب کر ابھری۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"تم نے کہا تھا ناکہ جس روز میں سب کے سامنے خود سے یہ پوچھ لونگا کہ تم میرے لیے کیا ہو اس دن تم اپنے دل کی بات کہہ دو گی۔ میں نے سب کو یہاں بلایا ہے۔"

اس نے بڑے ہی آرام سے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔ وہ حواس باختہ ہوئی تھی۔

"آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے ایسی باتیں کیا ہم سب کے سامنے کریں گے۔"

اس نے خوف سے کہا تو ابصار نے کندھے اچکا دیے۔

"میاں بیوی ہیں کونسا کوئی گرل فرینڈ بوائی فرینڈ ہیں جو پکڑے گئے تو جوتے پڑیں گے۔"

اس نے ہنستے ہوئے کہا تو منہا نے گھور کر اس کی جانب دیکھا۔

"ہاں جی آ گئے ہیں ہم بول اب جلدی۔"

دادی سب سے پہلے محاد کا سہارا لے کر لاونج میں داخل ہوئی تھیں۔ منہا کے دل کی دھڑکنیں ڈوب ڈوب کر ابھر رہی تھیں۔ پیچھے پیچھے باقی سب بھی آ کر یوں کھڑے ہوئے جیسے کوئی لائیو شو چلنے والا ہو۔

"دادی جان ! مجھے منہا سے کچھ کہنا ہے۔"

ابصار نے دادی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو دادی مسکرا دیں۔

"ہاں تو کہہ نا ہم نے کوئی تیری زبان پکڑی ہوئی۔"

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

دادی نے اسے بولنے پر اکسایا تو اس نے گہری سانس بھر کر منہا کی جانب دیکھا۔

"منہا کرمانی ! جانتا ہوں کہ تم گزشتہ ایک ڈیڑھ مہینے سے مجھ سے کافی اپ سیٹ ہو۔ ہونا بھی چاہیے کیونکہ میں نے حرکتیں ہی ایسی کی ہیں مگر یہ بھی سچ ہے کہ تم میری بیوی ہو اور میں تم سے بے انتہا محبت کرتا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگلی بار تمہیں کبھی بھی شکایت کا موقع نہیں دونگا۔ پلیز مجھے پُرانی غلطیوں کے لیے معاف کردو۔"

سارے گھر والے مسکراتی نظروں سے اس خوبصورت جوڑے کو دیکھ رہے تھے۔

"بھابھی جلدی سے اٹس اوکے بول دیں۔ آئرہ آنے والی ہے پھر ہمیں مہندی بھی لگانی ہے صبح عید ہے یار ! "

لاریب، مائدیہ اور لائقہ بولیں تو وہ جھینپ کر مسکرادی۔

"اٹس اوکے پر یہ آخری دفعہ تھا۔"

اس نے سخاوت دکھا کر اسے معاف کیا تھا۔

"خود کچھ نہیں کہو گی۔ دل کی بات جو بولنے والی تھی۔"

اس نے مسکراہٹ دبا کر کہا تو منہا نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"بھابھی جلدی آئی لو یو ٹو بولیں یار۔"

اب کی بار شافع مسکراہٹ دبا کر بولا تو منہا نے اسے گھور کر دیکھا۔

"ہاں ہاں آپ بھی اچھے ہیں۔ چلو لڑکیوں مہندی لگائیں۔"

وہ جلدی جلدی بول کر وہاں سے نکلی تھی۔ ابصار اسے بس گھورتا ہی رہ گیا تھا۔

"کوئی نہیں بیٹا ! اظہارِ محبت سننے کے لیے تو پوری زندگی پڑی ہے۔"

ولی صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ ہنس دیا۔

"لاریب ! میری بیوی کو اچھی سی مہندی لگانا۔ میں چیک کروں گا۔"

اس نے باورچی خانے سے نکلتی لاریب سے کہا تو وہ ہنس دی۔

"فکر ہی نہ کریں بھیا ! دلہن سے بھی اچھی لگاؤں گی۔"

اس نے اسے یقین دلایا تو وہ مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا۔ تب تک آئرہ بھی آچکی تھی۔ وہ ساری لاونج میں بیٹھ کر مہندی لگانے لگیں۔

"مجھے بھی لگا دو ظالموں میرے پیچھے کونسا کسی نے مہندی چیک کرنے آنا ہے۔"

مائدیہ نے رونے والی شکل بنا کر کہا تو لاریب نے اس کی جانب گھور کر دیکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"تم تو چپ کرو۔ تمہیں بھی لگا دیں گے۔"

لاریب نے اسے جھڑکا تو باہر سے آتے احد صاحب نے لاریب کو ٹوکا۔

"میری بیٹی کے مہندی لگاؤ اس کی مہندی میں دیکھوں گا۔"

وہ مسکراتے ہوئے مائدیہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے چلے گئے۔

"لاؤ پہلے تمہیں لگا دوں۔"

ان کے کہنے پر وہ مائدیہ کو مہندی لگانے لگی جبکہ آئرہ منہا کو مہندی لگا رہی تھی۔

"آئرہ تم اپنے بھی لگاؤ نا۔"

محاد سیڑھیوں سے اتر کر آیا تو آئرہ کو منہا کے مہندی لگاتے دیکھ کر گویا ہوا۔

"فکر نہ کرو تم یہ اپنے بھی لگا لے گی۔"

منہا نے اسے تسلی دی تو وہ جھینپ کر وہاں سے چلا گیا۔ ساری رات وہ لوگ مہندی لگاتے رہے تھے۔

تقریباً فجر سے تھوڑی دیر پہلے وہ کمرے میں آئی تھی۔ ابصار سو چکا تھا۔ وہ بھی اپنی جگہ لیٹی اور جلد ہی نیند میں اتر گئی۔

****

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

صبح حسبِ معمول ابصار کی آنکھ پہلے کھلی تھی۔ اس نے اپنے برابر میں لیٹی ہوئی منہا کو دیکھا تو چہرہ بے اختیار کھل۔ اٹھا۔

وہ اپنے مہندی لگے ہاتھوں کو نیند میں بھی بڑی احتیاط سے رکھے ہوئے تھی۔

"عید مبارک !"

اس نے اس کے مہندی لگے ہاتھوں کو محبت سے دیکھتے ہوئے کہا تو منہا ذرا سا کسمسائی پھر یونہی آنکھیں کھول کر اپنے اوپر جھکے ابصار کو دیکھنے لگی۔

"عید مبارک۔۔"

اس نے باسی روکتے ہوئے کہا تو ابصار نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔

"جلدی سے میری شوار قمیض نکال دو میں شاور لینے جا رہا ہوں۔ نماز کے لیے دیر ہو رہی ہے. لیکن پہلے ہاتھ دھو لینا۔"

اس نے اس کے مہندی لگے ہاتھوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اثبات میں سر ہلا کر بستر سے اٹھ گئی۔ پہلے ہاتھ دھوئے اور پھر ابصار کے کپڑے نکال کر اسے تھمائے۔ نیچے آئی تو سب مرد حضرات عید کی نماز کے لیے جا چکے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"عیدی تب ملے گی جب ساری لڑکیاں واپس آنے تک تیار ہو نگیں۔"

ولی صاحب جاتے ہوئے با آوازِ بلند اعلان کرتے ہوئے گئے تھے۔

"چلو تیار ہوتے ہیں ورنہ ابو نے ہر دفعہ کی طرح عیدی کوئی نہیں دینی۔"

لائقہ نے منہ بنا کر کہا تو سیڑھیوں سے اترتے شافع کے کان کھڑے ہو گئے۔

"کوئی بات نہیں اس بار تم مجھ سے عیدی لے لینا۔"

اس کے پیچھے سے گزرتے ہوئے کہا تو لائقہ نے گھور کر اسے دیکھا۔

"خود جو عیدی لیتے ہوں اب تک وہ کسی اور کو کیا دیں گے۔"

اس نے ہنستے ہوئے کہا تو شافع دانت پیس کر رہ گیا۔

"بتاتا ہوں تمہیں واپس آکر صبر کرو ذرا تم چشماٹو۔"

وہ کہتے ہوئے باہر نکل گیا۔ سب لڑکیاں تیار ہونے اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں۔

وہ عید کی نماز پڑھ کر آیا تو وہ منہا تیار کھڑی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی چوڑیاں پہن رہی تھی۔

"آہم۔۔۔"

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

وہ کھنکارتے ہوئے اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ منہا نے چونک کر آئینے میں نظر آتے اس کے عکس کو دیکھا تھا۔

"لاؤ میں پہنا دوں۔"

اس کے ہاتھ سے چوڑیاں لیتے ہوئے وہ نرمی سے اس کی کلائی میں پہنانے لگا۔ منہا اس کو محویت سے چوڑیاں پہناتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"عید نہیں ملو گی۔"

وہ چوڑیاں پہنا کر بازو کھولے کھڑا ہوا تو منہا ہنس دی۔

"پہلے عیدی تو دیں. پھر عید ملنے کے بارے میں بھی سوچ لیتے ہیں۔"

اس نے آنکھیں گھما کر کہا تو ابصار نے اسے گھورا۔

"تو یہ جو میں نے تمہیں اتنی ساری شاپنگ کروائی تھی عید کی اس کا کیا ہوا۔"

اس کے کپڑوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے وہ بولا تو منہا نے منہ بنایا۔

"وہ تو کروانی ہی تھی آپ کو اب جلدی عید نکالیں۔"

ہتھیلی اس کی جانب کرتے ہوئے اس نے کہا تو ابصار نے بھنویں اچکائیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"پہلے عید ملو۔"

اسے کھینچ کر اپنے حصار میں لیتے ہوئے اس نے کہا تو منہا ہنس دی۔

"بہت چالاک ہیں آپ۔"

آنکھیں موند کر اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے منہا نے کہا تو وہ ہنس دیا۔

"تم سے تو کم ہی چالاک ہوں۔ یہ لو عیدی۔"

اس نے اپنا والٹ اس کے ہاتھ میں دیا تو منہا نے آنکھیں پوری کی پوری کھول کر اس کی جانب دیکھا۔

"یہ ساری؟"

وہ حیرت سے گویا ہوئی تو وہ آنکھیں جھکا کر ہنس دیا۔

"تم ساری رکھ لو۔"

اس لمحے منہا کرمانی ابصار کرمانی کی ایک ایک ادا پر قربان جا رہی تھی۔ اس کا بھنویں اچکانا، نگاہیں جھکا کر مسکرانا۔ شوخ جملے بولنا۔ اسے جیسے کوئی خواب ہی لگ رہا تھا۔ دونوں کتنی دیر کھڑے یونہی باتیں کرتے رہے۔

****

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"یہ لو پکڑو عیدی ! جو خود لیتے ہوں وہ کیا دیں گے۔"

اس نے لائقہ کی نقل اتارتے ہوئے کہا تو وہ ہنس دی۔

"چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل پر کیوں لیتے ہیں آپ شافع ! "

اس نے بڑی مشکل سے خود کو بھیا لگانے سے روکا تھا۔

"شکر ہے تم نے میرا ابھی کوئی ڈھنگ کا نام لیا۔ ملتے ہیں تم سے کل اپنے نام کی انگوٹھی کے ساتھ۔"

وہ اسے وہیں ہکا بکا چھوڑ کر لاونج سے باہر نکل گیا۔ عید کا پورا دن خوب چہل پہل اور ہنگاموں میں گزرا تھا۔ اگلے روز عصر کے بعد لاریب کا نکاح ہوا تھا شام کو شافع اور محاد کی منگیاں تھیں۔ وہ سارے کرمانی ہاؤس کے لان میں ہی موجود تھے۔ شافع نے لائقہ اور محاد نے آئرہ کو انگوٹھی پہنائی تو سب تالیاں بجا کر ہنس دیے۔

"آخر محبت کرنے والے جیت ہی جاتے ہیں۔"

اس نے آئرہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی۔

لاریب بھی وجدان کے ساتھ سج دھج کر بیٹھی ہوئی تھی۔ ابصار اور منہا کونے میں کھڑے مسکرا رہے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

"مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔"

اس نے بھیڑ کی جانب ایک نظر ڈالتے ہوئے ابصار سے کہا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہو گیا۔

"مجھے تو پہلے دن سے ہی آپ سے محبت ہے اور یہی میرے دل کی بات تھی۔"

وہ بمشکل بولی تو ابصار اس کا ہاتھ دبا کر ہنس دیا۔

"مجھے معلوم تھا۔"

اسے منہا کا نروس چہرہ اس لمحے بہت بھلا لگ رہا تھا۔ لاریب وجدان، محاد آئرہ، شافع لائقہ اور ابصار منہا ایک ہی قطار میں کھڑے ایک دوسرے کی جانب دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ فوٹو گرافر نے ان کی تصویر کھینچی تھی۔

"سب کے کپلز بن گئے ایک ہم دونوں ہی ہیں لڈو پیڑے جو سنگل رہ گئے۔"

مائدیہ نے مصحف سے کہا تو دونوں ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئے۔ فضا مسکراہٹوں اور قہقہوں سے سجی ہوئی تھی۔

ہر رشتہ اظہار کا محتاج ہوتا ہے۔ رشتوں میں جب تک اظہار ہوتا ہے وہ خوبصورت رہتے ہیں جاندار رہتے ہیں لیکن جیسے ہی ان رشتوں سے اظہار کی خوبصورتی ختم ہوتی ہے یہ بالکل مرجھا جاتے ہیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com

کوشش کریں نئے بنانے والے رشتوں کی متوقع خوبصورتی کو پہلے دل سے ایک بار سوچ لیں۔ اس کے لیے دماغ کو تیار کر لیں تاکہ وہ رشتہ آپ کی زندگی میں آنے کے بعد نظر انداز نہ ہو۔

خدا ہم سب کو نئے رشتوں کو دل سے قبول کرنے کی توفیق دے۔ محبت ایسا جذبہ ہے جو سیدھا دل پر لگتا ہے اسی لیے تو اسے دل کی لگی کہتے ہیں کیونکہ خالصتاً دل کا معاملہ ہوتا ہے۔

میری اور کرمانی ہاؤس کی جانب سے آپ سب کو عید کی ڈھیروں ڈھیر خوشیاں مبارک ہوں۔ خوش رہیں اور خوش رکھیں۔

ختم شد

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/

Email: readerschoicemag@gmail.com